Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد
65

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly
BADAR Qadian

شمارہ
20

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

11/ شعبان 1437 ہجری قمری   19/ ہجرت 1395 ہجری شمسی   19/ مئی 2016ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیروعافیت ہیں۔ حضور انور نے 13/ مئی 2016 کو مسجد محمود (مالمو، سویڈن) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہوجاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں

طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

درس القرآن

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ ۝ اَیَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ ؕ فَمَنۡ کَانَ مِنۡکُمۡ مَّرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَی الَّذِیۡنَ یُطِیۡقُوۡنَهٗ فِدۡیَۃٌ طَعَامُ مِسۡکِیۡنٍ ؕ فَمَنۡ تَطَوَّعَ خَیۡرًا فَهُوَ خَیۡرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۝ (البقرہ:184،185)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر (بھی) روزوں کا رکھنا (اسی طرح) فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں تاکہ تم (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو۔

(سو تم روزے رکھو) چند گنتی کے دن۔ اور تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو (اسے) اور دنوں میں تعداد (پوری کرنی) ہوگی اور ان لوگوں پر جو اس (یعنی روزہ) کی طاقت نہ رکھتے ہوں (بطور فدیہ) ایک مسکین کا کھانا دینا (بشرطِ استطاعت) واجب ہے اور جو شخص پوری فرمانبرداری سے کوئی نیک کام کرے گا تو یہ اس کے لئے بہتر ہوگا اور اگر تم علم رکھتے ہو تو (سمجھ سکتے ہو کہ) تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے۔

درس الحدیث

عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: کُلُّ عَمَلِ ابۡنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّهٗ لِیۡ وَاَنَا اَجۡزِیۡ بِهٖ۔ وَالصِّیَامُ جُنَّۃٌ فَاِذَا کَانَ یَوۡمُ صَوۡمِ اَحَدِکُمۡ فَلَا یَرۡفُثۡ وَلَا یَصۡخَبۡ فَاِنۡ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوۡ قَاتَلَهٗ فَلۡیَقُلۡ: اِنِّیۡ صَآئِمٌ۔ وَالَّذِیۡ نَفۡسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَخُلُوۡفُ فَمِ الصَّآئِمِ اَطۡیَبُ عِنۡدَ اللّٰهِ مِنۡ رِیۡحِ الۡمِسۡکِ۔ لِلصَّآئِمِ فَرۡحَتَانِ یَفۡرَحُهُمَا، اِذَا اَفۡطَرَ فَرِحَ، وَاِذَا لَقِیَ رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوۡمِهٖ۔

(بخاری کتاب الصوم باب هل یقول انی صائم اذا شُتِمَ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لیے ہیں مگر روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اسکی جزا بنوں گا یعنی اس کی اس نیکی کے بدلہ میں اسے اپنا دیدار نصیب کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے، پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے نہ شور و شر کرے اگر اس سے کوئی گالی گلوچ ہو یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے کہ مَیں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے! روزے دار کے مُنہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے۔ کیونکہ اس نے اپنا یہ حال خدا تعالیٰ کی خاطر کیا ہے۔ روزہ دار کیلئے دو خوشیاں مقدّر ہیں ایک خوشی اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت ہوگی جب روزے کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

رمض سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینہ میں آیا، اس لئے رمضان کہلایا، میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ عرب کے لئے یہ خصوصیت نہیں ہوسکتی۔ روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق و شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں، جس سے پتھر گرم ہوجاتے ہیں۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 136، ایڈیشن 2003 قادیان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے۔ دعاؤں کا مہینہ ہے۔

نیز فرمایا: ’’میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہوجاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔‘‘

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 439، ایڈیشن 2003 قادیان)

122 واں جلسہ سالانہ قادیان (آغاز جلسہ پر 125 واں سال)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 122 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 26، 27 اور 28 دسمبر 2016ء بروز پیر، منگل، بدھ کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کرکے تیاری شروع کردیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسے سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ۔ (ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اسلام کی طرح

عورتوں کے حقوق کی نگہداشت کسی نے نہیں کی!

گزشتہ دو شماروں سے ہم جناب بلبیر پنج (BALBIR PUNJ) صاحب کے طلاق پر اعتراض کا جواب دے رہے ہیں۔ گزشتہ شمارہ میں ہم نے عرض کیا تھا کہ خواہ صورت طلاق کی ہو یا خلع کی اسلام نے عورت کو اس کا پورا پورا حق دلایا ہے۔ نیز ہم نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ طلاق کے مقابل اسلام نے عورت کو خلع کا حق دیا ہے۔ خلع کے ذریعہ ایک مسلمان عورت جب چاہے اپنے شوہر سے علیحدگی حاصل کرسکتی ہے۔

یہاں یہ بتادینا ضروری ہے کہ ایک مسلمان مرد جب اپنی بیوی کو زبانی یا تحریری طلاق دیتا ہے تو جس دن سے بیوی کو اس کی اطلاع ملتی ہے اس دن سے طلاق کی عدت شروع ہوجاتی ہے۔ لیکن عورت اگر زبانی یا تحریری اپنے شوہر کو خلع کی اطلاع دے اس سے خلع واقع نہیں ہوتا۔ خلع کے لئے عورت کو قضا میں اپنا معاملہ پیش کرنا ضروری اور لازمی ہے اور جب تک قضا خلع کا فیصلہ صادر نہ کرے خلع واقع نہیں ہوتا۔ گویا دوسرے لفظوں میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مرد کے طلاق کہہ دینے سے طلاق واقع ہوجاتی ہے جبکہ عورت کے خلع کہہ دینے سے خلع واقع نہیں ہوتا۔ اس سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مرد کو کھلی چھٹی دی گئی ہے اور عورت کو پابند کیا گیا ہے اور یہ تاثر ملتا ہے کہ عورت اور مرد کے درمیان ایک امتیاز رکھا گیا ہے اور مرد کو عورت کے مقابل ترجیح دی گئی ہے جبکہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ اسلام کا کوئی بھی حکم حق وحکمت سے خالی نہیں ہے۔ ادنیٰ غور سے معاملہ کھل جائے گا کہ یہ حکم بھی دراصل عورت کے حقوق کی حفاظت کی خاطر ہی ہے۔

تھوڑی دیر کے لئے ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ عورت کو بھی مرد کی طرح خلع کہہ کر علیحدگی کا اختیار ملنا چاہئے جس طرح مرد کو طلاق کہہ کر علیحدگی حاصل کرنے کا حق ہے۔ اس کے نتیجہ میں جب بھی عورت اپنے شوہر کو خلع (جو کہ طلاق ہی کے معنوں میں ہے) کہہ کر یا لکھ کر اس سے علیحدگی کا اعلان کرے گی اکثر واقعات میں یہی ہوگا کہ وہ مرد کے ظلم و بربریت کا نشانہ بنے گی۔ شوہر اس کے تمام ساز وسامان پر قبضہ کرکے اور مار پیٹ کر اسے گھر سے نکال دے گا۔ پھر بے چاری کیا کرے گی؟ اس کے حق مہر، اس کے ساز وسامان، اس کے بچوں، اور بچوں کے نان ونفقہ کا فیصلہ کون کرے گا؟ اُسے انصاف کون دلائے گا؟ لازماً اُسے قضا کا دروازہ کھٹکھٹانا ہوگا کیونکہ وہ اپنے حقوق خود حاصل نہیں کرسکتی۔ پس اسلام نے یہ پسند فرمایا کہ عورت اپنے حقوق کی خاطر اپنا معاملہ قضا میں پیش کرے تاکہ قضا تمام معاملات کا بغور جائزہ لیکر اُسے اس کا پورا پورا حق دلائے۔

جناب بلبیر پنج صاحب نے مسلمانوں کے ایک طبقہ کے ایسے طرز عمل کو پیش کرکے جو کسی بھی لحاظ سے شرعی اور اسلامی نہیں یہ جتانا چاہا ہے کہ مسلمان عورتیں اپنے خاوندوں کے ماتحت صدیوں سے مظلومیت کا شکار ہوتی چلی آرہی ہیں اور یہ سب کچھ شریعت اور قرآن کی وجہ سے ہے۔ جناب بلبیر پنج صاحب کی یہ بات کسی بھی لحاظ سے درست نہیں ہے۔ اسلام نے عورتوں پر بحیثیت ماں، بیوی، بیٹی، بہن، اور بحیثیت دیگر، جو احسانات کئے ہیں یہ ایک طویل مضمون ہے۔ چونکہ جناب بلبیر صاحب نے خاص بیوی پر شادی طلاق اور جانشینی کو لیکر اعتراضات کئے ہیں اس لئے ہم ذیل میں اسلام کے بیویوں پر احسانات کا کچھ تذکرہ کرتے ہیں۔

(1) اللہ تعالیٰ بیویوں سے حسن سلوک کی تعلیم دیتے ہوئے قرآن مجید میں فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ۝

اے ایماندارو! تمہارے لئے (یہ) جائز نہیں کہ تم زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ۔ اور تم انہیں اس غرض سے تنگ نہ کرو کہ جو (کچھ) تم نے انہیں دیا ہے اس میں سے کچھ (چھین کر) لے جاؤ۔ ہاں اگر وہ کسی کھلی (کھلی) بدی کی مرتکب ہوں (تو اس کا حکم اوپر گذر چکا ہے) اور ان سے اچھا سلوک کرو اور اگر تم انہیں ناپسند کرو تو (یاد رکھو کہ یہ) بالکل ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت (سا) بہتری (کا سامان) پیدا کر دے۔

☆ اس آیت میں ''وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ'' کے الفاظ میں بیویوں سے حسن سلوک کی زبردست تعلیم دی گئی ہے۔ ☆ مزید برآں مردوں کو یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ وہ مال جو بیویوں کو ورثہ میں ملے اس پر زبردستی قبضہ نہ کیا جائے۔ ☆ اور یہ بھی کہ جو تم انہیں دے چکے ہو پھر دوبارہ اسے ہتھیانے کی کوشش نہ کرو۔ ☆ اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی کو ناپسند کرتا ہے تو وہ اچھی طرح غور کرلے عین ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے اس بیوی میں بہت ساری بھلائیاں رکھی ہوں اور اس کی ناپسندیدگی نادرست اور بلاوجہ ہو۔

(2) اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (البقرہ: 229) جس کا ترجمہ یہ ہے: ''اور اُن (عورتوں) کا دستور کے مطابق (مَردوں پر) اتنا ہی حق ہے جتنا (مَردوں کا) اُن پر ہے۔''

اس آیت میں خصوصیت کے ساتھ بیویوں کے حقوق کا ذکر کیا گیا ہے۔ جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ میں عام قانون بتایا کہ مردوں اور عورتوں کے حقوق بحیثیت انسان ہونے کے برابر ہیں جس طرح عورتوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ مردوں کے حقوق کا خیال رکھیں۔ اسی طرح مردوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ عورتوں کے حقوق ادا کریں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے عورتوں کے کوئی حقوق تسلیم ہی نہیں کئے جاتے تھے بلکہ انہیں مالوں اور جائیدادوں کی طرح ایک منتقل ہونے والا ورثہ خیال کیا جاتا تھا۔ اور اُن کی پیدائش کو صرف مرد کی خوشی کا موجب قرار دیا جاتا تھا...... صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس میں عورتوں کی انسانیت کو نمایاں کرکے دکھایا۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی وہ پہلے انسان ہیں جنہوں نے عورتوں کے بلحاظ انسانیت برابر کے حقوق قائم کئے۔ اور وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ کی تفسیر لوگوں کے اچھی طرح ذہن نشین کی۔ آپ کے کلام میں عورتوں کے ساتھ حسن سلوک اور ان کے حقوق اور ان کی قابلیتوں کے متعلق جس قدر ارشادات پائے جاتے ہیں ان کا دسواں حصّہ بھی کسی اور مذہبی پیشوا کی تعلیم میں نہیں ملتا۔''

(3) ایک اور شاندار تعلیم ایسی بیویوں کے متعلق جن کے شوہر فوت ہوچکے ہوں پیش ہے قرآن کریم فرماتا ہے:

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ (اَلنُّور: 33)

ترجمہ: اور تمہارے درمیان جو بیوائیں ہیں ان کی شادیاں کراؤ۔

بیواؤں پر اسلام کا کتنا بڑا احسان ہے کہ ان میں سے جن کی شادی ہوسکتی ہو ان کی شادی کی تلقین کی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بیواؤں کی شادی کا کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا نمونہ یہ تھا کہ آپؐ کی سوائے ایک کے تمام بیویاں ثیبہ تھیں۔ پس ایک انتہائی پاکیزہ اور پُرسکون معاشرے کی تشکیل کے لئے اسلام کی یہ کیسی شاندار تعلیم ہے۔ اسلام پر اعتراض کرنے والوں کو اسلام کی اس حسین تعلیم پر غور کرنا چاہئے، خاص کر اس تناظر میں جبکہ بعض مذاہب میں بیواؤں کو معاشرے اور خاندان کے لئے انتہائی باعث ننگ و عار سمجھا جاتا ہے جس کے باعث انہیں شوہر کی دہکتی چتا میں کود کر جان دینی پڑتی ہے یا نہیں تو در بدر کی ٹھوکریں ان کا مقدر بنتی ہیں۔

(4) بیویوں پر اسلام کا ایک بڑا احسان یہ ہے کہ اس نے بیوی کے لئے مرد کے ذمہ ایک معقول رقم دینا لازم قرار دیا ہے، جسے اسلامی اصطلاح میں مہر کہا جاتا ہے۔ شوہر کے ذمہ یہ ایک ایسا قرض ہے جس کی ادائیگی لازمی ہے۔ مہر کی رقم کم از کم مرد کی چھ ماہ کی آمد سے لیکر ایک سال کی آمد تک ہوتی ہے۔ مہر کے متعلق اسلامی تعلیم یہ ہے کہ قرض کی مانند جتنا جلد ادا کردیا جائے اتنا اچھا ہے۔ مہر بیوی کا حق ہے وہ اسے جس طرح چاہے خرچ کرسکتی ہے۔ اگر شوہر کی وفات ہوجائے اور اس نے حق مہر ادا نہ کیا ہو تو شوہر کے ترکہ میں سے اَور قرض کی طرح بیوی کا حق مہر بھی قابل ادا ہوتا ہے۔ حق مہر کی بہت ساری حکمتیں ہیں بعض حالات میں یہ بیوی کا بہت بڑا سہارا بن جاتا ہے۔ مہر کی ادائیگی کی قرآن مجید میں بہت تاکید ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ (نساء: 5)

ترجمہ: اور عورتوں کو اُن کے مہر دلی خوشی سے ادا کرو۔

فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

ترجمہ: پھر (یہ شرط بھی ہے کہ) اگر تم نے ان سے نفع اٹھایا ہو تو تم انہیں ان کے مہر بہ مقدارِ موعود ادا کرو۔ اور (مہر) مقرر ہوجانے کے بعد جس (کمی بیشی) پر تم باہم راضی ہوجاؤ اس کے متعلق تمہیں کوئی گناہ نہ ہوگا اللہ یقیناً بہت جاننے والا (اور) حکمت والا ہے۔

(5) اسلام کا بیویوں پر ایک بڑا احسان یہ ہے کہ اس نے ہر قسم کے اخراجات کا ذمہ دار مرد کو قرار دیا ہے اور کسی بھی قسم کے گھریلو یا اس کے علاوہ دیگر اخراجات کی ذمہ داری عورت پر نہیں ڈالی۔ آج مغربی معاشرہ میں عورت کے لئے کمانا ضروری سمجھا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں اکثر گھریلو زندگی تباہ و برباد ہوکر رہ گئی ہے۔ زندگی کا سکون اور چین اُڑ گیا ہے۔ اولاد کی تربیت اور اس کی دیکھ بھال ایک خاص مسئلہ بن چکا ہے۔ لیکن اسلام ایک بیوی سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ وہ بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت اور اچھی پرورش کرے۔ شوہر کے حقوق ادا کرے اور اس کی عدم موجودگی میں اس کے مال کی حفاظت کرے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَاۤ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ (نساء: 35)

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ اور جماعت کے قیام سے لے کر آج تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے ماننے والوں پر مسلمانوں کی طرف سے مسلسل یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو نبی کہہ کر یا ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مان کر ختم نبوت کی نفی کی ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ یہ سراسر ہم پر جھوٹا الزام ہے اور اتہام ہے

پہلے سے بڑھ کر اسلام کی باتیں سیکھیں اور اپنے دوستوں کو بتائیں کہ ہم تو مسلمان ہیں اور اسلام کی تعلیم پر عمل کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النّبیین مانتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ہی آنے والے مسیح موعود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام اور آپ کا تابع نبی مانتے ہیں

جب بھی مخالفتیں بڑھیں ان مخالفتوں نے جماعت کے لئے کھاد کا کام کیا۔ اس سے ہمیں تو کوئی فکر نہ کبھی تھی اور نہ ہے اور نہ ہونی چاہئے اس موجودہ مخالفت سے بھی میڈیا کے ذریعہ جماعت کا بڑا وسیع تعارف ہوا ہے جو کہ شاید پہلے ہم اتنے تھوڑے عرصے میں نہ کر سکتے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آقا ومطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کو صرف علمی اور عقلی رنگ میں ثابت کرنے والے نہیں تھے بلکہ اسلام کی تعلیم کا عملی اظہار بھی آپ کی تعلیم اور عمل سے ہوتا ہے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 29 اپریل 2016ء بمطابق 29 شہادت 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ اور جماعت کے قیام سے لے کر آج تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے ماننے والوں پر مسلمانوں کی طرف سے مسلسل یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو نبی کہہ کر یا ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مان کر ختم نبوت کی نفی کی ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ یہ سراسر ہم پر جھوٹا الزام ہے اور اتہام ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت نبوت کے اس سے زیادہ قائل اور اس کا عملی اظہار کرنے والے اور اپنے دلوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے بھرنے والے اور آپ کے لائے ہوئے دین کو دنیا میں پھیلانے والے ہیں جتنا دوسرے مسلمان فرقے اس کا اظہار کرنے والے اور ماننے والے ہیں۔ بلکہ دوسرے مسلمانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو اس کا لاکھواں حصہ بھی نہیں سمجھا جتنا اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کی وجہ سے احمدیوں نے سمجھا ہے۔

بہر حال ختم نبوت کو بنیاد بنا کر دوسرے مسلمان ہمیشہ سے احمدیوں کی مخالفت کرتے آئے ہیں اور وقتاً فوقتاً کسی نہ کسی بات پر اس میں زیادہ ابال آ جاتا ہے یا نام نہاد علماء اور تنظیموں کی طرف سے مسلمانوں کو اس سلسلے میں پہلے سے بڑھ کر بھڑکانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

پچھلے دنوں جو گلاسگو میں احمدی کی شہادت ہوئی اس کی وجہ سے اس معاملے کو مخالفین نے اپنی جان بچانے کے لئے مذہبی جذبات کا ایشو بنانے کی کوشش کی۔ لیکن پھر حکومت کے مثبت رویے اور پریس کی بے انتہا دلچسپی کی وجہ سے ان بہت سی تنظیموں نے اور مسلمانوں کی یہاں جو ایک بڑی تنظیم ہے اس نے ظاہراً معذرت خواہانہ رویہ بھی اختیار کر لیا۔ لیکن ساتھ ہی اس بات پر بھی ہٹ دھرمی سے قائم رہے اور اس کا اظہار کیا کہ احمدی مسلمان بہر حال نہیں ہیں۔ مسجدوں میں اِس کا بے انتہا اظہار کیا جاتا ہے اور عام مسلمانوں کے دل میں اتنا زیادہ ڈال دیا ہے کہ مسلمانوں کے بچے بھی جن کو شاید کلمہ بھی اچھی طرح یاد نہ ہو، جن کو یہ بھی نہیں پتا کہ ختم نبوت کیا چیز ہے، وہ احمدی بچوں کو سکولوں میں یہ کہتے ہیں کہ تم مسلمان نہیں ہو۔ بعض بچے بچیوں نے گزشتہ دنوں مجھے لکھا کہ ہمارے سے اس طرح سلوک ہوتا ہے۔ تو میں ان کو یہی کہتا ہوں کہ پہلے سے بڑھ کر اسلام کی باتیں سیکھیں اور اپنے دوستوں کو بتائیں کہ ہم تو مسلمان ہیں اور اسلام کی تعلیم پر عمل کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ہی آنے والے مسیح موعود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام اور آپ کا تابع نبی مانتے ہیں۔ بہر حال دنیا کے مختلف ممالک میں احمدیوں کے خلاف یہ ابال وقتاً فوقتاً اٹھتے رہتے ہیں اور اب چونکہ میڈیا اور سفر کے تیز وسائل کی وجہ سے، آسانی کی وجہ سے، سہولتوں کی وجہ سے مخالفین اور مخالفتیں ہر جگہ پہنچ جاتی ہیں اس لئے دنیا کا کوئی ملک بھی اب فساد پیدا کرنے والے نام نہاد مسلمانوں سے محفوظ نہیں ہے۔ افریقہ میں بعض جگہ پہنچ جاتے ہیں اور جہاں کبھی یہ لوگ پہنچے نہیں تھے اور وہ لا مذہب تھے یا عیسائی تھے یا نام نہاد مسلمان تھے تو وہاں جب احمدیوں نے جا کر جماعتیں قائم کیں، مسجدیں بنائیں تو وہاں بھی پہنچ جاتے ہیں کہ یہ مسلمان نہیں ہیں۔ تو بہر حال یہ ان کے حملے، حربے ہیں جو یہ استعمال کرتے رہیں گے۔ اور اس وجہ سے یہاں کے رہنے والے، یورپ کے رہنے والے بھی جو نام نہاد مسلمان یہاں پہنچتے ہیں، اسی تعلیم کی وجہ سے جو وہ لوگ اپنی مسجدوں میں اور مدرسوں میں یا گھروں میں اور خاندانوں میں دیتے ہیں ان کے بچوں کے ذہن بھی زہر آلود ہو رہے ہیں۔ لیکن جہاں جہاں یہ پہنچ رہے ہیں اس کے ساتھ ہمارے بھی ہر احمدی بچے اور نوجوان کا فرض ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم سے پوری طرح آگاہی حاصل کریں۔ اس تعلیم سے آگاہی حاصل کریں جس کو اس زمانے میں کھول کر ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتایا اور جس پر جماعت احمدیہ قائم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری شرعی نبی ہیں اور شریعت کے لحاظ سے آپ پر نبوت ختم ہو گئی۔ یعنی اب کوئی نئی شریعت نہیں آ سکتی۔ اسی طرح قرآن کریم آخری شرعی کتاب ہے۔ اور اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آنے والے آپ کے غلام نبی ہیں، آپ کی شریعت کو جاری کرنے والے نبی ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو ہی دنیا میں پھیلانا ہے۔

بہر حال جماعت کے ساتھ ہم نے ہمیشہ کے لئے اللہ تعالیٰ کا یہی سلوک دیکھا ہے کہ جب بھی مخالفتیں بڑھیں ان مخالفتوں نے جماعت کے لئے کھاد کا کام کیا۔ اس سے ہمیں تو کوئی فکر نہ کبھی تھی اور نہ ہے اور نہ ہونی چاہئے۔ اس موجودہ مخالفت سے بھی میڈیا کے ذریعہ جماعت کا بڑا وسیع تعارف ہوا ہے جو کہ شاید پہلے ہم اتنے تھوڑے عرصے میں نہ کر سکتے۔ یہاں بھی اس ملک میں بھی اس طرف بڑی توجہ پیدا ہوئی ہے اور پھر یہ بھی کہ بعض احمدی نوجوان جو مذہب میں زیادہ دلچسپی نہیں رکھتے تھے، جماعت کے ساتھ تو بعضوں کا اتنا اٹھنا بیٹھنا نہیں تھا، یا آنا جانا نہیں تھا۔ یا کبھی عید پہ آ گئے یا دُور سے فاصلہ رکھا، لیکن اس میڈیا کے ذریعہ سے انہیں بھی پتا چل گیا ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مانتے ہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا کس طرح حق ادا کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے مقام کو کس طرح قائم کر کے دکھایا اور ہماری کس طرح رہنمائی فرمائی

اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہی بعض ارشادات پیش کرتا ہوں۔آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''یقیناً یاد رکھو کہ کوئی شخص سچا مسلمان نہیں ہوسکتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع نہیں بن سکتا جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہ کرے۔ جب تک ان محدثات سے الگ نہیں ہوتا'' (یعنی یہ جو نئی نئی باتیں اور مختلف قسم کے ذکر اور مختلف قسم کی بدعات ان لوگوں نے مذہب میں شامل کر لی ہیں ان سے جب تک علیحدہ نہیں ہوتا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شامل نہیں کیں بلکہ مختلف علماء اور پیروں نے شامل کی ہیں۔آپ فرماتے ہیں کہ جب تک ان سے الگ نہیں ہوتا) ''اور اپنے قول اور فعل سے (ہر شخص اپنے قول اور فعل سے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتا، کچھ نہیں۔''

پس یہ صرف زبانی باتیں نہیں بلکہ عملی طور پر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننے کی ضرورت ہے۔ اور اگر وہ نہیں مانتا تو آپ فرماتے ہیں وہ کچھ بھی نہیں۔آپ فرماتے ہیں کہ ''سعدی نے کیا اچھا کہا ہے کہ

بزہد و ورع کوش و صدق و صفا
و لیکن میفزائے بر مصطفیٰ''

(یعنی زہد و تقویٰ اور صدق و صفا کے لئے ضرور کوشش کرو مگر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریق سے تجاوز نہ کرو۔)

آپ فرماتے ہیں کہ: ''ہمارا مدّعا جس کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمارے دل میں جوش ڈالا ہے یہی ہے کہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت قائم کی جائے جو ابدال آباد کے لئے خدا تعالیٰ نے قائم کی ہے اور تمام جھوٹی نبوتوں کو پاش پاش کر دیا جائے جو اِن لوگوں نے اپنی بدعتوں کے ذریعہ قائم کی ہیں''۔

یہ نئی نئی بدعتیں پیدا کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے یہ ہٹے ہوئے ہیں۔ اصل میں تو یہ نبوت کی مہر کو توڑنے والے ہیں۔فرمایا ''ان ساری گدیوں کو دیکھ لو اور عملی طور پر مشاہدہ کرو'' (یعنی پیروں کی گدیاں جو ہیں ان کو دیکھو اور عملی طور پر مشاہدہ کرو) ''کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ہم ایمان لائے ہیں یا وہ؟'' فرمایا کہ ''یہ ظلم اور شرارت کی بات ہے کہ ختم نبوت سے خدا تعالیٰ کا اتنا ہی منشاء قرار دیا جائے کہ منہ سے ہی خاتم النبیین مانو اور کرتوتیں وہی کرو جو تم خود پسند کرتے ہو اور اپنی ایک الگ شریعت بنالو۔ بغدادی نماز، معکوس نماز وغیرہ ایجاد کی ہوئی ہیں۔'' (بعض مسلمان طبقوں نے اور فرقوں میں) فرمایا ''کیا قرآن شریف یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل میں بھی اس کا کہیں پتا لگتا ہے۔ اور ایسا ہی ''یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً لِلّٰہ'' کہنا، اس کا ثبوت بھی کہیں قرآن شریف سے ملتا ہے؟ آنحضرت کے وقت تو شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا وجود بھی نہ تھا۔ پھر یہ کس نے بتایا تھا؟ شرم کرو۔ کیا شریعت اسلام کی پابندی اور التزام اسی کا نام ہے؟ اب خود ہی فیصلہ کرو کہ کیا ان باتوں کو مان کر، ایسے عمل رکھ کر تم اس قابل ہو کہ مجھے الزام دو کہ میں نے خاتم النبیین کی مہر کو توڑا ہے؟ اصل اور سچی بات یہی ہے کہ اگر تم اپنی مساجد میں بدعات کو دخل نہ دیتے اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی نبوت پر ایمان لا کر آپ کے طرز عمل اور نقش قدم کو اپنا امام بنا کر چلتے تو پھر میرے آنے ہی کی کیا ضرورت ہوتی۔ تمہاری ان بدعتوں اور نئی نبوتوں نے ہی اللہ تعالیٰ کی غیرت کو تحریک دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر میں ایک شخص کو مبعوث کرے جو اِن جھوٹی نبوتوں کے بُت کو توڑ کر نیست و نابود کرے۔ پس اسی کام کے لیے خدا نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے''۔

آپ فرماتے ہیں کہ ''گدّی نشینوں کو سجدہ کرنا یا ان کے مکانات کا طواف کرنا یہ تو بالکل معمولی اور عام باتیں ہیں۔ غرض اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو اسی لیے قائم کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور عزت کو دوبارہ قائم کریں''۔ فرمایا کہ ''ایک شخص جو کسی کا عاشق کہلاتا ہے۔ اگر اس جیسے ہزاروں اور بھی ہوں تو اس کے عشق و محبت کی خصوصیت کیا رہی''۔ (یعنی ایک شخص سے عشق ہے اگر اس جیسے اور ہزاروں پیدا ہو جائیں جس سے تم عشق کرنے لگ جاتے ہو تو پھر جس سے عشق ہے اس کی خصوصیت یا انفرادیت کیا رہی) تو فرمایا کہ ''پھر اگر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق میں فنا ہیں جیسا کہ یہ دعویٰ کرتے ہیں تو یہ کیا بات ہے کہ ہزاروں خانقاہوں اور مزاروں کی پرستش کرتے ہیں''۔ فرمایا کہ ''مدینہ طیبہ تو جاتے نہیں مگر اجمیر اور دوسری خانقاہوں پر ننگے سر اور ننگے پاؤں جاتے ہیں۔ پاک پٹن کی کھڑکی میں سے گزر جانا ہی نجات کے لیے کافی سمجھتے ہیں''۔ (یہ پاکستان اور ہندوستان میں جگہیں ہیں جہاں بزرگ پیدا ہوئے ان کی قبروں کے پوجنے والے یہ لوگ ہیں یا وہاں جاتے ہیں) فرمایا کہ ''پاکپتن کی کھڑکی میں سے گزر جانا ہی نجات کے لئے کافی سمجھتے ہیں۔'' کسی عمل کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف اس دروازے میں سے گزر جاؤ، کھڑکی میں سے گزر جاؤ تو تمہاری نجات ہوگئی۔ فرمایا ''کسی نے کوئی جھنڈا کھڑا کر رکھا ہے، کسی نے کوئی اور صورت اختیار کر رکھی ہے۔ ان لوگوں کے عرسوں اور میلوں کو دیکھ کر ایک سچے مسلمان کا دل کانپ جاتا ہے کہ یہ انہوں نے کیا بنا رکھا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کو اسلام کی غیرت نہ ہوتی اور اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَ اللّٰہِ الۡاِسۡلَامُ (آل عمران:20) خدا کا کلام نہ ہوتا اور اس نے نہ فرمایا ہوتا اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الحجر:10)۔ تو بیشک آج وہ حالت اسلام کی ہوگئی تھی کہ اس کے مٹنے میں کوئی بھی شبہ نہیں ہوسکتا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی غیرت نے جوش مارا اور اس کی رحمت اور وعدۂ حفاظت نے تقاضا کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز کو پھر نازل کرے اور اس زمانہ میں آپ کی نبوت کو نئے سرے سے زندہ کر کے دکھا دے۔ چنانچہ اس نے اس سلسلہ کو قائم کیا اور مجھے مامور اور مہدی بنا کر بھیجا۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 90 تا 92۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر بعثت مسیح موعود کا اصل منشاء اور مدعا بیان فرماتے ہوئے ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ:

''ہمارا اصل منشاء اور مدّعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جلال ظاہر کرنا ہے اور آپ کی عظمت کو قائم کرنا۔ ہمارا ذکر تو ضمنی ہے اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں جذب اور افاضہ کی قوت ہے اور اسی افاضہ میں ہمارا ذکر ہے''۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 269۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ طاقت ہے کہ آپ فیض پہنچانے والے اور فائدہ پہنچانے والے ہیں اور آپ نے فرمایا کہ اسی فیض اور فائدے میں میرا ذکر بھی آ گیا۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض ہی ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ مقام دیا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض کے دائرے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے اندر سمیٹ لیا اور اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے ساتھ آپ کے عاشق صادق کا ذکر بھی شامل ہوگیا۔

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ آپ کی بعثت کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں میں ایک ہزار سال کے اندھیرے زمانے کی وجہ سے جو نئی باتیں اور بدعات پیدا ہوگئی تھیں ان کی اصلاح ہو۔ آپ فرماتے ہیں:

''پھر مَیں یہ کہتا ہوں کہ خدا کی طرف سے جو آتے ہیں وہ کوئی بری بات تو کہتے ہی نہیں۔ وہ تو یہی کہتے ہیں کہ خدا ہی کی عبادت کرو اور مخلوق سے نیکی کرو۔ نمازیں پڑھو اور جو غلطیاں مذہب میں پڑ گئی ہوئی ہیں انہیں نکالتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت جو مَیں آیا ہوں تو مَیں بھی ان غلطیوں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا ہوں جو فیج اعوج کے زمانے میں پیدا ہوگئی ہیں۔ (ایک اندھیرا زمانہ جو ایک مسلمانوں میں آیا اس دور میں پیدا ہوگئی تھیں۔) سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کو خاک میں ملا دیا گیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور اہم اور اعلیٰ توحید کو مشکوک کیا گیا ہے۔ ایک طرف تو عیسائی کہتے ہیں کہ یسوع زندہ ہے اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نہیں اور وہ اس سے حضرت عیسیٰ کو خدا اور خدا کا بیٹا قرار دیتے ہیں کیونکہ وہ دو ہزار برس سے زندہ چلے آتے ہیں۔ نہ زمانے کا کوئی اثر ان پر ہوا۔ دوسری طرف مسلمانوں نے یہ تسلیم کر لیا کہ بیشک مسیح زندہ آسمان پر چلا گیا اور دو ہزار برس سے اب تک اسی طرح موجود ہے۔ کوئی تغیر و تبدل اس کی حالت اور صورت میں نہیں ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر گئے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ میرا دل کانپ جاتا ہے جب میں ایک مسلمان مولوی کے منہ سے یہ لفظ سنتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر گئے۔ زندہ نبی کو مردہ رسول قرار دیا گیا۔ اس سے بڑھ کر بے حرمتی اور بے عزتی اسلام کی کیا ہوگی۔ مگر یہ غلطی خود مسلمانوں کی ہے جنہوں نے قرآن شریف کے صریح خلاف ایک نئی بات پیدا کر لی۔ قرآن شریف میں مسیح کی موت کا بڑی وضاحت سے ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن اصل میں اس غلطی کا ازالہ میرے ہی لئے رکھا تھا کیونکہ میرا نام خدا نے حَکَم رکھا ہے۔ اب جو اس فیصلے کے لئے آوے وہی اس غلطی کو نکالے۔ دنیا نے اس کو قبول نہ کیا پر خدا اس کو قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ اس قسم کی باتوں نے دنیا کو بڑا نقصان پہنچایا ہے'' (جو یہ لوگ کرتے ہیں۔) فرمایا کہ ''مگر اب وقت آ گیا ہے کہ یہ سب جھوٹ ظاہر ہو جاوے۔ خدا تعالیٰ نے جس کو حَکَم کر کے بھیجا اس سے یہ باتیں مخفی نہیں رہ سکتیں۔ بھلا دائی سے پیٹ چھپ سکتا ہے؟ قرآن نے صاف فیصلہ کر دیا ہے کہ آخری خلیفہ مسیح موعود ہوگا اور وہ آ گیا ہے۔ اب بھی اگر کوئی اس پر لکیر کا فقیر رہے گا جو فیج اعوج کے زمانہ کی ہے تو وہ نہ صرف خود نقصان اٹھائے گا بلکہ اسلام کو نقصان پہنچانے والا قرار دیا جاوے گا۔ اور حقیقت میں اس غلط اور ناپاک عقیدے نے لاکھوں آدمیوں کو مرتد کر دیا ہے۔ اس اصول نے اسلام کی سخت ہتک کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین۔ جب یہ مان لیا کہ مُردوں کو زندہ کرنے والا، آسمان پر جانے والا، آخری انصاف کرنے والا یسوع مسیح ہی ہے تو پھر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو معاذ اللہ کچھ بھی نہ ہوئے۔ حالانکہ ان کو رحمۃٌ للعالمین کہا گیا اور وہ کافۃ الناس کے لئے رسول ہو کر آئے۔ خاتم النبیین وہی ہوئے۔ ان لوگوں کا جنہوں نے مسلمان کہلا کر ایسے بیہودہ عقیدے رکھتے ہیں، یہ بھی مذہب ہے کہ اس وقت جو پرندے موجود ہیں ان میں کچھ مسیح کے ہیں اور کچھ خدا تعالیٰ کے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ میں نے ایک بار ایک موحّد سے سوال کیا کہ اگر اس وقت دو جانور پیش کئے جاویں اور پوچھا جاوے کہ خدا کا کون سا ہے اور مسیح کا کونسا ہے تو اس نے جواب دیا کہ مل جل ہی گئے ہیں۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 252،251۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اب مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات اور واقعات پیش کرتا ہوں جن میں آپ کی سیرت کے بعض پہلو اجاگر ہوتے ہیں اور پتا چلتا ہے کہ آپ اپنے آقا ومطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ومرتبہ کو صرف علمی اور عقلی رنگ میں ثابت کرنے والے نہیں تھے بلکہ اسلام کی تعلیم کا عملی اظہار بھی آپ کی تعلیم اور عمل سے ہوتا ہے۔

ایک دفعہ ایک شخص عبدالحق نامی نوجوان کالج کے سٹوڈنٹ تھے جو پہلے مسلمان تھے پھر عیسائی ہو گئے۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذکر کیا کہ انہی باتوں سے بہت سے لوگ اسلام چھوڑ گئے اور عیسائی ہو گئے۔ یہ بھی ان میں سے ایک تھے جو عیسائی ہو گئے۔ حق کی تلاش میں یا ویسے ہی علمی تحقیق کے لئے قادیان آئے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پاس کچھ دیر ٹھہرے۔ مختلف ملاقاتوں میں آپ علیہ السلام ان کو مسائل بیان فرماتے تھے۔ ایک دن انہوں نے کہا کہ ایک عیسائی کے سامنے جب آپ کا نام لیا تو اس نے آپ کو گالی دی۔ اس نوجوان نے کہا۔ مجھے یہ بڑا ناگوار گزرا۔ اس بات کو سن کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو جواب دیا وہ کس طرح آپ کے اعلیٰ اخلاق کا اظہار کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ’’گالیاں دیتے ہیں اس کی تو مجھے پرواہ نہیں ہے۔ بہت سے خطوط گالیوں کے آتے ہیں جن کا مجھے محصول بھی دینا پڑتا ہے اور کھولتا ہوں تو گالیاں ہوتی ہیں اشتہاروں میں گالیاں دی جاتی ہیں۔ (پاکستان میں آجکل بھی یہی حال ہے۔ بڑے بڑے اشتہار لگتے ہیں) اور اب تو کھلے لفافوں پر گالیاں لکھ کر بھیجتے ہیں۔ مگر ان باتوں سے کیا ہوتا ہے؟ اور خدا کا نور کہیں بجھ سکتا ہے؟ ہمیشہ نبیوں، راستبازوں کے ساتھ ناشکروں نے یہی سلوک کیا ہے۔ ہم جس کے نقش قدم پر آئے ہیں مسیح ناصری، اس کے ساتھ کیا ہوا؟‘‘ (کیونکہ یہ عیسائی ہو گئے تھے اس لئے مسیح کی مثال پیش کی کہ ان کے ساتھ بھی تو یہی ہوا تھا۔ گالیاں دی جاتی تھیں۔ ظلم ہوا۔ صلیب پر بھی چڑھایا گیا) پھر فرمایا ’’اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا ہوا؟ اب تک ناپاک طبع لوگ گالیاں دیتے ہیں۔ میں تو بنی نوع انسان کا حقیقی خیر خواہ ہوں۔ جو مجھے دشمن سمجھتا ہے وہ خود اپنی جان کا دشمن ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 126۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہ عبدالحق نامی شخص کئی دن وہاں رہے اور آپ کے ساتھ گفتگو چلتی رہی اور آپ ان کے مختلف سوالوں کے جواب بھی دیتے رہے۔ ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں فرمایا کہ ’’مَیں آپ کو بار بار یہی کہتا ہوں کہ جب تک آپ کی سمجھ میں کوئی بات نہ آوے اسے آپ بار بار پوچھیں۔ ورنہ یہ اچھا طریق نہیں ہے کہ ایک بات کو آپ سمجھیں نہیں اور کہہ دیں کہ ہاں سمجھ لیا۔ اس کا نتیجہ برا ہوتا ہے۔‘‘ تو یہ آپ کا حوصلہ تھا۔ بار بار آپ کہتے تھے پوچھو۔ آپ علیہ السلام کو ایک تڑپ تھی کہ لوگوں پر حق کھلے اور وہ اسے قبول کریں۔ یہ نوجوان جو تھے سراج الدین عیسائی کو بھی جانتے تھے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کئے تھے اور پھر آپ نے اس کے جواب بھی دیئے جو شائع بھی ہو گئے۔ تو اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ ’’سراج الدین جو یہاں آیا تھا اس نے ایسا ہی کیا اور کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔‘‘ یعنی سوال کرتا تھا۔ اور چپ رہتا تھا آگے مزید سوال نہیں کرتا تھا اور یہاں آ کے بھی اس نے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ ہر بات پہ ہاں ہاں کرتا رہا اور دل میں جو شکوک تھے یا شبہات اگر پیدا ہوئے تو نیک نیتی سے ان کو دور کرنے کی کوشش نہیں کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مزید سوال نہیں پوچھے۔ جو لکھ کے لایا تھا بس وہی پوچھتا رہا یا آپ جو بیان فرماتے رہے ان پہ ہاں ہاں کرتا رہا۔ حضرت مسیح موعود نے نوجوان کو فرمایا کہ اس نے یعنی سراج الدین نے آپ کو کچھ کہا تھا؟ اس کو آپ جانتے ہیں؟ تو عبدالحق نامی شخص نے جواب دیا کہ ہاں وہ مجھے منع کرتے تھے کہ وہاں مت جاؤ کچھ ضرورت نہیں۔ جب ہم نے ایک سچائی کو پالیا (یہ بھی مسلمانوں سے عیسائی ہو گیا تھا۔ کہنے لگا کہ جب سچائی یعنی عیسائیت کو ہم نے پالیا) پھر کیا ضرورت ہے کہ اور تلاش کرتے پھریں۔ اور یہ بھی انہوں نے کہا تھا کہ جب میں آیا تھا تو وہ مجھے تین میل تک چھوڑنے آئے تھے اور پسینہ آیا ہوا تھا۔ (اس عیسائی کو واپسی پر الوداع کہنے کے لئے تین میل تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام گئے تھے اور یہ بھی مہمان نوازی کا وہ اعلیٰ ظرف ہے جس کا اظہار آپ نے کیا۔) ایڈیٹر بدر نے جو اس پہ نوٹ لکھا ہوا ہے وہ یہ ہے کہ سلیم الفطرت لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شفقت اور ہمدردی پر غور کریں اور اس جوش کا اندازہ کریں جو اس کی فطرت میں کسی روح کو بچا لینے کے لئے ہے۔ کیا تین میل تک جانا محض ہمدردی ہی کے لئے نہ تھا۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام تین میل تک اس عیسائی کے ساتھ جو گئے وہ ہمدردی کے لئے تھا تا کہ اس کو بچائیں۔) لکھتے ہیں کہ ورنہ میاں سراج الدین سے کیا غرض تھی۔ اگر فطرت سلیم ہو تو آپ کے اس جوش ہمدردی ہی سے حق کا پتا پالے۔ ہمارے لئے ایسا سچا جوش رکھنے والے تجھ پر خدا کا سلام۔ سلامت برتو اے مرد سلامت۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو پسینہ آ گیا تھا اس بارہ میں آپ علیہ السلام فرماتے ہیں ’’اس پسینے سے اس نے یہ مراد لی کہ گویا جواب نہیں آیا۔ افسوس آپ اس سے پوچھتے تو سہی کہ پھر وہ یہاں رہ کر نمازیں کیوں پڑھتا تھا۔‘‘ (جب وہ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس آیا تو نمازیں بھی پڑھا کرتا تھا) اور آپ فرماتے ہیں ’’کیا اس نے نہیں کہا تھا کہ میری تسلی ہو گئی۔ میرے سامنے ہو تو میں اس کو حلف دے کر پوچھوں۔ سامنے ہونے سے کچھ تو شرم آ جاتی ہے۔‘‘ بہرحال عبدالحق صاحب نے کہا۔ میں نے نمازوں کا حال پوچھا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ ہاں میں پڑھا کرتا تھا اور آخر میں نے کہہ دیا تھا کہ میں کسی سرد مقام پر جا کر فیصلہ کروں گا۔ (یہ سراج الدین نے جواب دیا تھا) اور یہ بھی مسٹر سراج الدین نے کہا تھا کہ مرزا صاحب شہرت پسند ہیں۔ میں نے چار سوال پوچھے تھے ان کا جواب چھاپ دیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ’’اس میں تو شہرت پسندی کی کوئی بات نہیں ہے۔ ہم کیوں حق کو چھپاتے۔ اگر چھپاتے تو گنہگار ٹھہرتے اور معصیت ہوتی۔ خدا نے جب مجھے مامور کر کے بھیجا ہے تو پھر میں حق کا اظہار کروں گا اور جو کام میرے سپرد ہوا ہے اسے مخلوق کو پہنچاؤں گا۔ اور اس بات کی مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ کوئی شہرت پسند کہے یا کچھ اور۔ آپ ان کو پھر خط لکھیں کہ وہ یہاں کچھ دن اور رہ جائیں۔‘‘

پس جس کام کے ساتھ اور جس کام کے لئے خدا تعالیٰ نے آپ کو بھیجا تھا اس کو صرف ایک شخص تک محدود نہیں رکھا بلکہ سمجھا کہ اس سے دوسرے لوگوں کو فائدہ پہنچ سکتا ہے اور اس سے اسلام کی حقیقت ظاہر ہو گی تو دوسروں کے لئے بھی آپ نے یہ جواب شائع کر دیا، کسی نام ونمود کے لئے نہیں کئے تھے۔ پس آپ کا ہر کام اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور مقام قائم کرنے کے لئے تھا۔

بہرحال بہت ساری باتیں اس نوجوان عبدالحق سے آپ کی سیر کے دوران ہوا کرتی تھیں۔ ایک دن یہی باتیں کرتے ہوئے جب سراج الدین کے بارے میں یہ سوال ہو رہا تھا تو آپ گھر کے قریب پہنچ گئے۔ اس وقت حضرت اقدس نے عبدالحق صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ ہمارے مہمان ہیں اور مہمان آرام وہی پا سکتا ہے جو بے تکلف ہو۔ پس آپ کو جس چیز کی ضرورت ہو مجھے بلا تکلف کہہ دیں۔ پھر جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا کہ دیکھو یہ ہمارے مہمان ہیں اور تم میں سے ہر ایک کو مناسب ہے کہ ان سے پورے اخلاق سے پیش آوے اور کوشش کرتا رہے کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ یہ کہہ کر آپ اپنے گھر تشریف لے گئے۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 110 تا 113۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

تو ہر ایک شخص کی انفرادی طور پر بھی مہمان داری کا آپ کو بڑا خیال رہتا تھا۔ کوئی بھی اگر حق کی تلاش کے لئے آیا ہے تو اس کو ایک تو صحیح طرح پیغام ملے اور دوسرے جو ظاہری آرام ہے وہ بھی اس کو پوری طرح میسر ہو۔

ایک واقعہ ایک مریض کی عیادت کا بیان کرتا ہوں لیکن اس میں بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کے ذکر میں آجکل کے پیروں فقیروں کی طرح اپنی بڑائی بیان نہیں کی کہ میں دعا کروں گا اور میری دعائیں قبول ہوتی ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور قبولیت دعا کے فلسفے اور اپنی حالت کو خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ڈھالنے کے متعلق ہی بیان فرمایا۔ واقعہ یوں ہے۔ لکھنے والے لکھتے ہیں کہ ایک قریشی صاحب کئی روز سے بیمار ہو کر دارالامان میں حضرت حکیم الامت کے علاج کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے متعدد مرتبہ حضرت حجۃ اللہ کے حضور دعا کے لئے التجا کی۔ آپ نے فرمایا ’’ہم دعا کریں گے۔‘‘ پھر ایک دن شام کو اس نے بذریعہ حضرت حکیم الامت التماس کی کہ میں حضرت مسیح موعود کی زیارت کا شرف حاصل کرنا چاہتا ہوں مگر پاؤں کے متورم ہونے کی وجہ سے حاضر نہیں ہو سکتا۔ (پاؤں سوجا ہوا ہے چل نہیں سکتا۔) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود 11 راگست 1902ء کو ان کے مکان پر جا کر دیکھنے کا وعدہ فرمایا۔ چنانچہ وعدہ کے ایفاء کے لئے آپ سیر کو نکلتے ہی خدام کے حلقے میں اس مکان پر پہنچے جہاں وہ ٹھہرے ہوئے تھے اور کچھ دیر

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن کریم کا ایک حرف بھی پڑھا اس کو ایک نیکی کا اجر ملے گا اور اس ایک نیکی کا بدلہ دس نیکیاں ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے۔ بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک الگ حرف ہے اور میم ایک الگ حرف ہے۔

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن باب ما جاء فیمن قرء حرفا من القرآن حدیث نمبر 2835)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو اور ان کی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو۔ (ابن ماجہ کتاب الادب باب بر الوالد و الاحسان۔ حدیث نمبر 3671)

طالب دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، حیدرآباد

تک مرض کے عام حالات دریافت فرماتے رہے، اس کے بعد بطور تبلیغ فرمایا۔(تبلیغ کا کوئی پہلو بھی آپ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے اور اسلام کی حقیقی تعلیم بھی بتانا چاہتے تھے۔)فرمایا کہ ’’میں نے دعا کی ہے۔(تمہارے پیغام مل رہے تھے۔ میں نے دعا کی ہے) مگر اصل بات یہ ہے کہ نری دعائیں کچھ نہیں کر سکتی ہیں جب تک اللہ تعالیٰ کی مرضی اور امر نہ ہو۔ اہل حاجت لوگوں کو کس قدر تکالیف ہوتی ہیں مگر حاکم کے ذرا کہہ دینے اور توجہ کرنے سے وہ دور ہو جاتی ہیں۔(جو بعض ضرورتمند لوگ ہوتے ہیں وہ اپنی تکلیفیں لے کے حاکم وقت کے پاس جاتے ہیں اور اس کی توجہ اور مدد سے وہ دور ہو جاتی ہیں۔) اسی طرح پر اللہ تعالیٰ کے امر سے سب کچھ ہوتا ہے۔ میں دعا کی قبولیت کو اس وقت محسوس کرتا ہوں جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے امر اور اذن ہو۔ کیونکہ اس نے اُدۡعُوۡنِیۡ تو کہا ہے مگر اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ بھی ہے۔‘‘(یعنی جب اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں تمہاری سنوں گا۔ یہ سننے میں حکم اور اذن کی شرائط ساتھ ہیں اور اس کے لئے خدا تعالیٰ کی بات کو ماننا اور اس کی عبادت کرنا بھی شرط ہے۔) آپ نے فرمایا کہ ’’یہ ضروری بات ہے کہ بندہ اپنی حالت میں ایک پاک تبدیلی کرے اور اندر ہی اندر خدا تعالیٰ سے صلح کر لے اور یہ معلوم کرے کہ وہ دنیا میں کس غرض کے لئے آیا ہے اور کہاں تک اس غرض کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ جب تک انسان اللہ تعالیٰ کو سخت ناراض نہیں کرتا اس وقت تک کسی تکلیف میں مبتلا نہیں ہوتا۔ لیکن اگر انسان تبدیلی کر لے تو خدا تعالیٰ پھر رجوع برحمت ہوتا ہے۔ اس وقت طبیب کو بھی سوجھ جاتی ہے۔‘‘(یعنی اللہ تعالیٰ رجوع برحمت ہوتا ہے تو ڈاکٹر کو بھی صحیح طرح اس کی مرض کو تشخیص کرنے کی صلاحیت دے دیتا ہے، علم دے دیتا ہے۔) فرمایا ’’خدا تعالیٰ پر کوئی امر مشکل نہیں بلکہ اس کی تو شان ہے کہ اِنَّمَاۤ اَمۡرُہٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیۡـًٔا اَنۡ یَّقُوۡلَ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ (یٰسٓ:83)‘‘ کہ اس کا یہ حکم ہی کافی ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اسے کہہ دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہونے لگتی ہے۔ فرمایا کہ ’’ایک بار میں نے اخبار میں پڑھا تھا کہ ایک ڈپٹی انسپکٹر پنسل سے ناخن کا میل نکال رہا تھا جس سے اس کا ہاتھ ورم کر گیا۔ آخر ڈاکٹر نے ہاتھ کاٹنے کا مشورہ دیا۔ اس نے معمولی بات سمجھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ہلاک ہو گیا‘‘(فوت ہو گیا)۔ فرمایا کہ ’’اسی طرح ایک دفعہ میں نے پنسل کو ناخن سے بنایا۔ دوسرے دن جب میں سیر کو گیا تو مجھے اس ڈپٹی انسپکٹر کا خیال آیا اور ساتھ ہی میرا ہاتھ ورم کر گیا۔ میں نے اسی وقت دعا کی اور الہام ہوا اور پھر دیکھا تو ہاتھ بالکل درست تھا اور کوئی ورم یا تکلیف نہ تھی۔ غرض یہ بات ہے کہ خدا تعالیٰ جب اپنا فضل کرتا ہے تو کوئی تکلیف باقی نہیں رہتی مگر اس کے لئے ضروری شرط ہے کہ انسان اپنے اندر تبدیلی کرے۔ پھر جس کو وہ دیکھتا ہے کہ یہ نافع وجود ہے تو اس کی زندگی میں ترقی دے دیتا ہے‘‘۔(یعنی اللہ تعالیٰ جس کو دیکھتا ہے کہ یہ وجود نافع ہے، اس سے نفع پہنچنے والا ہے، دنیا کو فائدہ پہنچتا ہے تو اس کی زندگی میں ترقی دے دیتا ہے۔ بعض استثناء بھی ہوتے ہیں، لیکن عموماً یہ اللہ تعالیٰ کا سلوک ہے۔) فرمایا کہ ’’ہماری کتاب میں اس کی بابت صاف لکھا ہے۔ وَاَمَّا مَا یَنۡفَعُ النَّاسَ فَیَمۡکُثُ فِی الۡاَرۡضِ (الرعد:18) کہ اور جو چیز لوگوں کو نفع دینے والی ہوتی ہے وہ زمین میں ٹھہری رہتی ہے۔ فرمایا کہ ’’ایسا ہی پہلی کتابوں سے پایا جاتا ہے۔ حزقیل نبی کی کتاب میں بھی درج ہے۔‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’انسان بہت بڑے کام کے لئے بھیجا گیا ہے لیکن جب وقت آتا ہے اور وہ اس کام کو پورا نہیں کرتا تو خدا اس کا کام تمام کر دیتا ہے۔ خادم کو ہی دیکھ لو کہ جب وہ ٹھیک کام نہیں کرتا تو آقا اس کو الگ کر دیتا ہے۔ پھر خدا تعالیٰ اس وجود کو کیونکر قائم رکھے جو اپنے فرض کو ادا نہیں کرتا۔‘‘

فرماتے ہیں کہ ’’ہمارے مرزا صاحب (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد مرحوم ومغفور) پچاس برس تک علاج کرتے رہے۔ ان کا قول تھا کہ ان کو کوئی حکمی نسخہ نہیں ملا۔ سچ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے اذن کے بغیر ہر ایک ذرہ جو انسان کے اندر جاتا ہے کبھی مفید نہیں ہو سکتا۔ توبہ و استغفار بہت کرنی چاہئے تا خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے۔ جب خدا تعالیٰ کا فضل آتا ہے تو دعا بھی قبول ہوتی ہے۔ خدا نے یہی فرمایا ہے کہ دعا قبول کروں گا اور کبھی کہا کہ میری قضاء و قدر مانو۔ اس لئے میں تو جب تک اِذن نہ ہو لے کم امید قبولیت کی کرتا ہوں۔ بندہ نہایت ہی ناتواں اور بے بس ہے۔ پس خدا کے فضل پر نگاہ رکھنی چاہئے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 317 تا 319۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ نے ہمیں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف حقیقی اسلامی تعلیم کے مطابق رہنمائی فرمائی اور اپنا نمونہ اس طرح قائم فرمایا جس طرح آپ نے اپنے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ سے سیکھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے بڑا حق یہی ہے کہ اس کی عبادت کی جاوے اور یہ عبادت کسی غرض ذاتی پر مبنی نہ ہو بلکہ اگر دوزخ اور بہشت نہ بھی ہوں تب بھی اس کی عبادت کی جاوے اور اس ذاتی محبت میں جو مخلوق کو اپنے خالق سے ہونی چاہئے کوئی فرق نہ آوے۔‘‘ یہی اعتراض آجکل دین کے مخالفین بہت لوگ کرتے ہیں کہ لالچ کی خاطر تم لوگ عبادت کرتے ہو۔ تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے پیار اور محبت کی وجہ سے اس کی عبادت کرنی چاہئے۔ فرماتے ہیں کہ ’’اس لئے ان حقوق میں دوزخ اور بہشت کا سوال نہیں ہونا چاہئے۔‘‘ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا ہے۔ اس میں یہ سوال نہ ہو کہ جنت ملے گی۔ دوزخ ملے گی بلکہ جو اللہ سے محبت ہے اس کا حق یہ ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ کے جو فضل ہیں ان کا حق یہ ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ دوسرا ہمدردی بنی نوع انسان کی ہے۔ فرمایا کہ ’’بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا۔ اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ میں اللہ تعالیٰ نے قید نہیں لگائی ہے کہ دشمن کے لئے دعا کرو تو قبول نہیں کروں گا۔ بلکہ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے لئے دعا کرنا یہ بھی سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی سے مسلمان ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے لئے اکثر دعا کیا کرتے تھے اس لئے بخل کے ساتھ ذاتی دشمنی نہیں کرنی چاہئے اور حقیقتاً موذی نہیں ہونا چاہئے۔ شکر کی بات ہے کہ ہمیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا جس کے واسطے دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو۔ ایک بھی ایسا نہیں۔ اور یہی میں تمہیں کہتا ہوں اور سکھاتا ہوں۔ خدا تعالیٰ اس سے کہ کسی کو حقیقی طور پر ایذاء پہنچائی جاوے اور ناحق بخل کی راہ سے دشمنی کی جاوے ایسا ہی بیزار ہے جیسے وہ نہیں چاہتا کہ اس کے ساتھ ملایا جاوے۔‘‘ یعنی ناجائز دشمنیاں اور پھر دشمنی کی وجہ سے دوسرے کو ناجائز طور پر تکلیف دینا بھی اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے، اسی طرح جس طرح اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جاتا ہے۔ فرمایا کہ ’’ایک جگہ وہ فصل نہیں چاہتا اور ایک جگہ وصل نہیں چاہتا۔‘‘ یعنی ایک جگہ وہ جدائی نہیں چاہتا اور ایک جگہ ملنا نہیں چاہتا یا وہ مقام نہیں چاہتا جو ملنے کا ہو۔ فرمایا کہ ’’یعنی بنی نوع کا باہمی فصل اور اپنا کسی غیر کے ساتھ وصل‘‘۔ بنی نوع انسان جو ہیں وہ آپس میں علیحدہ ہوں، جھگڑے ہوں، فساد ہوں، ایک کا منہ اِس طرف ہو اور دوسرے کا منہ اُس طرف ہو، یہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا۔ یہ فصل ہے۔ اور اپنا کسی غیر کے ساتھ وصل یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو جوڑنا، کسی کو ملانا، اس کے برابر ٹھہرانا، شریک ٹھہرانا۔ یہ وصل ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے لئے یہ نہیں چاہتا۔ انسانوں کی ایک دوسرے سے جدائی نہیں چاہتا اور یہ چاہتا ہے کہ آپس میں مل جل کر رہیں، محبت اور پیار سے رہیں، ایک ہو کر رہیں اور اپنے آپ کو برابر سمجھیں۔ اور اپنے لئے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ واحد ہے، یگانہ ہے اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ فرمایا ’’اور یہ وہی راہ ہے کہ منکروں کے واسطے بھی دعا کی جاوے۔ اس سے سینہ صاف اور انشراح صدر پیدا ہوتا ہے اور ہمت بلند ہوتی ہے۔ اس لئے جب تک ہماری جماعت یہ رنگ اختیار نہیں کرتی اس میں اور اس کے غیر میں پھر کوئی امتیاز نہیں ہے۔ میرے نزدیک یہ ضروری امر ہے کہ جو شخص ایک کے ساتھ دین کی راہ سے دوستی کرتا ہے اور اس کے عزیزوں سے کوئی ادنیٰ درجہ کا ہے تو اس کے ساتھ نہایت رفق اور ملائمت سے پیش آنا چاہئے اور ان سے محبت کرنی چاہئے کیونکہ خدا کی یہ شان ہے۔

بداں را بہ نیکاں ببخشد کریم

(کہ بدوں کو بھی نیکوں کے ساتھ خداوند کریم بخش دیتا ہے۔) پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو، تمہیں چاہئے کہ تم ایسی قوم بنو جس کی نسبت آیا ہی فَاِنَّھُمۡ قَوۡمٌ لَا یَشۡقٰی جَلِیۡسُھُمۡ یعنی وہ ایسی قوم ہے کہ ان کا ہم جلیس بدبخت نہیں ہوتا۔ یہ خلاصہ ایسا ہے ایسی تعلیم کا جو تَخَلَّقُوۡا بِاَخۡلَاقِ اللّٰہِ میں پیش کی گئی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 96، 97۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ چند باتیں ہیں جو میں نے بیان کی ہیں اس بہت بڑے عظیم ذخیرے میں سے جو آپ نے ہمارے سامنے صحیح اسلامی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کے مطابق رکھا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ علیہ السلام نے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآنی تعلیم کو اپنانے اور اپنے اوپر لاگو کرنے کا حق ادا کیا ہے۔ ختم نبوت کا صرف نعرہ نہیں لگایا بلکہ آپ کا ہر قول و فعل اپنے آقا و مطاع کی اتباع میں تھا۔ اور اسی تعلیم اور اسی شریعت کو ہی قائم کرنے کی آپ کو تڑپ تھی تا کہ دنیا کو پتا چلے کہ یہ خوبصورت تعلیم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری ہے یہی اصلی نجات ہے اور اپنے ماننے والوں کو بھی آپ نے اس پر عمل کرنے کی نصیحت اور ہدایت فرمائی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جہاں عملی نمونے قرآن و سنت کے مطابق قائم کرنے کی توفیق دے وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کا صحیح ادراک بھی ہمیں عطا فرمائے اور اسلام کی حقیقی تصویر ہم دنیا کو دکھانے والے ہوں۔

......☆......☆......☆......

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

مکرم وسیم محمد صاحب (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے مکرم وسیم محمد صاحب آف شام کے سفرِ احمدیت کے بیان میں ان کی بیعت تک کے حالات اوراس کے بعد نازل ہونے والی برکات کا تذکرہ کیا تھا اس قسط میں ان کے اس ایمان افروز سفر کے باقی واقعات بیان کئے جائیں گے۔وہ بیان کرتے ہیں کہ:

مشکل مرحلہ آسانی سے طے ہوگیا

لازمی فوجی ٹریننگ کا ابتدائی عرصہ گزارنے کے بعد میری ڈیوٹی دمشق سے دُور لاذقیہ نامی ایک ساحلی شہر میں لگی۔ وہاں پر پہنچنے کے کچھ عرصہ بعد ہی ایک روز دمشق سے میرے افسر کے نام ایک تار آیا جس میں مجھے فورًا دمشق روانہ کرنے کا حکم تھا۔ مجھے یہ حکم سن کر ساری رات نیند نہ آئی۔رہ رہ کر یہی خیال آتا تھا کہ شاید احمدیت سے تعلق کی وجہ سے فوج میں میرے ساتھ دوبارہ تحقیقات کا آغاز ہوگیا ہے، اور یہ سوچتے ہی ظلم کی حکایتِ خونچکاں بھی بار بار میری نظروں سے گزرنے لگی۔ بہر حال اگلے روز میں دمشق پہنچا تو پہلے سے بتائے گئے مقام پرفوجی گاڑی میری منتظر تھی۔ میں ڈرتے ڈرتے اس کی سمت بڑھ رہا تھا ۔قریب پہنچا تو اچانک ایک فوجی بسرعت اس گاڑی سے اترا اور پوری طاقت سے دھرتی ہلا دینے والا سلیوٹ مارا۔ میں تو پہلے ہی ڈرا ہوا تھا، اس دبنگ قسم کے سلیوٹ کی آواز سن کر کانپ کے رہ گیا۔ بہر حال فوجی نے نہایت مستعدی سے گاڑی کا دروازہ کھولا اور بڑے احترام سے مجھے گاڑی میں سوار کروایا اور گاڑی چلانی شروع کردی۔ میں ابھی تک اس غیر متوقع سلوک کی وجہ سے حیران تھا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ مجھے اُسی بریگیڈیئر نے بلوایا ہے جس کی نگرانی میں مَیں نے ابتدائی فوجی ٹریننگ مکمل کی تھی، اوراس کی ٹیچر بیوی کو تعلیمی بورڈ کی طرف سے بھجوائے جانے والے پیپرز کی مارکنگ کرتا رہا تھا۔اس بار اس موصوف نے مجھے اپنے بیٹے کو پڑھانے کے لئے یاد فرمایا تھا۔ مجھے تو حکم کی تعمیل کرنا تھی۔ چنانچہ لازمی فوجی ٹریننگ کا باقی کا تمام عرصہ بریگیڈیئر صاحب کے بیٹے کو ٹیوشن پڑھاتے گزر گیا۔ اس عرصہ میں ایک مرسیڈیز کار ڈرائیور کے ساتھ ہروقت میری منتظر رہتی تھی۔

سفر اور احمدی کلچر سے آشنائی

لازمی فوجی ٹریننگ کے بعد میں 2001ء میں خلیج کے ایک ملک چلا گیا جہاں احمدیوں سے ملنے، نظام جماعت کو سمجھنے، چندوں کے نظام میں باقاعدہ شامل ہونے، نماز باجماعت کی ادائیگی اورسب کام اطاعت کے جذبہ سے سرشار ہوکر رضائے باری کے حصول کی خاطر کرنے جیسے عظیم امور کو سیکھنے کا موقع ملا۔ مَیں اس جماعت میں اکیلا عربی احمدی تھا۔ مَیں اردو زبان میں ہونے والے تمام لیکچرز اور خطبہ جات سنتا اور باوجود اردو سے نابلد ہونے کے بھی مجھے ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے مجھے سب کچھ سمجھ آرہا ہے۔

میں نے یہاں پر احمدیوں کی آپس کی اخوت ومحبت اور ایک دوسرے کی تکلیف کے احساس کے جذبہ میں صحیح اسلامی معاشرے کا رنگ دیکھا، خصوصًا پریشانی کے عالم میں احمدیوں کی ایک دوسرے کی مدد کا انداز دیکھ کر دل گداز ہوجاتا اور روح خدا کے شکر کے جذبات سے سجدہ ریز ہونے کو بے قرار ہوجاتی جس نے محض اپنے خاص فضل سے ایسی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔

احمدی لڑکی سے شادی

میں ہر سال گرمیوں کی چھٹیوں میں اہل خانہ کے ساتھ کچھ دن گزارنے کے لئے سیریا واپس آجاتا تھا۔ایک بار جب میں آیا تو میری والدہ صاحبہ نے لڑکیوں کی ایک لسٹ میرے سامنے رکھتے ہوئے کہا کہ ان میں سے جلدی سے اپنی بیوی کا انتخاب کر کے مجھے بتادو۔میری والدہ صاحبہ ایک تو میری جلدی شادی کی خواہاں تھیں، دوسرے اپنی سادگی میں ان کا خیال تھا کہ اگر وہ میری شادی کسی غیر احمدی بچی سے کروادیں گی تو کچھ عرصہ کے بعد وہ بچی مجھے احمدیت سے دُور کرنے میں کامیاب ہوجائے گی۔ جبکہ میں اس کے بالمقابل کسی احمدی لڑکی کی تلاش میں تھا لیکن ہمارے علاقہ میں احمدیوں کی قلیل تعداد میں مجھے کوئی لڑکی نہ مل سکی۔ایسی صورتحال میں میرے ہمسائے رأفت یونس صاحب کی بہن نے کہا کہ اس کی ایک دوست ہے جو احمدی تو نہیں ہے لیکن فطرتی نیک اور طبیعت کی بہت اچھی ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ شادی کے بعد احمدی ہوجائے گی۔اس لڑکی کو دیکھنے کے بعد مَیں نے سب کے سامنے ہی اسے اپنے احمدی ہونے کے بارہ میں بتا کر مختصراً جماعت کا تعارف بھی کروادیا۔ پھر اسے کہا کہ تم استخارہ کرو اور مَیں بھی دعا کرنے کے بعد کوئی فیصلہ کروں گا۔اس لڑکی نے استخارہ کیا تو بہت اچھا خواب دیکھا، جس کے بعد میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خدمت میں ساری صورتحال لکھ کر اس شادی کی اجازت کی درخواست کی۔ چندروز کے بعد مجھے مکرم عبدالمومن طاہر صاحب نے فون کرکے بتایا کہ حضور انور نے شادی کی اجازت مرحمت فرمائی ہے اور رشتہ کے مبارک ہونے کے لئے دعا کی ہے۔یوں میری منگنی ہوگئی اوراس کے دوروز بعد مَیں خلیجی ریاست کے لئے عازم سفر ہوگیا۔ایک ماہ کے بعد میری منگیتر نے فون کرکے مجھے بتایا کہ ایک ماہ کی تحقیق اور دعا کے بعد اس نے بیعت کرلی ہے۔ یہ خلیفۂ وقت کی استجابتِ دعا کا کرشمہ تھا کہ رشتہ بھی ہوگیا اور احمدی لڑکی سے شادی کی میری خواہش بھی پوری ہوگئی۔میرے لئے یہ خوشی کی بہت بڑی خبر تھی۔

بے مثال محبت واخوت کا سلوک

ایک سال بعد مَیں خلیجی ریاست سے شام آیا تو شادی کے بعد مَیں اپنی بیوی کو ساتھ ہی لے گیا۔میری بیوی وہاں پر احمدی عورتوں کے پیار ومحبت کے سلوک سے بہت زیادہ متأثر ہوئی۔ مثلاً جب میری بیوی کے ہاں ولادت متوقع تھی تو اس کی طبیعت اچانک بہت زیادہ خراب ہوگئی۔ یہ خبر سنتے ہی بہت سے احمدی احباب اپنی فیملیوں کے ساتھ حال پوچھنے کیلئے تشریف لائے۔ اور ایک دوست تو ایک احمدی لیڈی ڈاکٹر کو بھی اپنے ساتھ لے کر آئے جس نے میری بیوی کے چیک اَپ کے بعد اسے فورًا ہسپتال میں داخل کروانے کا کہا۔ ہسپتال منتقل ہونے کے چند گھنٹوں کے بعد ہی بفضلہٖ تعالیٰ بخیریت ولادت ہوگئی۔ اگلے روز میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ لجنہ اماء اللہ نے نہایت منظم طور پر عورتوں کی اس طرح ڈیوٹی لگادی تھی جس کے مطابق اگلے تین دن تک ہروقت میری بیوی کے پاس کوئی نہ کوئی احمدی عورت موجود رہتی تھی۔ پھر ہسپتال سے فارغ ہوکر گھر آنے پر بھی ایک ہفتہ تک دوپہر اور شام کا کھانا نہایت منظم طریق پر بھجوایا جاتا رہا۔ ہم اپنی پیاری جماعت کے پیارے افراد کی طرف سے یہ پیار بھرا برتاؤ زندگی بھر نہیں بھول سکتے۔اس بے مثال سلوک کا میری بیوی پر بہت گہرا اثر ہوا وہ ابھی تک تو محض نومبائع تھی لیکن اس سلوک کے بعد احمدیت اس کے رگ وریشہ میں سرایت کرگئی۔

واپسی کے ہر قدم پر خدائی مدد

ہم اس خلیجی ریاست میں 2010ء تک رہے جس کے بعد میں نے بہت دعاؤں اور بعض رؤیا کی بناء پر واپسی کا فیصلہ کیا۔ میں نے اپنی اہلیہ کو قبل ازیں بھجوادیا تھا اور خود شام میں اپنے لئے کسی مناسب روزگار کی تلاش کررہا تھا لیکن بظاہر کوئی صورت نظر نہ آتی تھی اس لئے غالب خیال یہی تھا کہ شام جا کر ہی کوئی انتظام ہو سکے گا۔ میں نے بہت دعائیں کیں اور پھر اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ جسکا تصور بھی وہم وگمان میں نہ تھا۔ایک روز مَیں نے ایک خلیجی جریدہ میں سیریا میں ایک کمپنی کیلئے فنانشل آفیسر کی نوکری کا اشتہار پڑھا تو فون کرکے انٹرویو کے لئے حاضر ہوگیا۔اسی روز ہی مجھے نوکری مل گئی اور یوں شام واپسی سے قبل ہی وہاں پر میرے لئے اچھی تنخواہ پر نہایت مناسب کام کا انتظام ہوگیا جو سراسر خدا کا فضل تھا۔

مَیں نے کرائے کے گھر کا سال بھر کا کرایہ ایڈوانس میں ادا کیا ہوا تھا جبکہ اس میں سے اب تک صرف چار ماہ ہی گزرے تھے ۔ باقی آٹھ ماہ کا کرایہ بظاہر ضائع جانا تھا۔لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کا بھی انتظام فرمادیا کہ میری واپسی سے کچھ دن پہلے ایک شخص نے کہا کہ میں تم سے یہ گھر لے لیتا ہوں، چنانچہ باقی آٹھ ماہ کا کرایہ اس نے مجھے ادا کردیا۔

چونکہ مَیں ایک لمبے عرصہ سے اس خلیجی ملک میں رہائش پذیر رہا تھا اس لئے گھر کے سازوسامان میں بہت کچھ خود اپنی پسند کا خرید کر رکھا ہوا تھا جسے وقتِ سفر اونے پونے بیچ کر جانا تھا۔ایسی صورتحال میں میرے ایک دوست کا مجھے فون آیا وہ کہنے لگا کہ مجھے معلوم ہوا ہے تم واپس جارہے ہو؟ میرے اثبات میں جواب دینے کے بعد اس نے کہا کہ میں بھی سیریا واپس جارہا ہوں اور میرے پاس ایک بڑی وین بالکل خالی ہے اگر تم چاہو تو اس کو سامان سے بھر دو اور شام پہنچانا میرا کام ہے۔ پھر اس نے آکر نہ صرف اندر سے وین کو بھر لیا بلکہ اس کی چھت پر بھی بہت کچھ لاد لیا اور پھر تین دن کے طویل سفر کے بعد وہ سارا سامان لے کر سیریا پہنچ گیا۔

شاید کسی کی نظر میں یہ امور بہت معمولی ہوں لیکن میرے لئے یہ معمولی نہیں ہیں۔ یہ اس خدا تعالیٰ کے افضال ہیں جس کی معرفت کا جام ہمیں حضرت امام مہدی علیہ السلام نے آکر پلایا۔ اوراس سے تعلق اور استجابت دعا کے نتیجہ میں عین وقت پر سب کام ہوجاتے ہیں۔

مَیں مئی 2010ء میں شام منتقل ہوا تو مجھے سیکرٹری مال کی خدمت سونپ دی گئی۔ انہی ایام میں ایک اور سیرین مخلص احمدی مکرم مازن عقلہ صاحب کچھ عرصہ کے لئے جرمنی سے شام منتقل ہوئے تھے چنانچہ انہیں سیکرٹری تبلیغ کے فرائض سونپے گئے۔ ہم دونوں نے مل کر پروگرام بنایا کہ ہم ہفتہ میں چار اشخاص سے خود جا کر ملیں گے ۔ چنانچہ ایسا کرنے سے احباب جماعت میں ایک نئی روح پیدا ہوگئی۔

بحران میں بھی نعمتوں کی فراوانی

کچھ عرصہ ہی یہ سلسلہ چلا تھا کہ 2011ء کے اخیر میں شام کا بحران شروع ہوگیا اور سب کچھ بدلنے لگا۔ایسے میں مجھے اپنی کمپنی کے بُرے سلوک کی وجہ سے کام چھوڑنا پڑا۔اس کے بعد میں نے کئی ملکی اور غیر ملکی کمپنیوں میں درخواست دی لیکن کہیں کوئی نوکری نہ ملی۔ بالآخر دو معمولی کمپنیوں کی طرف سے انٹرویو کے لئے بلایا گیا۔ایک کے ساتھ انٹرویو ایک روز کے بعد جبکہ دوسری کے ساتھ تین روز کے بعد تھا۔میں خاصا متردّد تھا۔میری اہلیہ نے استخارہ کیا تو خواب میں دیکھا کہ کوئی اسے زیتون کی ایک تھیلی دیتے ہوئے کہتا ہے کہ وسیم سے کہنا کہ ابھی زیتون نہ کھائے بلکہ تین دن بعد کھائے، کیونکہ تب تک اس کا ذائقہ اچھا ہوجائے گا۔

اس رؤیا کی بناء پر میری اہلیہ نے مجھے کہا کہ کل والے انٹرویو کو چھوڑ دو اور تین دن بعد والے کے لئے چلے جانا۔ مَیں نے ایسے ہی کیا اور واقعی مجھے نوکری مل بھی گئی لیکن ایک تو محض ایک عام ملازم کی حیثیت سے نوکری ملی دوسرے تنخواہ بہت کم تھی۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ شام کے حالات خراب ہوئے تو سب کمپنیاں بند ہوگئیں اوران کے ملازمین ذلیل وخوار ہونے لگے جبکہ میری کمپنی بفضلہٖ تعالیٰ چلتی رہی اور خدا کی قدرت دیکھیں کہ باوجود شدید سخت حالات کے دمشق میں یہ واحد کمپنی ہے جو آج تک کامیابی کے ساتھ چلتی جارہی ہے اور ہر سال غیر معمولی منافع کمارہی ہے۔ میں نے اس میں عام ملازم کی حیثیت سے کام کیا اور پھر خدا کے فضل سے نیک نیتی اور اخلاص کے ساتھ کام کرنے کی وجہ سے آج میں اس کے ڈائریکٹرز میں شامل ہوں ۔سیریا کے مالی لحاظ سے سخت مشکل حالات کے باوجود ہم خدا کے فضل سے اس کی نعمتوں کی فراوانیوں میں زندگی بسر کررہے ہیں۔

قادیان کا روحانی سفر

شاید زندگی کے سب سے خوبصورت دن وہ ہیں جو پچھلے سال (2015ء میں) ہم نے قادیان میں گزارے۔

جب میں نے اپنی اہلیہ سے جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے لئے جانے کا ذکر کیا تو اس نے کہا کہ میرے لئے بچوں کو کسی کے پاس چھوڑ کر جانا بہت مشکل ہے۔ پھر جب میرا ویزا لگ گیا تو اس نے بھی جانے کے لئے ضد کرلی۔ خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہوا کہ اس کا ویزا دوسرے دن ہی لگ گیا۔اب ٹکٹ کی خریداری کا مرحلہ تھا جس کی قیمت 850 ڈالرز ہے۔ ہمارے پاس یہ رقم تو موجود تھی لیکن اس میں دو ٹکٹیں نہیں آسکتی تھیں۔ایسے میں ایک ٹریول ایجنٹ کا مجھے فون آیا۔اس نے کہا کہ آپ سستی ٹکٹ کی تلاش میں تھے ۔اور میرے پاس آپ کے لئے خوشخبری ہے کہ ایک ایئر لائن نے خاص رعایتی آفر لگائی ہے۔لہٰذا اب 440 ڈالرز میں ٹکٹ مل سکتا ہے۔ گویا جتنی رقم ہمارے پاس تھی اسی میں ہی دو ٹکٹ آگئے۔ پھر اسی روز کمپنی کے مالک نے میرے کام سے خوش ہوکر تقریباً دو ہزار ڈالرز مجھے بونس دے دیا اور یوں ہم نے صرف قادیان جانے کی نیت کی اور باقی سارا بندوبست اللہ تعالیٰ نے غیب سے فرمادیا۔

قادیان کا سفر ایک خواب ہے۔ قدم قدم پر دعائیں کرنے کی توفیق ملی اور برکتوں سے جھولیاں بھر کر لوٹے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو اس مقدس بستی کی زیارت نصیب فرمائے۔آمین۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 29 راپریل 2016)

......☆......☆......☆......

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ سچے مومن کا کام ہے کہ جب کسی کام کا اچھا نتیجہ نکلے تو یہ کہے کہ الحمدللہ خدا تعالیٰ نے مجھے کامیاب کر دیا اور جب خراب نتیجہ نکلے تو وہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ پڑھے اور کہے کہ میں اپنی کوتاہیوں کی وجہ سے ناکام ہوا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے برکت اسے ملتی ہے جو کوتاہیوں کو اپنی طرف منسوب کرے اور کامیابی پر الحمدللہ کہے، ایسا کہنے والوں پر اللہ تعالیٰ پھر رحم فرماتا ہے اور پھر رحم فرماتے ہوئے یہ کہتا ہے کہ میرا بندہ کامیابیوں کو میری طرف منسوب کرتا ہے تو میں اسے مزید کامیابیوں سے نوازوں گا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 1 ر اپریل 2016 بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا؟

جواب: حضور انور نے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا: ہم احمدی یقیناً ان خوش قسمتوں میں سے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی اور ان لوگوں میں شامل ہوئے جو اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے والے ہیں۔ ان بدقسمتوں میں نہیں ہیں جن کو باوجود مسیح موعود کا زمانہ میسر آنے کے بیعت کرنے کی توفیق نہیں ملی کیونکہ بعض ایسے بدقسمت بھی ہیں جو مخالفت میں بھی بڑھے ہوئے ہیں اور یوں اللہ تعالیٰ کے فرستادے کی رہنمائی سے محروم ہو کر بھٹکے ہوئے اور بکھرے ہوئے ہیں۔ پس اس بات پر ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں وہ کم ہے کہ اس نے سیدھے راستے کی طرف ہماری رہنمائی فرمائی اور اپنے بھیجے ہوئے امام کے ذریعہ سے ہمیں زندگی کے مختلف مواقع پر اٹھنے والے سوالوں اور مسائل کے حل بھی صحیح اسلامی تعلیم کے مطابق بتائے۔

سوال: حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ہڑتالوں کی کیا وجوہات بیان فرمائیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: (حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں) ہڑتالیں یا سٹرائکس (strikes) جائز ہیں یا نہیں۔ اس بارے میں اصولی طور پر یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ ہڑتالیں کیوں ہوتی ہیں؟ اس کی بنیادی وجہ کیا ہے؟ اور وہ یہ ہے کہ حقوق کی ادائیگی نہیں ہوتی۔ دنیاوی نظام میں کبھی مالک مزدور کے حق ادا نہیں کرتا اور جب مزدور کو موقع ملتا ہے تو وہ مالک کا حق ادا نہیں کرتا۔ ایک بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ کبھی حکومت رعایا کے حقوق ادا نہیں کرتی اور کبھی رعایا حکومت کے حق ادا نہیں کرتی۔ جب مالک اور حکومت حق ادا نہیں کرتے تو ظاہر ہے کہ ایک ردّ عمل ہوتا ہے لیکن جب مزدور اور رعایا حق ادا نہیں کرتے تو پھر بھی ان پر سختی ہوتی ہے۔ تو ان دنیاوی کاموں میں ایک شیطانی چکّر ہے جس میں انسان پھنسا ہوا ہے۔

سوال: اس ضمن میں حضرت مصلح موعودؓ نے کیا اسلامی تعلیم بیان فرمائی؟

جواب: حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا: اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ تم ایک دوسرے کے لئے غیر نہ بنو بلکہ آپس میں بھائی بھائی سمجھ کر اپنے اپنے حق ادا کرنے کی کوشش کرو تو نظام جو ہے چاہے وہ دنیاوی نظام ہے کبھی خراب نہیں ہوتا۔ اسلامی عمارت جو تمدن کے متعلق ہے اس کی بنیاد انصاف اور محبت پر ہے۔ اس لئے اپنے حقوق کے اصول کے لئے بھی وہی طریق اختیار کرنا چاہئے جو انصاف اور محبت پر مبنی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں جب کبھی سٹرائک ہوتی اور کوئی احمدی اس میں شریک ہوتا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسے سخت سزا دیتے اور اس پر اظہار ناراضگی فرماتے۔

سوال: جہاں کہیں احمدیوں کو جبراً ہڑتالوں میں شامل کیا جاتا ہے اُن احمدیوں کو حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مسلمان ممالک کو، خاص طور پر پاکستان کو، ان کی حکومتوں کو یہ عقل دے کہ یہ لوگ اپنی رعایا کے حق ادا کرنے والے ہوں۔ اسی طرح ہر احمدی کو بھی دعا کے ساتھ ساتھ اگر کہیں زبردستی شامل کرنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے تو مجبوری میں بھی کوئی ایسی حرکت نہ کرے جو جائیدادوں کو نقصان پہنچانے والی ہو، حکومت کے اموال کو نقصان پہنچانے والی ہو۔

سوال: انسانی زندگی کے مختلف شعبوں میں آنحضورؐ کا ہمارے لئے کیا اُسوہ ہے؟

جواب: حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ یہ ہے کہ یہ تمام کام جو دنیا کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تمام کام ان سب سے بڑھ کر کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ آپ جج بھی تھے۔ آپ استاد بھی تھے۔ آپ دوسرے حکومتی فرائض بھی ادا کرتے تھے کیونکہ حکومت کے سربراہ تھے۔ قانون سازی فرماتے تھے یا قانون کی وضاحت اور تفصیل بیان فرماتے تھے۔ لیکن ساتھ ہی آپ گھر کے کام کاج بھی کر لیتے تھے۔ بیویوں کی مدد بھی کرتے تھے۔ آپ نے یہ کبھی نہیں فرمایا کہ میں اتنا مصروف انسان ہوں کہ تمہارے گھر میں تمہاری مدد نہیں کر سکتا۔ اپنی بیویوں کے حقوق بھی ادا کرتے تھے اور اتنی توجہ سے ادا کرتے تھے کہ ہر بیوی سمجھتی تھی کہ سب سے زیادہ مَیں ہی آپ کی توجہ کے نیچے ہوں۔ اور بھی بیسیوں کام ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سرانجام دیتے۔ آپ کی زندگی کا کوئی لمحہ ایسا نہیں جو فارغ ہو۔

سوال: حضرت مسیح موعودؑ کی محنت و مشقت اور کام میں انہماک کا حضرت مصلح موعودؓ نے کن الفاظ میں نقشہ کھینچا؟

جواب: حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا: مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کام کی یہ حالت ہوتی تھی کہ ہم جب سوتے تو آپ کو کام کرتے دیکھتے اور جب آنکھ کھلتی تب بھی آپ کو کام کرتے دیکھتے اور باوجود اتنی محنت اور مشقت برداشت کرنے کے جو دوست آپ کی کتابوں کے پروف پڑھنے میں شامل ہوتے آپ ان کے کام کی اس قدر قدر فرماتے کہ اگر عشاء کے وقت بھی کوئی آواز دیتا کہ حضور میں پروف لے آیا ہوں تو آپ چارپائی سے اٹھ کر دروازے تک جاتے ہوئے راستے میں کئی دفعہ فرماتے: جَزَاكَ الله آپ کو بڑی تکلیف ہوئی۔ جَزَاكَ الله آپ کو بڑی تکلیف ہوئی۔

سوال: سُست رہنے والوں کو حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جو سست رہنے والے لوگ ہیں اور اس وجہ سے اپنے فرائض میں کوتاہی برتتے ہیں ان کو جسم کا ملیریا نہیں ہے بلکہ ان کو دل کا ملیریا ہے۔ اگر یہ فیصلہ کر لیں کہ ہم نے محنت کرنی ہے تو یہ سب سستیاں دور ہو سکتی ہیں۔ سارا دن گھر میں بیٹھے رہے یا ٹی وی دیکھتے رہے یا بیویوں سے لڑتے جھگڑتے رہے یا بچوں سے ایسا سلوک کیا کہ بچے بھی تنگ آ جاتے ہیں۔ یہ بیماری نہیں ہوتی۔ بہانہ یہ ہوتا ہے کہ بیمار ہیں۔ یہ بیماری نہیں بلکہ سستی ہے کاہلی ہے۔

سوال: اسلام میں عورت کا مستقبل محفوظ کرنے کا کیا طریق بیان ہوا ہے؟

جواب: حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ اسلام میں عورت کا مستقبل محفوظ کرنے کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ: جب اس کی شادی ہو تو اس کے لئے حق مہر رکھا گیا ہے۔ اس لئے اس کی ادائیگی ہونی چاہئے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ صرف طلاق یا علیحدگی کی صورت میں ہی حق مہر ادا کرنا ہے حالانکہ حق مہر کا مقصد کیا ہے؟ مقصد یہ ہے کہ یہ وہ رقم ہے جو عورت کے پاس ہونی چاہئے تاکہ بعض دفعہ اس کو کوئی ضرورت ہو جائے، کوئی خاص خرچ اس کے اوپر آ پڑے جس کا وہ خاوند سے مطالبہ کرتے ہوئے بھی ہچکچائے، شرم محسوس کرے تو اس میں سے وہ خرچ کر سکے۔ یا بعض وقت ایسی ضرورت پیش آ سکتی ہے جو موقع پر خاوند بھی پوری نہیں کر سکتے تو عورت کے پاس کچھ ہو تو تبھی وہ اپنی ضرورت پوری کر سکتی ہے۔

سوال: حق مہر کی ادائیگی کے سلسلہ میں جو غلط رواج پائے جاتے ہیں اُن کے متعلق حضور انور نے کیا ہدایت دی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: بعض غریب خاندانوں میں اور غریب ملکوں میں بعض جگہوں پر یہ بھی رواج ہے کہ والدین شادی کے وقت حق مہر لڑکی کے خاوند یا سسرال سے خود وصول کر لیتے ہیں اور لڑکی کو کچھ بھی نہیں ملتا۔ وہ بیاہ کے خالی ہاتھ رہتی ہے۔ یہ بھی غلط چیز ہے۔ یہ تو لڑکیوں کو بیچنے والی بات ہے جس کی اسلام سخت ممانعت کرتا ہے۔ اسی طرح بعض دفعہ عورتیں اپنے خاوندوں کو حق مہر معاف بھی کر دیتی ہیں لیکن اس کیلئے بھی بعض شرائط ہیں کہ ان کے ہاتھ میں رکھ کر پھر پوچھو بلکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بعض ائمہ کا اور بزرگوں کا تو یہ فیصلہ ہے کہ عورت کو حق مہر دو پھر وہ ایک سال اس کو اپنے پاس رکھے اور پھر اگر چاہے تو خاوند کو واپس کر دے۔ تصرف میں لائے اور پھر وہ معاف کرنا چاہے یا دینا چاہے تو دے دے۔

سوال: حضورؓ نے زکوٰۃ کے ضمن میں ایک بزرگ کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب: حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا: میں نے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا ہے کہ کسی نے ایک بزرگ سے سوال کیا کہ کتنے روپوں پر زکوۃ فرض ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے لئے مسئلہ یہ ہے کہ چالیس روپے میں سے ایک روپیہ زکوۃ دو۔ اس نے کہا کہ آپ نے جو فقرہ بولا ہے کہ ''تمہارے لئے''، اس کا کیا مطلب ہے۔ کیا زکوۃ کا مسئلہ ہر ایک کیلئے بدلتا رہتا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ تمہارے پاس چالیس روپے ہوں تو ان میں سے ایک روپیہ زکوۃ دینا تمہارے لئے ضروری ہے۔ لیکن اگر میرے پاس چالیس روپے ہوں تو مجھ پر اکتالیس روپے دینا لازمی ہیں۔ کیونکہ تمہارا مقام ایسا ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم کماؤ اور کھاؤ لیکن مجھے وہ مقام دیا ہے کہ میرے اخراجات کا وہ آپ کفیل ہے۔

سوال: حضرت مصلح موعودؓ نے رمضان کے روزے کے متعلق اپنا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب: حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا: حضرت مصلح موعود اپنا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ''مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا آخری سال تھا یا آپ کے بعد خلافت اولیٰ کا کوئی رمضان تھا۔ بہرحال موسم کی گرمی کے سبب یا اس لئے کہ میں سحری کے وقت پانی نہ پی سکا تھا، مجھے ایک روزے میں شدید پیاس محسوس ہوئی تھی کہ مجھے خوف ہوا کہ میں بیہوش ہو جاؤں گا اور دن غروب ہونے میں ابھی ایک گھنٹہ باقی تھا۔ میں نڈھال ہو کر ایک چارپائی پر گر پڑا اور میں نے کشف میں دیکھا کہ کسی نے میرے منہ میں پان ڈالا ہے۔ میں نے اسے چوسا تو سب پیاس جاتی رہی۔ چنانچہ جب وہ حالت جاتی رہی تو میں نے دیکھا کہ پیاس کا نام و نشان بھی نہ باقی رہا تھا۔

سوال: بعض لوگ جو حضور کو خط لکھتے ہیں کہ فلاں جگہ رشتہ کرنا ہے دعا کریں ہو جائے۔ ایسے لوگوں کو حضور نے کیا نصیحت کی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مجھے بھی خط آتے ہیں کہ فلاں جگہ رشتہ کرنا ہے۔ دعا کریں اس سے ہو جائے اور ساتھ کوشش بھی کریں اور اسکے والدین کو بھی کہیں اور اس نظام کو بھی کہیں ورنہ ختم ہو جاؤں گا۔ میں بھی مر جاؤں گا اور دوسرا فریق بھی مر جائے گا۔ تو یہ فضول اور لغو باتیں ہیں۔ شادی کا اصل مقصد تو دل کا سکون اور بقائے نسل ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگنا چاہئے اور اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر ہے تو ہو ورنہ دل سے اتر جائے اور ختم ہو جائے۔ یہ محبتیں جو دنیاوی ہیں یہ عارضی محبتیں ہوتی ہیں۔ دنیا کی محبت بھی اللہ تعالیٰ کی محبت کے لئے مانگنی چاہئے اور اگر یہ ہوگا تو پھر دنیاوی محبت بھی نیکی بن جائے گی اور پھر ہمیشہ دل کا سکون اور اطمینان کا باعث رہے گی۔

سوال: جب کسی کام کا اچھا نتیجہ نکلے تو اُس وقت ایک سچے مومن کا کیا کام ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ سچے مومن کا کام ہے کہ جب کسی کام کا اچھا نتیجہ نکلے تو یہ کہے کہ الحمدللہ خدا تعالیٰ نے مجھے کامیاب کر دیا اور جب خراب نتیجہ نکلے تو وہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ پڑھے اور کہے کہ میں اپنی کوتاہیوں کی وجہ سے ناکام ہوا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے برکت اسے ملتی ہے۔ جو کوتاہیوں کو اپنی طرف منسوب کرے اور کامیابی پر الحمدللہ کہے، ایسا کہنے والوں پر اللہ تعالیٰ پھر رحم فرماتا ہے اور پھر رحم فرماتے ہوئے یہ کہتا ہے کہ میرا بندہ کامیابیوں کو میری طرف منسوب کرتا ہے تو میں اسے مزید کامیابیوں سے نوازوں گا۔

سوال: دعا کی قبولیت کیلئے دو بنیادی شرطیں کیا ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دعا کی قبولیت کیلئے دو بنیادی شرطیں ہیں۔ ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ اور وَلۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ۔ کہ میری بات مانو اور مجھ پر ایمان لاؤ۔ اسکے علاوہ بھی بہت ساری باتیں ہیں۔ درود بھیجو، صدقہ دو۔ کچھ عرصہ ہوا ہے ایک شخص میرے پاس آیا کہ میں نے بہت دعائیں کی ہیں، میری قبول نہیں ہوئیں۔ کیا وجہ ہے؟ میں نے اسے یہی کہا کہ اللہ تعالیٰ تو یہ کہتا ہے کہ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ کہ میرے حکموں پر چلو۔ تو کیا تم اللہ تعالیٰ کے جو تمام حکم ہیں ان پر چلتے ہو؟ وہ کہنے لگا نہیں۔ تو پھر پہلے اپنی حالتوں کو ہمیں دیکھنا چاہئے کہ ہم کس حد تک عمل کر رہے ہیں اور پھر یُؤۡمِنُوۡا بِیۡ پر بھی عمل نہیں ہے کیونکہ اگر دعا قبول نہیں ہوئی تو اس سے ہم خیال کرتے ہیں کہ کیونکہ یہ دعا قبول نہیں ہوئی، ظاہراً پوری نہیں ہوئی اسلئے ایمان کمزور ہو گیا۔ تو ایمان تو حضرت ابراہیم علیہ السلام والا چاہئے جس کا پہلے ذکر آ چکا ہے کہ اپنی کمزوری کو اپنی طرف منسوب کریں اور کامیابی کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کریں۔ پھر اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اگر یہ صورتحال ہوگی کہ میرا بندہ میرے سے یہ امید رکھتا ہے کہ میں اسکی دعا قبول کرتا ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ دعائیں قبول بھی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے حکموں پر چلنے کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ ہمارے ایمانوں کو مضبوط کرے اور ہماری دعاؤں کو بھی قبولیت کا درجہ بخشے۔

……☆……☆……☆……

خطبہ عید الفطر

الحمد للہ کہ آج ہم اس کے فضل سے ایک اور عید الفطر منانے کی توفیق پا رہے ہیں۔ عید الفطر ہم اس خوشی میں مناتے ہیں کہ ایک مہینہ ہم نے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے، اس کے حکم کے مطابق اپنے آپ کو اُن کاموں سے بھی روکے رکھا جن کے عام طور پر اور عام دنوں میں کرنے پر کوئی پابندی نہیں اور ہر طرح سے جائز ہے۔ پھر اپنی روحانی بہتری اور ترقی کے لئے، اخلاقی بہتری اور ترقی کے لئے، قرآن کریم کے سمجھنے اور اسکی تلاوت کی برکات سے فیض پانے کیلئے، گزشتہ انتیس دنوں میں ہر ایک نے اپنی اپنی بساط اور استعداد کے مطابق کوشش بھی کی

رمضان اطاعت کا بھی اعلیٰ ترین معیار سکھانے کے لئے آتا ہے۔ روحانیت میں ترقی، اخلاق میں ترقی اطاعت میں ترقی کے جو معیار حاصل کرنے کی ہم نے کوشش کی ہے، جس ٹریننگ سے ہم گزشتہ دنوں میں گزرے ہیں اس کو اپنے ساتھ اب چمٹائے رکھنا ہے۔ تبھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے رمضان المبارک کے مبارک دنوں سے فائدہ اٹھایا ہے

آج کی عید ہم اس خوشی میں منا رہے ہیں کہ ہم نے پاک تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کر کے انہیں ہمیشہ کے لئے قائم رکھنے کا عہد کیا ہے۔ اور اس عہد کے نتیجہ میں ہم انشاء اللہ تعالیٰ خدا تعالیٰ کی جنتوں کے وارث بننے والے ہیں اور جب خدا تعالیٰ کی جنتوں کے وارث بننے کی خوشخبری ہمیں مل رہی ہے تو پھر ہم یہ عید کیوں نہ منائیں۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ تم یہ عید مناؤ

ہم نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانتے ہوئے گنتی کے چند دن روزے رکھے اور اس کے ساتھ اپنی روحانی بہتری کی طرف توجہ بھی دی تو ہمیں اس جذبے کو قائم رکھتے ہوئے اب روزوں کے بعد بھی اپنی عبادتوں کے معیار قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے

جو شخص اپنی اصلاح کرتا ہے، عبادتوں کے معیار بلند کرتا ہے، اخلاق کے معیار بلند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اطاعت کے اعلیٰ نمونے دکھاتا ہے تو وہ پھر اپنے آپ کو دنیا کے اس ماحول سے بھی باہر نکالتا ہے جس میں عبادتوں کی طرف سے لاپرواہی برتی جا رہی ہو، جس میں بدخلقیوں کے نمونے دکھائے جا رہے ہوں، جس میں اپنے آپ کو والدین یا بزرگوں اور بڑوں اور نظام جماعت کی اطاعت سے باہر نکلنے کے باغیانہ رویّے دکھائے جا رہے ہوں

جو اللہ تعالیٰ کا مطیع بن جائے اس کے لئے ہر روز ہی پھر روزِ عید ہو جاتا ہے

جس دن انسان نے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا عہد کیا اور اس پر عمل بھی شروع کر دیا تو حقیقی عید وہی ہوگی

پس آج اگر ہم اپنے رمضان کو بھولنے کا نہیں بلکہ یاد رکھنے کا عہد کریں تو ہماری عید مبارک عید ہے اور ہمارا رمضان بھی بڑا مبارک رمضان ہے

عید میں پاک تبدیلی کا اظہار ایک احمدی سے اس صورت میں بھی ہونا چاہئے کہ وہ یتیموں اور غریبوں کیلئے بھی قربانیاں کرے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ غریب اور سائل کا خیال رکھو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ یتیم کی پرورش کرو۔ پس دنیا میں ہر جگہ یتیموں کا خیال رکھنے اور غریبوں اور ضرورتمندوں کی ضروریات کیلئے بھی احمدیوں کو اپنے دلوں کو پہلے سے زیادہ کھولنا چاہئے

لازمی چندہ جات کا ایک بہت بڑا حصہ جو ہے وہ حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف چلا جاتا ہے جیسے مساجد بنانا ہے، مشنز کھولنا ہے، لٹریچر شائع کرنا ہے اور تبلیغ کے دوسرے ذرائع ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جو مخیر اور صاحب حیثیت لوگ ہیں ان کو ایسی قربانیوں میں بھی حصہ لینا چاہئے جو غریبوں کے حقوق کی بجا آوری کے لئے ہیں

خطبہ عید الفطر سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 21 رستمبر 2009ء بمطابق 21 رتبوک 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ۔ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً۔ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ۔
(البقرۃ:208-209)

الحمد للہ کہ آج ہم اس کے فضل سے ایک اور عید الفطر منانے کی توفیق پا رہے ہیں۔ عید الفطر ہم اس خوشی میں مناتے ہیں کہ ایک مہینہ ہم نے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے، اس کے حکم کے مطابق اپنے آپ کو اُن کاموں سے بھی روکے رکھا جن کے عام طور پر اور عام دنوں میں کرنے پر کوئی پابندی نہیں اور ہر طرح سے جائز ہے۔ پھر اپنی روحانی بہتری اور ترقی کے لئے، اخلاقی بہتری اور ترقی کے لئے، قرآن کریم کے سمجھنے اور اس کی تلاوت کی برکات سے فیض پانے کے لئے، گزشتہ انتیس دنوں میں ہر ایک نے اپنی اپنی بساط اور استعداد کے مطابق کوشش بھی کی۔ اللہ تعالیٰ نے اگر یہ حکم فرمایا کہ اِن دنوں میں فرض نمازوں کی ادائیگی اور زیادہ سے زیادہ کوشش کر کے باجماعت نمازوں کی ادائیگی نیز اپنی نمازوں کو مزید نکھارنے، خدا تعالیٰ سے قربت کا موقع حاصل کرنے، کیونکہ رمضان کو فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ (البقرۃ:187) سے خاص نسبت ہے، اور پھر روحانیت کے اعلیٰ معیار کے حصول کی کوشش کرو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان دنوں میں خاص طور پر میں اس کوشش کرنے والے کی پکار کا جواب دوں گا۔ نمازوں کی فرضیت تو ویسے بھی ہر ایک عاقل بالغ مسلمان پر لازم ہے لیکن جن سے ان دنوں میں سستیاں ہو گئیں وہ خاص طور پر اس طرف توجہ دیں۔ اکثر نے اللہ تعالیٰ کے اس اعلان پر کہ مَیں پکارنے والے کی پکار کا جواب دوں گا پوری طرح خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کی اور پھر اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو بھی سامنے رکھا کہ اپنے اخلاقی معیار بھی اس قدر بلند کرنے کی کوشش کرو کہ جو پہلے کے مقابلے میں واضح طور پر نظر آئیں۔ رمضان میں چھوٹی موٹی دوسروں کی ناراضگیوں اور لڑائیوں کی باتوں پر صرف اِنِّيْ صَائِمٌ کہہ کر ایسے لوگ دوسری طرف نہیں چلے گئے بلکہ سخت تکلیف دِہ اور فساد انگیز حالات میں بھی جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی تلاش میں ہوتے ہیں اُس خلق کا بھی اعلیٰ نمونہ دکھایا اور اللہ تعالیٰ کے اس حکم کہ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ (الرعد:23)۔ اور جنہوں نے اپنے رب کی رضا کی خاطر صبر کیا پر پوری طرح عمل کیا۔ پس یہ سب کچھ اس لئے ایک مومن کرتا ہے اور ایک سچے احمدی مسلمان نے کِیا کہ اطاعت کا اعلیٰ ترین معیار بھی قائم کرنا ہے کیونکہ رمضان اطاعت کا بھی اعلیٰ ترین معیار سکھانے کیلئے آتا ہے۔ پس جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ اسی اطاعت کے جذبے سے جائز چیزیں بھی انسان اللہ تعالیٰ کی خاطر چھوڑتا ہے۔

پس یہ روحانیت میں ترقی، اخلاق میں ترقی اطاعت میں ترقی کے جو معیار حاصل کرنے کی ہم نے کوشش کی ہے، جس ٹریننگ سے ہم گزشتہ دنوں میں گزرے ہیں اس کو اپنے ساتھ اب چمٹائے رکھنا ہے۔ تبھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے رمضان المبارک کے مبارک دنوں سے فائدہ اٹھایا ہے۔

رمضان شروع ہوتا ہے تو ایک یہ بھی رسم بن گئی ہے کہ ایک دوسرے کو کہا جاتا ہے رمضان مبارک۔ رمضان کی مبارکباد دی جاتی ہے۔ ٹھیک ہے بڑی اچھی بات ہے۔ لیکن کہنا یہ چاہئے کہ رمضان شروع ہو

گیا آپ بھی دعا کریں، مَیں بھی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ یہ رمضان آپ کے لئے بھی اور میرے لئے بھی مبارک کرے اور ہم اس سے ہر طرح سے فیض پانے والے ہوں۔ بعض لوگوں کی یہ بھی عادت ہے کہ وہ سرسری طور پر 'رمضان مبارک ہو' کہہ کر سمجھتے ہیں کہ رمضان کا فرض ادا ہو گیا۔ تو جب اس مبارک رمضان کے مبارک ہونے کی روح کو سمجھ لیں گے تبھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے رمضان کے مبارک دنوں سے فائدہ اٹھایا ہے اور تبھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ آج کی عید ہم اس خوشی میں منا رہے ہیں کہ ہم نے یہ پاک تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کر کے انہیں ہمیشہ کے لئے قائم رکھنے کا عہد کیا ہے۔ اور اس عہد کے نتیجہ میں ہم انشاء اللہ تعالیٰ خدا تعالیٰ کی جنتوں کے وارث بننے والے ہیں اور جب خدا تعالیٰ کی جنتوں کے وارث بننے کی خوشخبری ہمیں مل رہی ہے تو پھر ہم یہ عید کیوں نہ منائیں۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ تم یہ عید مناؤ۔ پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جو آج اس عید کو منانے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ وہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ رمضان نے ہمیں اطاعت کا سبق دیا کہ جائز چیزیں بھی ہم نے چھوڑیں اور اس اطاعت کے جذبے کے تحت ہم عید بھی منا رہے ہیں۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہ سب کچھ، یہ صبر، یہ حوصلہ، یہ اخلاق کے نمونے، یہ پاک تبدیلیاں، اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھنے کی طرف توجہ اور آج کا عید منانا ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری اور اطاعت کے جذبے سے کر رہے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ بھی ہمیں جنت کی خوشخبری دے رہا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا (النساء:14) اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے وہ اسے جنت میں داخل کرے گا جس کے اندر نہریں بہتی ہوں گی اور وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔

پس جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں جنّتوں میں ہمیشہ رہنے کی خوشخبری دی ہے تو یہ اُنتیس دن کی اطاعت کے بدلے میں نہیں ہے۔ یہ سال کے بارہ مہینوں میں سے ایک مہینے کی اطاعت کے بدلے میں نہیں ہے بلکہ اطاعت کے نمونے ہمیشہ قائم کرنے والے کے لئے خوشخبری ہے۔ اس ہمیشہ کی اطاعت کے بدلے میں اس دنیا میں بھی فوری بدلے کے طور پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ عید دکھائی اور اس لئے دکھائی کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی بجا آوری کرنے والے اور اس کی رضا کی جستجو اور تلاش کرنے والے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرتے ہیں اور اس کا اجر جنت کی صورت میں ہو گا۔ اس دنیا میں یہ جنّت عبادتوں کے معیار قائم کرنے کی وجہ سے اطمینان قلب کی صورت میں ہوتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد:29)۔ پس سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے ہی دل اطمینان پاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اِس دنیا میں بھی اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ پس یہ معیار جو ہم نے رمضان میں حاصل کرنے کی کوشش کی اور اللہ تعالیٰ کی عبادتوں کے یہ معیار حاصل کئے یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اس دنیا میں اطمینان قلب نصیب ہو اور جس کو اطمینان قلب نصیب ہو جائے اس کے لئے اور کون سی جنت ہے جو اس کو چاہئے۔ ایک دنیا دار کے پاس سب کچھ ہوتا ہے لیکن بے چین ہوتا ہے۔ کئی بڑے بڑے امیر کبیر لوگ ہیں لیکن رات کو سونے کے لئے ان کو نیند کی دوائی استعمال کرنی پڑتی ہے۔ گھبراہٹ اور بے چینی میں دن کو بھی پریشان حال رہتے ہیں۔ اگر دولت بے چینیاں دُور کر سکتی، سکون دے سکتی تو امیر لوگوں کو کبھی بے چینی اور گھبراہٹ نہ ہوتی۔ لیکن جائزہ لیں تو عموماً امیر لوگوں کو زیادہ دل اور گھبراہٹ کی بیماریاں ہوتی ہیں خاص طور پر ان کو جن کا خدا تعالیٰ سے تعلق نہیں ہوتا۔ پس اگر کسی نیک آدمی کو کوئی بیماری ہو، تکلیف ہو تو وہ اس بات پر بے چین ہوتا ہے کہ مَیں نے اللہ تعالیٰ کے حقوق و فرائض ادا کئے یا نہیں کئے۔ اسے دنیا داری کی خاطر گھبراہٹ نہیں ہوتی۔

پس ہمیں جو اللہ تعالیٰ نے رمضان میں یہ موقع عطا فرمایا اور ہم نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانتے ہوئے گنتی کے چند دن روزے رکھے اور اس کے ساتھ اپنی روحانی بہتری کی طرف توجہ بھی دی تو ہمیں اس جذبے کو قائم رکھتے ہوئے اب روزوں کے بعد بھی اپنی عبادتوں کے معیار قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ پھر اخلاق کی بہتری کی طرف اگر ہم نے توجہ دی اور اِنِّيْ صَائِمٌ کہہ کر اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کیا تو یہ روزہ دار نہ ہونے کے باوجود بھی اب یہ خُلق قائم رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ اخلاق قائم کرنے کا حکم دیا ہے تو ہر سال اُنتیس تیس دن کے لئے اس کے معیار پہلے سے بہتر قائم رکھنے کے لئے موقع بھی میسر فرما دیا ہے کہ تمہارے پاس یہ بہانہ نہ رہے کہ مَیں دنیا کے ماحول سے متاثر ہو کر زمانے کی رَو میں بہہ کر اچھے اخلاق پر عمل کرنا اور ان کا مظاہرہ کرنا بھول گیا۔ فرمایا کہ یہ گنتی کے چند دن ہم تمہیں مہیا کر رہے ہیں پس بھولنے کا سوال ہی نہیں ہے۔ اگر روزوں میں تم اِنِّيْ صَائِمٌ کہہ کر اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کر سکتے ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے اندر وہ طاقت اور استعداد ہے جس سے تم اپنے جذبات کو کنٹرول کر سکتے ہو۔ پس اب جبکہ یہ مظاہرہ کر چکے ہو تو اسے اب اس اپنی زندگی کا دائمی حصہ بناؤ پھر میری جنتوں کے وارث بنو گے۔ اس دنیا میں بھی جنت نظیر معاشرے میں رہو گے اور آخرت میں بھی اس انعام کے مستحق ٹھہرو گے۔ جو شخص اپنی اصلاح کرتا ہے، عبادتوں کے معیار بلند کرتا ہے، اخلاق کے معیار بلند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اطاعت کے اعلیٰ نمونے دکھاتا ہے تو وہ پھر اپنے آپ کو دنیا کے اس ماحول سے بھی باہر نکالتا ہے جس میں عبادتوں کی طرف سے لاپرواہی برتی جا رہی ہو، جس میں بدخلقیوں کے نمونے دکھائے جا رہے ہوں، جس میں اپنے آپ کو والدین یا بزرگوں اور بڑوں اور نظام جماعت کی اطاعت سے باہر نکلنے کے باغیانہ رویّے دکھائے جا رہے ہوں۔ یہ ماحول پھر ایسی طبیعتوں سے میل نہیں کھاتا۔ لازماً پھر ایسا شخص پاکیزہ ماحول کی تلاش میں ہوتا ہے یا اپنے معاشرے کی اصلاح کے لئے کوشش کرتا ہے جس میں وہ رہ رہا ہے۔ پس جب یہ چیزیں پیدا ہوتی ہیں تو وہی پھر حقیقی عید منانے والی بناتی ہیں۔ ورنہ آج عید کے لئے جمع ہو کر اچھے کپڑے پہن کر اور آج کے دن نمازوں کی بھی پرواہ نہ کر کے اگر ہم نے عید منائی تو یہ عید نہیں ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں ایک قابل افسوس جھمگٹا ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی عیدوں کو تکبیرات سے خوبصورت بناؤ۔

(المعجم الاوسط جلد 5 صفحہ 215 باب من اسمہٖ عبداللہ حدیث 4373)

عید کے دن اگر یہ خیال رہے کہ مَیں نے خدا اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنا ہے۔ تبھی تکبیرات کی طرف بھی توجہ رہے گی تبھی یہ خیال رہے گا کہ جو نیکیوں کے حصول کی کوشش میں نے رمضان میں کی اس کا شکرانہ آج تکبیرات کی صورت میں ادا کروں، دعاؤں کی صورت میں ادا کروں، ذکر الٰہی کی صورت میں ادا کروں۔ آج ان تکبیرات پر غور کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی بڑائی اور کبریائی کا ادراک حاصل کرنے کی کوشش کروں اور جب یہ اِدراک حاصل ہو جائے گا تو قدرتی طور پر پھر ہر آنے والا لمحہ جو ہے خدا تعالیٰ کا مطیع اور فرمانبردار بنانے والا ہو گا۔ اس کے حکموں اور اس کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرنے والا ہو گا۔ اور جو اللہ تعالیٰ کا مطیع بن جائے اس کے لئے ہر روز ہی پھر روزِ عید ہو جاتا ہے۔ پس یہ عید حاصل کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے نہ کہ زندگی بخش قربانی کا اُنتیس روزہ مظاہرہ کرتے ہوئے عید کے روز روحانی مردنی اپنے اوپر وارد کرتے ہوئے ہم عید منائیں۔ پس جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنی زندگیاں گزارنے والے ہیں وہی حقیقی عید منانے والے ہیں۔ جس دن خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنی برائیوں کو دور کرنے کا عہد کیا، جس دن انسان نے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا عہد کیا اور اس پر عمل بھی شروع کر دیا تو حقیقی عید وہی ہو گی۔ پس آج اگر ہم اپنے رمضان کو بھولنے کا نہیں بلکہ یاد رکھنے کا عہد کریں تو ہماری عید مبارک عید ہے اور ہمارا رمضان بھی بڑا مبارک رمضان ہے۔ ہماری دنیا و عاقبت بھی اس سے سنور جائے گی اور یہ عید ہماری دنیا و عاقبت سنوارنے والی عید بن جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ”وہ دن کونسا دن ہے جو جمعہ اور عیدین سے بھی بہتر ہے اور مبارک دن ہے؟ مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ دن انسان کی توبہ کا دن ہے جو اِن سب سے بہتر ہے اور ہر عید سے بڑھ کر ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس دن وہ بد اعمال نامہ جو انسان کو جہنم کے قریب کرتا جاتا ہے اور اندر ہی اندر غضب الٰہی کے نیچے اسے لا رہا تھا دھو دیا جاتا ہے اور اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ حقیقت میں اس سے بڑھ کر انسان کے لیے اور کونسا خوشی اور عید کا دن ہو گا جو اسے ابدی جہنم اور ابدی غضب الٰہی سے نجات دیدے۔ توبہ کرنے والا گنہگار جو پہلے خدا تعالیٰ سے دُور اور اس کے غضب کا نشانہ بنا ہوا تھا اب اس کے فضل سے اس کے قریب ہوتا اور جہنم اور عذاب سے دُور کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (البقرۃ:223) بیشک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور ان لوگوں سے جو پاکیزگی کے خواہاں ہیں پیار کرتا ہے۔ اس آیت سے نہ صرف یہی پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی توبہ کے ساتھ حقیقی پاکیزگی اور طہارت شرط ہے۔ ہر قسم کی نجاست اور گندگی سے الگ ہونا ضروری ہے ورنہ نری توبہ اور لفظ کے تکرار سے تو کچھ فائدہ نہیں ہے۔ پس جو دن ایسا مبارک دن ہو کہ انسان اپنی بد کرتوتوں سے توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا عہد صلح باندھ لے اور اس کے احکام کے لئے اپنا سر خم کر دے تو کیا شک ہے کہ وہ اس عذاب

کلام الامام

”خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔“

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 595)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلام الامام

”سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو اور اس کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کر دے۔“

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 594)

طالب دُعا: الٰہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

سے جو پوشیدہ طور پر اس کے بدعملوں کی پاداش میں تیار ہو رہا تھا بچایا جاوے گا اور اس طرح پر وہ وہ چیز پالیتا ہے جس کی گویا اسے توقع اور امید ہی نہ رہی تھی۔'' (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 149-148۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ انگلستان)

پس حقیقی عید یہی ہے کہ جو پاک تبدیلیاں ہیں وہ پیدا کی جائیں، اپنی حالتوں کو بدلا جائے۔ پس اگر ہم نے یہ رمضان اس کوشش میں گزارا ہے کہ سچی توبہ کریں اور اپنی پوری کوشش بھی کی ہے تو ہمارے لئے ہر دن جو رمضان میں پاک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے چڑھا تھا عید کا دن تھا لیکن اس کا اظہار ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق آج کر رہے ہیں۔

یہ آیات جو میں نے شروع میں تلاوت کی تھیں ان کا یہ ترجمہ ہے کہ: اور لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو اپنی جان اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے بیچ ڈالتا ہے۔ لوگوں میں ایسا بھی ہے جو اپنی جان اللہ کی رضا کے حصول کے لئے بیچ ڈالتا ہے اور اللہ بندوں کے حق میں بہت مہربانی کرنے والا ہے۔

پھر فرمایا کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم سب کے سب اطاعت کے دائرے میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کے پیچھے نہ چلو۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

اس میں خدا تعالیٰ نے بعض حقوق کی طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ پاک تبدیلیوں کا اظہار کس طرح ہو تا ہے۔ یہ کس طرح پتا چلے کہ واقعی ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کوشش کی ہے۔ فرمایا کہ يَشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ۔ کہ اپنی جان خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے بیچ ڈالتے ہیں۔ ایسے لوگ جو سچی توبہ کرنے والے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول چاہنے والے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر پھر اپنی جان تک کی پرواہ نہیں کرتے۔ اور جو اپنی جان خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کرنے کے لئے تیار ہو اس سے یہ کس طرح امید کی جا سکتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات سے باہر نکلے گا۔ وقتی جوش کے تحت، غصّہ میں اور اَناؤں کی خاطر اللہ تعالیٰ سے تعلق نہ رکھنے والے بھی جان قربان کر دیتے ہیں۔ لیکن ان کی قربانی اپنی خاطر ہوتی ہے یا اگر ملک کے سپاہی بھی ہیں تو ان کی اس قربانی کا ایک تو عوض ان کو تنخواہ مل رہی ہوتی ہے، ایک رقم مل رہی ہوتی ہے، پھر ان کی ایک ٹریننگ، سوچ ہی اس طرح بنا دی جاتی ہے کہ صرف تم نے یہ کام کرنا ہے اور اس کا مقصد بھی خدا تعالیٰ کی رضا نہیں ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پاک تبدیلی پیدا کرنے والے جو ہیں وہ سوچ سمجھ کر لیتے نہیں ہیں۔ ان کو کوئی دنیاوی لالچ نہیں ہوتا بلکہ وہ اپنی رضا سے اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنی جان پیش کر رہے ہوتے ہیں۔ اس کی رضا کے حصول کے لئے اپنی جان کا سودا خدا تعالیٰ سے کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ اپنے نفس کو بیچتے ہیں اور نفس کو بیچنا صرف وقتی جوش کے تحت نہیں ہوتا۔ جان قربان کرنا نہیں صرف بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مستقل طور پر زندہ رہتے ہوئے حقوق العباد بھی ادا کرنے ہیں اور حقوق اللہ بھی ادا کرنے ہیں۔ بعض مواقع پر حقوق العباد کی ادائیگی جو ہے وہی حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف لے جاتی ہے۔ پس ایسے لوگ جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے کوشاں رہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسے بندوں کے حق میں اللہ تعالیٰ بہت مہربانی کرنے والا ہے۔

پس حقیقی عید کا اظہار ایک مومن سے اس وقت ہوتا ہے جب وہ ہر طرح کے حقوق ادا کر رہا ہو۔ ہر روز اپنی زندگی جو ہے اس کو خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر بیچنے والا ہو۔ جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے ہزاروں ہیں جو اس جذبے سے قربانی کے لئے تیار ہیں اور کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اسے بجالانا ہے۔ اپنی روحانیت سنوارنے کے ساتھ دوسروں کے جذبات کی خاطر بھی قربانی دیتے ہیں اور یہ قربانی اس لئے ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ ان کی نظر صرف اپنے بیوی بچوں اور اپنی ذاتی ضروریات پر نہیں ہوتی بلکہ غریبوں اور یتیموں کا بھی ان کو خیال رہتا ہے۔

پس عید میں پاک تبدیلی کا اظہار ایک احمدی سے اس صورت میں بھی ہونا چاہئے کہ وہ یتیموں اور غریبوں کے لئے بھی قربانیاں کرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ غریب اور سائل کا خیال رکھو۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ یتیم کی پرورش کرو۔ پس دنیا میں ہر جگہ یتیموں کا خیال رکھنے اور غریبوں اور ضرورتمندوں کی ضروریات کے لئے بھی احمدیوں کو اپنے دلوں کو پہلے سے زیادہ کھولنا چاہئے۔ یہاں یوکے (UK) کی احمدیہ انجینئرز ایسوسی ایشن یا یورپین چیپٹر کے ہیں انہوں نے ایک بہت اچھا منصوبہ بنایا ہے کہ افریقہ میں ایک گاؤں کو لینا چاہتے ہیں جہاں وہ اپنے خرچ پر بجلی اور پانی کی سہولت مہیا کریں گے اور یہ ممبران جو ہیں وہ کہتے ہیں ہم خود اپنے طور پر کرنا چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے اس جذبے کو قبول کرے۔ یہ ایسے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے نیکیوں کا یہ کام کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی بھی پھر ان پر اس طرح ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں برکت دے رہا ہے اَور ملکوں سے بھی صاحب حیثیت لوگوں کو اپنے لازمی چندہ جات کے علاوہ بھی ایسے کار خیر کے جو کام ہیں ان میں حصہ لینا چاہئے۔ لازمی چندہ جات کا ایک بہت بڑا حصہ جو ہے وہ حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف چلا جاتا ہے جیسے مساجد بنانا ہے، مشنز کھولنا ہے، لٹریچر شائع کرنا ہے اور تبلیغ کے دوسرے ذرائع ہیں۔ ان میں بہت بڑی رقم استعمال ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جو مخیر اور صاحب حیثیت لوگ ہیں ان کو ایسی قربانیوں میں بھی حصہ لینا چاہئے جو غریبوں کے حقوق کی بجا آوری کے لئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ''اللہ تعالیٰ کے بندے جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں ان کے ساتھ وہ رأفت اور محبت کرتا ہے۔ چنانچہ خود فرماتا ہے وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ۔ یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے اللہ تعالیٰ کی ہی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں مگر جو لوگ دنیا کی املاک و جائیداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں مگر حقیقی مومن اور صادق مسلمان کا یہ کام نہیں ہے۔ سچا اسلام یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دے تاکہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو۔'' (ملفوظات جلد دوم صفحہ 90۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ انگلستان)

یعنی ایسی پاک زندگی کا وارث ان قربانیوں کی وجہ سے ہو جو اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں کا مشاہدہ کرے۔ اپنی زندگی کا جو کچھ ہے وہ وقف کر دے۔ بیشک انسان کے اپنے حقوق ہیں، اپنے بیوی بچوں کے حقوق ہیں، ان کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے لیکن صرف نفس پرستی کا خیال نہیں ہونا چاہئے۔ اگر یہ صورتحال ہوگی تو اگلے جہان میں بھی ایسے لوگ پھر اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

پھر اگلی آیت میں خدا تعالیٰ مومنوں کو توجہ دلاتا ہے کہ ایمان کامل کرنے کے لئے کامل اطاعت ضروری ہے۔ یعنی صرف حقوق اللہ کی ادائیگی سے اطاعت کے معیار بلند نہیں ہوں گے۔ صرف حقوق العباد کی ادائیگی سے اطاعت کے معیار بلند نہیں ہوں گے۔ صرف ایک مہینے کی عبادت اور قربانی سے اطاعت کے معیار بلند نہیں ہوں گے صرف قرآن کریم کے چند احکامات پر عمل کرنے سے اطاعت کے معیار بلند نہیں ہوں گے۔ صرف اپنی مرضی کے فیصلوں کو قبول کرنے سے نظام جماعت کی اطاعت کے معیار بلند نہیں ہوں گے۔ بلکہ فرمایا تمہارا کُل وجود، تمہاری کُل سوچ، تمہارے تمام جذبات اللہ تعالیٰ کی رضا کی تلاش میں قربانی کرنے کے لئے تیار ہوں گے تو تبھی تمہارے انفرادی طور پر بھی اطاعت کے معیار بلند ہوں گے اور من حیث الجماعت بھی ایک نکھر کر چیز سامنے آئے گی۔

بعض لوگ مثلاً میں نے دیکھا ہے کہ اطاعت کا بڑا دعویٰ کرتے ہیں۔ جب ان کے خلاف جماعت میں یا قضا میں کوئی معاملہ آتا ہے تو کہہ دیتے ہیں کہ نہیں ہم نے یہ فیصلہ ملکی عدالت سے کروانا ہے۔ اور جب ملکی عدالت میں فیصلہ لے جانے کے بعد یہ شک ہو جائے کہ ہمارے خلاف فیصلہ ہونے والا ہے تو پھر دوڑتے ہیں واپس کہ نہیں اب جماعت فیصلہ کر دے۔ تو اُدْخُلُوْا فِي السِّلْمِ کہ فرمانبرداری میں داخل ہو جاؤ کا یہ مطلب بھی ہے کہ اطاعت کامل ہو، نظام جماعت پر اعتماد پورا ہو۔ اگر فیصلہ خلاف بھی ہو تو کامل اطاعت کا نمونہ دکھاؤ۔ یہ نہیں کہ جہاں شریعت سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہو وہاں شرعی طریقے سے اپنے مسائل حل کرواؤ، جہاں ملکی قانون زیادہ فائدہ مند نظر آئے وہاں ملکی قانون سے فائدہ اٹھاؤ۔ پس اللہ تعالیٰ اطاعت کا حکم دینے کے بعد فرماتا ہے کہ شیطان کے پیچھے نہ چلو یہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔ ہر وقت اگر یہ مدّنظر رہے گا کہ مَیں نے اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنی ہے تو شیطان سے خدا تعالیٰ کی پناہ میں رہنے کی کوشش بھی ہوگی۔

رمضان میں مجھے بہت سے خطوط آئے کہ دعا کریں کہ رمضان کی پاک تبدیلیاں ہمارے اندر ہمیشہ قائم رہیں اور شیطان کا غلبہ دوبارہ نہ ہو تو اس کے لئے اگر ہم ایک کوشش سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے ہر چھوٹی سے چھوٹی قربانی اور ہر بڑی سے بڑی قربانی کے لئے بھی تیار رہیں گے تو تبھی شیطان سے بھی دور رہیں گے کیونکہ قربانیوں کی طرف تو شیطان نہیں لے جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کرتے رہیں گے تو یہ تبدیلیاں جو رمضان میں ہم میں پیدا ہوئی ہیں وہ ہمیشہ رہنے والی تبدیلیاں ہوں گی۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ شیطان بڑے عجیب عجیب ذریعوں سے حملے کرتا ہے۔ بعض نیکیوں کی طرف توجہ دلا کر ہی نیکیوں سے روک دیتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ یہ سوچنا چاہئے کہ خدا

ارشاد حضرت امیر المومنین

''انسان کسی جگہ بھی بیٹھا ہوا ہو اگر اسے سلسلے کے اخبارات پہنچتے رہیں تو ایسا ہی ہوتا ہے جیسا پاس بیٹھا ہے خلافت سے مضبوط تعلق کیلئے ہر احمدی کو ایم.ٹی.اے سننے کی ضرورت ہے، اس کی عادت ڈالنی چاہئے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4رمارچ 2016)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

''احمدیوں کا بہت بڑا کام ہے کہ دُنیا کو ہوشیار کریں اور بتائیں کہ اگر اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ دُنیا میں بہت زیادہ تباہ کن آفات لاسکتا ہے اللہ کرے کہ دُنیا کو عقل آئے۔''

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 12رفروری 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ننگل باغبانہ، قادیان

تعالیٰ کی رضا کس میں ہے اور ایک احمدی کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارا ایک نظام ہے اور نظام جماعت سے چمٹ کر ہی نیکیاں، نیکیاں کہلا سکتی ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی گروہ کو خوشخبری دی ہے جو ایک جماعت ہوگا۔ (ترمذی کتاب الایمان باب ماجاء فی افتراق ھذہ الامۃ حدیث 2641) پس جماعت سے منسلک رہنا اور جماعت کی اطاعت کرنا بھی نیکیوں میں بڑھانے کا باعث بنتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا باعث بنتا ہے۔

پس رمضان نے جو اطاعت کا مضمون ہمیں سمجھایا ہے کہ جائز کاموں کے کرنے اور نہ کرنے میں بھی اطاعت کو ملحوظ رکھو تو اجر پاؤ گے اس مضمون کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے اور یہی ہماری عید ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’انسانوں میں سے وہ اعلیٰ درجہ کے انسان ہیں جو خدا کی رضا میں کھوئے جاتے ہیں۔ وہ اپنی جان بیچتے ہیں اور خدا کی مرضی کو مول لیتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر خدا کی رحمت ہے۔ ایسا ہی وہ شخص جو روحانی حالت کے مرتبہ تک پہنچ گیا ہے خدا کی راہ میں فدا ہو جاتا ہے۔ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمام دکھوں سے وہ شخص نجات پاتا ہے جو میری راہ میں اور میری رضا کی راہ میں جان کو بیچ دیتا ہے اور جانفشانی کے ساتھ اپنی اس حالت کا ثبوت دیتا ہے کہ وہ خدا کا ہے اور اپنے تمام وجود کو ایک ایسی چیز سمجھتا ہے جو طاعتِ خالق اور خدمت مخلوق کے لئے بنائی گئی ہے‘‘۔ (اپنے تمام وجود کو یہ سمجھتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لئے اور مخلوق کی خدمت کے لئے بنایا گیا ہے) ’’اور پھر حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق ہیں ایسے ذوق وشوق وحضور دل سے بجالاتا ہے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے محبوب حقیقی کو دیکھ رہا ہے‘‘۔ (یہ ہے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کام کرنا) ’’اور ارادہ اس کا خدائے تعالیٰ کے ارادہ سے ہمرنگ ہو جاتا ہے اور تمام لذت اس کی فرمانبرداری میں ٹھہر جاتی ہے اور تمام اعمال صالحہ نہ مشقّت کی راہ سے بلکہ تلذّذ اور احظاظ کی کشش سے صادر ہونے لگتے ہیں۔‘‘ (اعمال صالحہ جبری نہیں ہوتے بلکہ ان اعمال کو بجالانے کے لئے اس کو ایک لذّت آتی ہے، ایک سرور آتا ہے، ایک مزا آ رہا ہوتا ہے۔ اور ایک حظ اٹھا رہا ہوتا ہے، لطف اٹھا رہا ہوتا ہے اس لئے وہ کرتا ہے اور یہی) وہ نقد بہشت ہے جو روحانی انسان کو ملتا ہے۔‘‘ (یعنی اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت کر کے اور مخلوق کی خدمت کر کے جو سرور ملتا ہے۔ فرمایا یہی جنت ہے جو اس دنیا میں ملتی ہے) ’’اور وہ بہشت جو آئندہ ملے گا وہ درحقیقت اسی کی اظلال و آثار ہیں جس کو دوسرے عالم میں قدرتِ خداوندی جسمانی طور پر متمثّل کر کے دکھلائے گی۔‘‘ (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 385) اگلے جہان میں جو ملے گا وہ اس کے نمونے ہوں گے گو یہ چیز تو نہیں ہوگی لیکن اس کو کس طرح دکھلائے گا؟ اللہ تعالیٰ اس کو اگلے جہان میں ایک مثال کے رنگ میں پیش کر کے دکھائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ حقیقی لذتوں سے فیض پانے والے ہوں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتائی ہیں اور فرمانبرداری کے اعلیٰ نمونے دکھانے والے ہوں۔ اپنے اعمال پر نظر رکھنے والے ہوں اور وہ اعلیٰ اعمال بجالانے والے ہوں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی طرف لے جانے والے ہوں اور اگر ہمارے قدم اس طرف اٹھتے رہے تو یہی ہماری سب سے بڑی کامیابی ہے اور یہی ہمارا ایک مقصد ہے جس کے لئے خدا تعالیٰ نے انسان کو دنیا میں بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سب باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اب ہم دعا کریں گے۔ دعاؤں میں سب سے پہلے تو مَیں آپ کو بھی عید مبارک کہتا ہوں اور تمام دنیا کے احمدیوں کو بھی۔ بہت ساری جگہوں پر احمدیوں نے آج ایسے حالات میں عید منائی ہے جو کھلے طور پر اپنی خوشیوں کا اور عید کا اظہار بھی نہیں کر سکے۔ بعض پابندیاں ان پر لگی رہیں۔ بعض جگہ چھپ کر احمدیوں نے عید کی نماز پڑھی۔ تو اللہ تعالیٰ تمام دنیا کے احمدیوں کے لئے ایسے حالات پیدا کرے کہ وہ آزادی سے اور اپنی مرضی کے مطابق اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق عیدیں منانے والے ہوں۔ بہرحال تمام دنیا کے احمدیوں کو بہت بہت عید مبارک ہو۔ دعاؤں میں اسیران کو یاد رکھیں اللہ تعالیٰ ان کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ شہداء کو یاد رکھیں اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اولادوں کا کفیل ہو۔ ان کو اپنی حفاظت وامان میں رکھے اور بیماروں کو شفا عطا فرمائے۔ مالی قربانی کرنے والے احمدیوں کو اپنی جناب سے بے انتہا نوازے۔ ان کے اموال ونفوس میں برکت عطا فرمائے اور ہر ضرورتمند، ہر بیمار، ہر وہ شخص جو کسی بھی طرح سے مجبور اور لاچار ہے اللہ تعالیٰ خود اس کی مدد ونصرت فرمائے اور اس کی پریشانیاں اور تکلیفیں دُور فرمائے۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 22/اپریل 2016)

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

’’تم خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرو اور اسی کو مقدم کرلو۔‘‘

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 597)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

مقابلہ انعامی مقالہ نویسی

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

بابت سال 2016

ہندوستان بھر کے احمدی احباب مرد وخواتین، طلباء وطالبات کے اندر مقالہ نویسی کی قابلیت کو فروغ دینے کیلئے اور ان کی مخفی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے کیلئے ہر سال نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کی جانب سے انعامی مقالہ نویسی کا مقابلہ کرایا جاتا ہے۔ امسال انعامی مقالہ کے لئے درج ذیل عنوان مقرر کیا گیا ہے۔

عنوان : اللہ تعالیٰ کی ذاتی محبت کس طرح حاصل کی جاسکتی ہے

How to acquire Personal Love of Allah

شرائط مقالہ:

☆ مقالہ کم از کم 5000 الفاظ پر مشتمل ہو۔
(یہ الفاظ مقالہ نگار کے اپنے ہونے چاہئیں۔ حوالہ جات جو Quote ہوتے ہیں وہ اس کے علاوہ ہوں گے)
☆ مقالہ اردو، انگریزی اور ہندی میں سے کسی ایک زبان میں لکھا جاسکتا ہے۔
☆ مقالہ خوش خط اور صفحہ کے 2/3 حصہ میں لکھا گیا ہو۔ کاغذ کی پشت پر لکھا نہ جائے۔
☆ مقالہ میں سرخ روشنائی کا استعمال نہ کیا جائے۔
☆ اس مقالہ میں حصہ لینے کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں ہے۔
☆ مقالہ کے حوالہ جات مستند ومکمل ہوں۔ اخبار کی کٹنگ منسلک کرنا زیادہ بہتر ہے۔
☆ مقالہ نگار کو نظارت تعلیم میں اپنا مقالہ جمع کرنے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔
☆ مقالہ نگار کیلئے ضروری ہوگا کہ پہلے صفحہ پر مقالہ نگار اپنا نام۔ مکمل پتہ، فون نمبر درج کرے۔
☆ مقالہ کے جملہ حقوق نظارت تعلیم کے حق میں محفوظ ہوں گے۔ کسی مقالہ نگار کو از خود مقالہ کی اشاعت کی اجازت نہیں ہوگی۔
☆ مقالہ میں اول، دوم اور سوم آنے والوں کو علی الترتیب -/5000، -/4000، -/3000 روپئے نقد انعام دیا جائے گا۔
☆ مقالہ 31/اکتوبر 2016 تک بذریعہ رجسٹری ڈاک یا دستی نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان میں پہنچ جانا چاہئے۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

کلام الامام

’’کوئی شخص مراتب ترقیات حاصل نہیں کرسکتا جب تک تقویٰ کی باریک راہوں کی پروانہ کرے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 601)

طالب دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندرآباد

MBBS IN BANGLADESH
Session 2016-17
Recognized By BM & DC, MCI, WHO/IMED
Lowest Packages Payable in 6 Easy Installments
Fee Direct Paid to the Collage
Education at Par with India
Good Hostel Facility Separately For Boys & Girls
Good Infrastructure with Own Hospitals
Secure Enviromwnt
ADMISSION AVAILABLE IN WOMEN'S MEDICAL COLLEGES
Lowest package starts from 30,000 USD, INR 20 LAC (Approx)
Including Hostel for 5 Years (As per last year package)
Fee directly to be paid to college
Contact with Certificates & Passport
NEEDS EDUCATION KASHMIR
(An ISO 9001 : 2008 Certified Consultancy)
Qureshi Building Opp.Akhara Building, Budshah Chowk, Sgr-190001, Kmr, Ind
E-Mail : needseducation@outlook.com
(M) : +91-9419001671 / 9596580243

جماعتی رپورٹیں

جلسہ یوم مسیح موعودؑ

✡ جماعت احمدیہ ربیا میں مورخہ 23؍مارچ 2016 کو صدر جماعت ربیا کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن کریم عزیز ایوب خان نے کی۔نظم عزیز فاروق خان نے پڑھی۔ بعدازاں خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے مقصد اور جماعت احمدیہ کے قیام کے موضوع پر تقریر کی۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شفیق الاسلام،معلم سلسلہ ربیا، چورو، راجستھان)

✡ جماعت احمدیہ خیالی ضلع جھنجھنو میں مورخہ 23؍مارچ 2016 کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض وغایت کے موضوع پر تقریر کی۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ (راشد احمد، معلم سلسلہ، خیالی، راجستھان)

✡ جماعت احمدیہ چورو میں مورخہ 23؍مارچ 2016 کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن کریم عزیز توصیف احمد نے کی۔نظم عزیز پرویز غوری نے پڑھی۔ بعدازاں خاکسار نے یوم مسیح موعودؑ کی مناسبت سے تقریر کی۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ (نسیم احمد، چورو، راجستھان)

✡ جماعت احمدیہ عثمان آباد میں مورخہ 23؍مارچ 2016 کو بمقام مسجد بیت الغالب زیر صدارت مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے یوم مسیح موعودؑ کی مناسبت سے تقریر کی۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(عبدالرحیم، مبلغ انچارج، عثمان آباد)

✡ جماعت احمدیہ کریم پور سرکل دھولپور میں مورخہ 23؍مارچ 2016 کو مکرم محمد خان صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن کریم مکرم محمود خان صاحب نے کی اور نظم مکرم حسین خان صاحب نے پڑھی۔ بعدازاں خاکسار نے یوم مسیح موعودؑ کی مناسبت سے تقریر کی۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شان محمد خان، معلم جماعت کریم پور)

✡ جماعت احمدیہ مڈھا دھولپور صوبہ راجستھان میں مورخہ 23؍مارچ 2016 کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن کریم مکرم صبرانی شاہ صاحب نے کی، نظم راجو شاہ نے پڑھی۔ بعدازاں خاکسار اور صبرانی شاہ صاحب نے یوم مسیح موعودؑ کی مناسبت سے تقریر کی۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(بابو خان، معلم سلسلہ، جماعت مڈھا، دھولپور)

اعلان دُعا

❋ مکرم سید سلیم احمد مختار پور صدر جماعت احمدیہ تیماپور صوبہ کرناٹک کو بتاریخ 26؍جنوری 2016 اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹی عطا فرمائی ہے۔ پیدائش کے بعد سے ہی بچی مسلسل بیمار چلی آرہی ہے۔ بچی کی کامل شفایابی کیلئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (محمد جاوید احمد، انسپکٹر اخبار بدر)

اعلان نکاح

❋ خاکسار کے بیٹے عزیزم ڈاکٹر نوید الاسلام B.H.M.S کا نکاح عزیزہ قرۃ العین وقف نو بنت مکرم رفیق احمد صاحب طارق مربی سلسلہ آف راجوری کے ساتھ ایک لاکھ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی تنویر احمد خادم صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ مرکزیہ نے 14؍اپریل 2016 کو مسجد مبارک میں بعد نماز عصر پڑھایا۔ عزیزم ڈاکٹر نوید الاسلام مکرم مولوی عبدالحق فضل صاحب درویش مرحوم کا نواسہ ہے۔رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالمومن مالاباری، کارکن دعوۃ الی اللہ مرکزیہ، قادیان)

❋ محترمہ روبینہ نور صاحبہ بنت مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب آف مونگھیر صوبہ بہار کا نکاح مکرم غلام سرور صاحب ایم بی بی ایس، ایم ایس ابن مکرم غلام مصطفیٰ صاحب آف برہم پور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال کے ساتھ مبلغ تین لاکھ روپے حق مہر پر خاکسار نے مورخہ 9؍اپریل 2016 کو پڑھایا۔روبینہ نور صاحبہ مکرم سعید انور مودھا صاحب آف قادیان کی نواسی ہیں۔رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

(سید فضل باری، مبلغ بھاگلپور، بہار)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
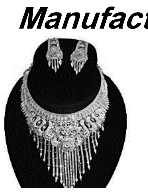
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

خطبہ نکاح اور
حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 25؍دسمبر 2013ء بروز بدھ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ سیدہ سائرہ احمد بنت مکرم سید مبارک شاہ صاحب ناروے کا ہے جو عزیزم خضر احمد وقفِ نو کے ساتھ بیس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے جو توقیر احمد صاحب کے بیٹے ہیں۔

دوسرا نکاح عزیزہ نوید الفتح ڈوگر کا ہے جو سردار فضل عمر ڈوگر صاحب کی بیٹی اور واقفہ نو ہے۔ ان کا نکاح عزیزم مدثر احمد راشد ابن مکرم راشد قمر صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: شادی، بیاہ، نکاح گو بظاہر ایک دُنیاوی تقریب لگتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہر مومن کو اپنے ہر معاملہ میں تقویٰ کا حکم دیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نکاح کے موقعہ پر جن آیات کا انتخاب فرمایا ان میں بھی بار بار تقویٰ کا ذکر ہے۔تقویٰ پیدا ہوگا، خدا تعالیٰ کا خوف ہوگا تو رحمی رشتوں کا بھی خیال رکھو گے۔تقویٰ پیدا ہوگا تو ایک دوسرے سے تمہارے جو عہد و پیمان ہیں انکی بھی پابندی کرو گے۔ تقویٰ پیدا ہوگا تو سچائی پر قائم رہو گے۔تقویٰ پیدا ہوگا تو تمہارے سے نیک اعمال سرزد ہونگے اور ان نیک اعمال کے بجا لانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو بخشے گا۔تقویٰ پیدا ہوگا تو تمہیں اللہ تعالیٰ اس کا بہت بڑا اجر دیگا۔تقویٰ پیدا ہوگا تو تبھی تم کل پر نظر رکھو گے اور اپنے اعمال کو صرف اس دنیا تک ہی محدود نہیں رکھو گے بلکہ یہ سوچ کر ہر عمل کرو گے کہ مرنے کے بعد کی زندگی بھی ہمیں ملنی ہے اور وہاں ہمارے سے سوال جواب ہونگے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر عمل کو جانتا ہے۔ وہ ہر غیب کی بات کو بھی جانتا ہے۔ظاہر کی بات کو بھی جانتا ہے۔ پس رشتے قائم کرتے وقت، شادیاں کرتے وقت، خوشیوں کے موقع پر ان باتوں کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ خوشیوں میں ڈوب کر کہیں ہم اپنے خدا کو یا اس کی خشیت کو بھول نہ جائیں بلکہ ہر وقت یہ چیزیں ہمارے سامنے ہوں تا کہ یہ دنیاوی باتیں بھی ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا موجب بن جائیں۔ پس ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر نئے قائم ہونے والے رشتہ کو بھی اور جو قائم شدہ رشتے ہیں ان کو بھی اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ ان چند الفاظ کے ساتھ اب میں نکاح کا اعلان کروں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پہلا نکاح عزیزہ سائرہ احمد بنت مکرم سید مبارک شاہ صاحب کا ہے۔لڑکی کا جو خاندان ہے یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی نسل میں سے ہے اور یہ بچی مکرم خواجہ امین صاحب کی نواسی ہے جو سیالکوٹ کے تھے۔ بڑا عرصہ وہاں کے امیر رہے ہیں۔ بڑے مخلص اور فدائی احمدی تھے اور لڑکی کے پڑ دادا حضرت عبد الرحیم صاحب تھے۔ اسی طرح لڑکے کا خاندان بھی ہے۔ان کے پڑدادا شیخ عبدالحق صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ بہرحال یہ دونوں خاندان پرانے احمدی خاندانوں میں سے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا، آپ کی بیعت کی، آپ کے اقوال سنے، آپ کی مجلسوں سے فیض پایا اور اگلی نسلوں میں یقیناً تربیت کے ذریعہ سے بھی اور دعاؤں کے ذریعہ سے بھی احمدیت کو جاری رکھنے کی کوشش فرمائی۔ پس یہ قائم ہونے والے رشتے اس لحاظ سے بھی اپنے آپ کو، اپنی ذمہ داری کو سمجھیں کہ وہ وراثت جو انہوں نے اپنے بزرگوں سے پائی ہے اس کو انہوں نے آگے بھی چلانا ہے۔اور وہ اسی صورت میں چل سکتی ہے جب وہ خود بھی نیکیوں پر قائم ہوں گے جیسا کہ میں نے کہا اور اپنی نسلوں کو بھی اس پر قائم رکھنے کی کوشش کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرا نکاح نوید الفتح ڈوگر کا ہے جو سردار فضل عمر ڈوگر کی بیٹی ہیں۔ یہ واقفہ نو بچی ہے اور ان واقفات نو بچیوں میں شامل ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی Active واقفات ہیں۔ جماعت کا کام کرنے والی اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والی ہیں۔ اسی طرح ان کے والد بھی مختلف رنگ میں سلسلہ کی، انصار اللہ میں بھی اور جو انجینئرنگ ایسوسی ایشن ہے اس کے تحت افریقہ میں جا کے خدمت انجام دے رہے ہیں اور لڑکا عزیزم مدثر احمد راشد کے خاندان میں حضرت قاضی زین العابدین صاحب کانپور والے تھے، یہ ان کی نسل میں سے ہیں اور ان کے ہاں جماعت کیلئے جان دینے والے، والدہ کی طرف سے مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب شہید تھے۔ آپ حیدرآباد کے امیر بھی رہ چکے ہیں۔ بہرحال ان لوگوں نے جماعت کی خاطر قربانیاں دیں۔ اس بات کو ہمیشہ ہمیں مدنظر رکھنا چاہئے کہ ان قربانی کرنے والے بزرگوں کی نسل یا ان کا جو تعلق ہے اس کو آگے بھی انشااللہ تعالیٰ نبھانا ہے اور ہمیشہ خلافت اور جماعت سے وفا کا تعلق بھی رکھنا ہے۔خدا تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔

دونوں نکاحوں کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ،
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم مارچ 2016 کونماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن سے متصل محمود ہال میں تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم دلدار احمد ہاشمی صاحب

(ابن مکرم مختار احمد ہاشم صاحب،لندن)

26رفروری کو بعارضہ کینسر 69سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔ آپ کو تقریباً 42سال صدر انجمن احمدیہ کے مختلف دفاتر میں خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔آپ 2008ء سے یوکے میں اپنے بیٹے کے پاس مقیم تھے۔بہت نیک، شریف النفس، ملنسار اور مخلص انسان تھے۔نماز باجماعت ہمیشہ التزام کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔ خلافت کے ساتھ بہت محبت ،اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1)مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ(یو.ایس.اے)

اہلیہ محترم مولانا امام الدین صاحب مرحوم مبلغ انڈونیشیا

28رجنوری 2016 کو 93سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اناللہ واناالیہ راجعون۔آپ حضرت مولانا ابو البشارت عبد الغفور صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔آپ کے میاں محترم مولانا امام الدین صاحب دوسری جنگ عظیم کے دوران حضرت مصلح موعودؓ کی خواہش پر قادیان سے ایک فوجی بحری جہاز میں ملازمت اختیار کر کے سنگاپور گئے اور وہاں سے انڈونیشیا آگئے۔آپ نے انڈونیشیا میں لمبا عرصہ مبلغ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 1992 کے جلسہ UK پر احمدی خواتین کی قربانیوں میں مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ کا یوں ذکر فرمایا کہ انہوں نے لمبا عرصہ دین کی خاطر اپنے شوہر سے دُوری میں گذارا۔اپنے شوہر سے کبھی کوئی فکر کی بات نہیں کی کہ وہ پردیس میں بے فکر ہوکر اپنا تبلیغ کا کام کرسکیں اور خود محنت کر کے بچوں کی پرورش کی اور بچوں کوکسی قسم کا احساس کمتری نہ ہونے دیا۔آپ کئی سال اپنے محلّہ دار الصدر جنوبی (حلقہ کوارٹر تحریک جدید) میں صدر لجنہ کے طور پر خدمت بجا لاتی رہیں۔ بہت غریب پرور اور ہمدرد خاتون تھیں۔ آپ کو قرآن کریم سے عشق تھا۔بے شمار بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔خلافت سے بے پناہ محبت تھی اور اولاد کو بھی خلافت سے قریبی تعلق رکھنے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(2)مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ

(اہلیہ مکرم محمد سعید صاحب، پیرمحل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ)

23رجنوری 2016 کو 75 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اناللہ واناالیہ راجعون۔آپ محترم شیخ قدرت اللہ صاحب مرحوم کی بیٹی اور قادیان کے مشہور تاجر مکرم شیخ محمد اکرام صاحب مرحوم کی نواسی تھیں۔آپ بہت عبادت گزار، بااخلاق، ملنسار، مہمان نواز اور خلافت سے گہری وابستگی رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔آپ کو اپنے شوہر کے ساتھ کئی سال لگاتار جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت کی توفیق ملی اور واپس جاکر اپنے افراد خانہ کو حضور انور سے ملاقات اور جلسہ کے واقعات بہت عقیدت اور محبت سے سنایا کرتی تھیں۔آپ نے پیرمحل میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔اپنے گھر ہونے والی دعوت الی اللہ کی مجالس میں مہمانوں کی تواضع بڑی خوش دلی سے کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور چار بیٹے اور متعدد نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

(3)مکرم شیخ زاہد محمود صاحب(آف جرمنی)

25ردسمبر 2015 کو 69سال کی عمر میں جرمنی میں وفات پاگئے۔اناللہ واناالیہ راجعون۔آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت شیخ رحمت اللہ صاحبؓ کے پوتے اور حضرت شیخ کریم اللہ صاحبؓ کے نواسے تھے۔آپ کو دین سے رغبت اور خلفائے احمدیت سے محبت وعقیدت کا تعلق تھا۔کراچی میں بینک میں بطور سینئر اکاؤنٹس آفیسر نہایت ایمانداری کے ساتھ کام کیا اور بہترین اخلاق کی وجہ سے لوگوں میں نیک شہرت رکھتے تھے۔ بعد میں جرمنی منتقل ہوگئے اور وہاں بھی تادمِ وفات مختلف جماعتی خدمات کی توفیق پائی۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا کئی بار مطالعہ کیا اور ان تعلیمات پر عمل کی بھی کوشش کرتے تھے۔آپ غریب پرور اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے نیک انسان تھے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔آپ مکرم حسان محمود صاحب مربی سلسلہ کے والد تھے۔آپ کے باقی بیٹے بھی جماعتی خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(4)مکرم محمد اقبال منہاس صاحب

(سابق صدر حلقہ ماڈل کالونی کراچی، پاکستان)

16رفروری 2016 کو 88سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اناللہ واناالیہ راجعون۔آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے والد محترم چوہدری محمد فاضل منہاس صاحب مرحوم کے ذریعہ آئی۔آپ جرنل اختر حسین ملک صاحب مرحوم کے ہم زلف تھے۔ 1947 میں تقسیم ہند کے بعد مرکز قادیان کی حفاظت کی خاطر جانے والے وفد میں شامل تھے۔آپ کو 35سال حلقہ ماڈل ٹاؤن کراچی کے صدر جماعت کی حیثیت سے فعال خدمت کی توفیق ملی۔ علاوہ ازیں آپ جماعت کراچی کے سیکرٹری ضیافت اور زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ ماڈل کالونی کی حیثیت سے بھی خدمت بجالاتے رہے۔آپ نہایت چاق وچوبند مضبوط جسم کے مالک اور پروقار شخصیت کے حامل تھے۔سب کو اپنا گرویدہ بنالیتے تھے۔ نہایت مہمان نواز، خوش اخلاق، ہرایک کے ہمدرد، غریب پرور، دلیر، جماعتی کتب اور رسائل کا باقاعدگی سے مطالعہ کرنے والے، دعا گو، نیک اور مخلص انسان تھے۔آپ ایک پرجوش داعی الی اللہ تھے۔تبلیغ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔آپ کے گھر پر مجالس سوال وجواب بھی منعقد ہوتی رہیں۔زیر تبلیغ افراد کو ربوہ جلسہ سالانہ پر بھی لے کر جاتے اور ان کی خدمت کرتے تھے۔مربیان کا بہت احترام کرتے تھے۔خلافت سے نہایت عقیدت اور عشق کا تعلق تھا۔کمزور صحت کے باوجود حضور انور کے تمام خطبات باقاعدگی سے سنتے تھے۔پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5)مکرم عصام بشناق صاحب(آف اردن)

31رجنوری 2016 کو اچانک گردے فیل ہونے کی وجہ سے 72سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اناللہ واناالیہ راجعون۔مرحوم 2013 میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے تھے۔آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔خلافت کے شیدائی تھے اور جماعت کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کرتے تھے۔

(6)مکرم چوہدری بہاء الحق صاحب

(آف بشیر آباد سندھ،حال جرمنی)

گزشتہ دنوں وفات پاگئے۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔ مرحوم لمبا عرصہ فریڈبرگ جماعت سے منسلک تھے۔ نمازوں کے پابند اور جماعتی اجلاسات میں شامل ہوتے تھے، آپ خوش مزاج ، نیک اور ہر دلعزیز انسان تھے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین

......☆......☆......☆......

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔کاجل۔حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

سٹڈی ابراڈ

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad

- Certified Agent of the British High Commission
- Trusted Partner of Ireland High Commission
- Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements
- NAFSA Member Association , USA.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

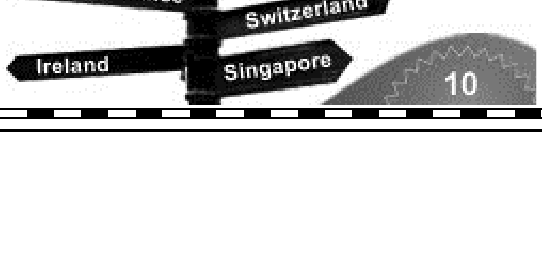

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7818: میں مختار احمد وانی ولد مکرم حبیبُ اللہ وانی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 51 سال پیدائشی احمدی، ساکن آسنور، کولگام صوبہ کشمیر، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم راپریل 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت سالانہ -/1,00,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: داؤد احمد ڈار　　العبد: مختار احمد وانی　　گواہ: محمد شبیر، انسپکٹر بیت المال

مسل نمبر 7819: میں لطفہ خاتون زوجہ مکرم نعمت علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری، ساکن tengnamari، وارڈ نمبر 4، ڈاکخانہ abhyapuri ضلع بونگائی گاؤں صوبہ آسام، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 رمارچ 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نعمت علی　　الامۃ: لطفہ خاتون　　گواہ: فیضان احمد

مسل نمبر 7820: میں مومیر النساء زوجہ مکرم شُنام الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال تاریخ بیعت 1995، ساکن کاہی باری، کرتان پارا، بونگائی گاؤں، آسام، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9 رمارچ 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ کل زیورات 10 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شُنام الدین　　الامۃ: مومیر النساء　　گواہ: فیضان احمد

مسل نمبر 7821: میں طیب احمد ولد مکرم گربونزالا صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 55 سال تاریخ بیعت 1991، ساکن arithang ڈاکخانہ گینگ ٹوک ضلع گینگ ٹوک صوبہ سکّم، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 رفروری 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اکرم خان　　العبد: طیب احمد　　گواہ: ساران صوبّا

مسل نمبر 7822: میں رحیمہ خاتون زوجہ مکرم عبد الواحد ملّا صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال تاریخ بیعت 2002، ساکن سیدھا باری، باہاٹی، ضلع گوال پارا، صوبہ آسام، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 رمارچ 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 3 گرام زیور طلائی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد الواحد ملّا　　الامۃ: رحیمہ خاتون　　گواہ: افضل الرحمٰن

مسل نمبر 7823: میں انورہ بیگم زوجہ مکرم عبد الواحد ملّا صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال تاریخ بیعت 2002، ساکن سیدھا باری، باہاٹی، ضلع گوال پارا، صوبہ آسام، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 رمارچ 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 6 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد الواحد ملّا　　الامۃ: انورہ بیگم　　گواہ: افضل الرحمٰن

مسل نمبر 7824: میں روبیہ خاتون زوجہ مکرم عبد العزیز صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن chapadug ڈاکخانہ chaul hati ضلع جل پائی گوڑی، صوبہ ویسٹ بنگال، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 رفروری 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1.50 تولہ، زیور نقرئی: 5 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد العزیز　　الامۃ: روبیہ خاتون　　گواہ: عبد الرحمٰن

مسل نمبر 7825: میں پھول مالا خاتون زوجہ مکرم اسحٰق علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن کاہی باری، ڈاکخانہ کرتن پارا، ضلع بونگائی گاؤں، صوبہ آسام، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 رمارچ 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیورات 3 گرام سونا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اسحٰق علی　　الامۃ: پھول مالا خاتون　　گواہ: افضل الرحمٰن

مسل نمبر 7826: میں قدر علی ولد مکرم سکّم علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 42 سال پیدائشی احمدی، ساکن نزاربیٹا بونگائی گاؤں صوبہ آسام، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 رمارچ 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 4 بیگھہ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3993 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد الاوّل ملّا　　العبد: قدر علی　　گواہ: بشارت احمد کریم

مسل نمبر 7827: میں ساران سوبّا ولد مکرم بجریمان سوبّا صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 26 سال تاریخ بیعت 2009، ساکن ڈیولپ منٹ ایریا گینگ ٹوک صوبہ سکّم، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 رفروری 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/12,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اکرم خان　　العبد: ساران سوبّا　　گواہ: بشارت احمد

مسل نمبر 7828: میں سائرہ بی بی زوجہ مکرم امام الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال تاریخ بیعت 1998، موجودہ پتہ: ساکن احمد آباد مشن، الامان سوسائٹی، مسرور منزل، نارول، صوبہ گجرات، مستقل پتہ: basedi ڈاکخانہ barai ضلع دھولپور صوبہ راجستھان، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 28/مارچ 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد سکندر محسن باجوہ   الامۃ: سائرہ بی بی   گواہ: صورت جمال

مسل نمبر 7829: میں شیخ نصیر ولد مکرم شیخ اعظم صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دار الانوار، ڈاکخانہ قادیان، ضلع گورداسپور، صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 4/اپریل 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد   العبد: شیخ نصیر   گواہ: محمد ایاز عالم

مسل نمبر 7830: میں زینت بیگم .ایم زوجہ مکرم ٹی کے سلیم صاحب، قوم احمدی مسلمان عمر 43 سال پیدائشی احمدی، ساکن احمدیہ جماعت کالکولم، میلاپورم، صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 9/جولائی 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 104 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم۔ پی۔ نجیب   الامۃ: زینت بیگم .ایم   گواہ: ٹی. کے. امیر علی

مسل نمبر 7831: میں نفیسہ اختر زوجہ مکرم انیس احمد امروہی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلّہ بساون گنج، ڈاکخانہ امروہہ، صوبہ یوپی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31/مارچ 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ طلائی زیور: ایک عدد سیٹ 1 تولہ، ایک جوڑی کان کے جھمکے، دو عدد انگوٹھی آدھا تولہ، حق مہر: -/66,666 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فواد احمد امروہی   الامۃ: نفیسہ اختر   گواہ: نجم الانصاری

مسل نمبر 7832: میں رفیق احمد ولد مکرم مشتاق احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان عمر 57 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلّہ بساون گنج، ڈاکخانہ امرہہ، صوبہ یوپی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31/مارچ 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان 35 گز قیمت تقریباً دس لاکھ روپیہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد خالد   العبد: رفیق احمد   گواہ: نجم الانصاری

مسل نمبر 7833: میں نکہت پروین زوجہ مکرم مہتاب احمد امروہی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی، ساکن کاہلواں، قادیان، بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 29/مارچ 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/25,000 روپے بذمہ خاوند، زیور: کانٹے ایک جوڑا اڈھائی گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مہتاب احمد امروہی   الامۃ: نکہت پروین   گواہ: سرور احمد

مسل نمبر 7834: میں صابر احمد ولد مکرم عبد الغنی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیلرنگ عمر 40 سال تاریخ بیعت 1990، ساکن حلقہ ننگل، ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور، صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 2/دسمبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ٹیلرنگ ماہوار -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد   العبد: صابر احمد   گواہ: ایاز عالم

مسل نمبر 7835: میں طارق بشیر خادم ولد مکرم مولوی نصیر احمد خادم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: جماعت احمدیہ پونا، مہاراشٹر، مستقل پتہ: چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر، صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 26/مارچ 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/25,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نصیر احمد خادم   العبد: طارق بشیر خادم   گواہ: کے ناصر احمد

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

ترجمہ : مرد عورتوں پر نگران ہیں اس فضیلت کی وجہ سے جو اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر بخشی ہے۔ اور اس وجہ سے بھی کہ وہ اپنے اموال ان پر خرچ کرتے ہیں۔

(6) اسلام کا عورت پر ایک بڑا احسان یہ ہے کہ جہاں اس نے لڑکی کی شادی کے لئے اس کے ولی کی رضامندی کو ضروری قرار دیا ہے وہاں لڑکی کی رضامندی کو بھی لازمی ٹھہرایا ہے۔ یہ دونوں احکام لڑکی کو نقصان سے بچانے کیلئے اور اس کی حفاظت کی خاطر ہیں۔ ان احکامات کے مطابق کوئی باپ اپنی بیٹی کی شادی اپنی مرضی سے اس کی رضامندی کے بغیر جہاں چاہے وہاں نہیں کرسکتا گویا شادی کے معاملہ میں باپ لڑکی پر جبر نہیں کرسکتا۔ اور لڑکی بھی ولی کی رضامندی کے بغیر اپنی مرضی سے جہاں چاہے شادی نہیں کرسکتی۔ اگر غور کیا جائے تو اسلام کی یہ کتنی حسین تعلیم ہے۔ کمال دانائی کے ساتھ اسلام نے عورتوں کے حقوق کی حفاظت کی ہے۔ سبحان اللہ۔

جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

شریعت کا یہ حکم ہے کہ کوئی لڑکی اپنے ماں باپ کی اجازت کے بغیر شادی نہیں کرسکتی۔ یہ حکم ایسا ہے جو اپنے اندر بہت بڑے فوائد رکھتا ہے۔ یورپ میں ہزاروں مثالیں ایسی پائی جاتی ہیں کہ بعض لوگ دھوکے باز اور فریبی تھے مگر اس وجہ سے کہ وہ خوش وضع نوجوان تھے، اُنہوں نے بڑے بڑے گھرانوں کی لڑکیوں سے شادیاں کر لیں اور بعد میں کئی قسم کی خرابیاں پیدا ہوئیں ......شریعت کا اس سے یہ منشا نہیں کہ عورتوں پر ظلم ہو یا ان کی کوئی حق تلفی ہو بلکہ شریعت کا اس امتیاز سے یہ منشا ہے کہ جن باتوں میں عورتوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے ان میں عورتوں کو نقصان سے محفوظ رکھا جائے۔ اسی وجہ سے جن باتوں میں عورتوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا ان میں ان کا حق خدا تعالیٰ نے خود ہی انہیں دے دیا ہے۔ پس قرآن کریم نے جو کچھ کہا ہے وہ اپنے اندر بہت بڑی حکمتیں اور مصالح رکھتا ہے۔ اگر دُنیا ان کے خلاف عمل کر رہی ہے تو وہ کئی قسم کے نقصانات بھی برداشت کر رہی ہے جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ اسلام کے خلاف عمل پیرا ہونا کبھی نیک نتائج کا حامل نہیں ہوسکتا۔

(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 513)

(7) اسلام کا ایک بڑا احسان بیویوں پر یہ ہے کہ اس نے جہاں مرد کو طلاق کا حق دیا وہاں عورت کو خلع کا حق عطا فرمایا۔ اور خلع کی صورت میں بھی اسلام نے عورت کے حقوق کا پورا پورا خیال رکھا ہے۔

(8) اسلام کا بیویوں پر ایک اور احسان یہ ہے کہ اس نے شوہر کی جائیداد میں بیوی کا بھی حصہ رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ (نساء آیت:13)

ترجمہ: اور ان کا (یعنی تمہاری بیویوں کا) چوتھا حصہ ہوگا اس مال میں سے جو تم چھوڑ جاؤ اگر تمہاری کوئی اولاد نہ ہو۔ لیکن اگر تمہاری اولاد ہو تو اس صورت میں ان کا (یعنی تمہاری بیویوں کا) آٹھواں حصہ ہوگا اس مال میں سے جو تم چھوڑ جاؤ۔ یہ حصے وصیت اور تمہارے قرض کی ادائیگی کے بعد ادا ہوں گے۔

(9) اسلام نے طلاق کی صورت میں مردوں کو بیویوں سے حسن سلوک کی اور انہیں فائدہ پہنچانے کی سخت تاکید فرمائی ہے اور ان پر کسی بھی قسم کی ظلم و زیادتی سے منع فرمایا ہے۔ اس کا کسی قدر ذکر ہم گزشتہ شمارہ میں کر چکے ہیں۔

(10) زمانہ جاہلیت میں عربوں میں ''ایلاء'' اور ''ظہار'' دو ایسی رسمیں تھیں جن کے ذریعہ خاوند اپنی بیوی کو کالمعلقہ چھوڑ دیتا یعنی نہ تو اسے طلاق دیتا اور نہ اس کے حقوق ادا کرتا۔ ایلاء کا ذکر سورہ بقرہ کی آیت نمبر 227 میں آتا ہے جبکہ ظہار کا ذکر سورۃ المجادلہ کی آیت نمبر 3 اور 4 میں آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زمانہ جاہلیت کی ایسی رسموں کے ذریعہ سے عورتوں کو کالمعلقہ چھوڑنے سے منع فرمایا اور ایسی گندی رسموں کا خاتمہ فرمایا۔ پس اسلام کا بیویوں پر یہ بھی ایک احسان ہے کہ اس نے بیویوں پر ظلم و زیادتی کے تمام راستوں کو بند کر دیا۔

(11) اسلام نے نیک اعمال کے نتیجہ میں بلند مرتبہ کے حصول اور اعلیٰ مقام کے پانے کے لحاظ سے مرد اور عورت میں کوئی امتیاز نہیں کیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ (الحجرات آیت 14) کہ تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے۔ یہ اسلام کا خاص امتیاز ہے کہ اس نے مومن مردوں کی مثال فرعون کی بیوی آسیہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ مریم سے دی ہے۔

(التحریم 12،13)

ذیل میں ہم بیویوں سے حسن سلوک کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ ارشادات پیش کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

☆ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي (مشکوٰۃ باب عشرۃ النساء)

یعنی تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل و عیال سے حسن سلوک میں بہتر ہے اور میں تم سب میں اپنے اہل سے حسن سلوک کے لحاظ سے سب سے بہتر ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عَمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دُنیا تو سامانِ زیست ہے۔ اور ایک مرد کے لئے سب سے بہتر سامان زیست نیک اور صالحہ بیوی ہے۔

(ابن ماجہ ابواب النکاح باب افضل النساء)

☆ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ اور تم میں سے خُلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی بیویوں سے بہترین اور مثالی سلوک کرتا ہے۔ (ترمذی کتاب النکاح باب حق المرأۃ علیٰ زوجھا)

☆ بیویاں بھی خاوندوں کے برابر اجر و ثواب کی مستحق ہوں گی اگر وہ ایمانداری اور وفاشعاری کے ساتھ گھروں کی نگرانی کریں اور بچوں کی نیک تربیت کریں۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ :

ایک دفعہ اسماء بنت یزید انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عورتوں کی نمائندہ بن کر آئیں اور عرض کیا حضور میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔ مَیں عورتوں کی طرف سے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مَردوں اور عورتوں سب کی طرف مبعوث فرمایا ہے۔ ہم عورتیں گھروں میں بند ہو کر رہ گئی ہیں اور مردوں کو یہ فضیلت اور موقعہ حاصل ہے کہ وہ نماز باجماعت، جمعہ اور دوسرے مواقع اجتماع میں شامل ہوتے ہیں، نماز جنازہ پڑھتے ہیں، حج کے بعد حج کرتے ہیں اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور جب آپ میں سے کوئی حج، عُمرہ یا جہاد کی غرض سے جاتا ہے تو ہم عورتیں آپ کی اولاد اور آپ کے اموال کی حفاظت کرتی ہیں اور سُوت کات کر آپ کے کپڑے بُنتی ہیں، آپ کے بچوں کی دیکھ بھال اور اُنکی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہیں۔ کیا مردوں کے ساتھ ہم ثواب میں برابر کی شریک ہوسکتی ہیں؟ جبکہ مرد اپنا فرض ادا کرتے ہیں اور ہم اپنی ذمہ داری نبھاتی ہیں۔ حضوؐر اسماء کی یہ باتیں سُن کر صحابہؓ کی طرف مُڑے اور انہیں مخاطب کر کے فرمایا کہ اس عورت سے زیادہ عمدگی کے ساتھ کوئی عورت اپنے مسئلہ اور کیس کو پیش کرسکتی ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا حضور ہمیں تو گمان بھی نہیں تھا کہ کوئی عورت اتنی عمدگی کے ساتھ اور اتنے اچھے پیرایہ میں اپنا مقدمہ پیش کرسکتی ہے۔ پھر آپؐ اسماءؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے خاتونِ (محترم) اچھی طرح سمجھ لو اور جنکی تم نمائندہ بن کر آئی ہو اُن کو جا کر بتادو کہ خاوند کے گھر کی عمدگی کے ساتھ دیکھ بھال کرنے والی اور اُسے اچھی طرح سنبھالنے والی عورت کو وہی ثواب اور اجر ملے گا جو اس کے خاوند کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے پر ملتا ہے۔

(اُسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جلد ۵ صفحہ ۳۹۹ الاستیعاب فی مَعْرفۃ الاصحاب جلد ۲ صفحہ ۷۲۶)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کی بھلائی اور خیر خواہی کا خیال رکھو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے یعنی اس میں پسلی کی طرح طبعی ٹیڑھا پن ہے، پسلی کے اوپر کے حصّہ میں زیادہ کجی ہوتی ہے اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے۔ اگر تم اسے اس کے حال پر ہی رہنے دو گے تو اس کا جو فائدہ ہے وہ تمہیں حاصل ہوتا رہے گا۔ پس عورتوں سے نرمی کا سلوک کرو اور اس بارہ میں میری نصیحت مانو۔ (بخاری کتاب الانبیاء باب خلق آدم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو اپنی مومنہ بیوی سے نفرت اور بُغض نہیں رکھنا چاہئے اگر اس کی ایک بات اُسے ناپسند ہے تو دوسری بات پسندیدہ ہوسکتی ہے۔ (یعنی اگر اس کی کچھ باتیں ناپسندیدہ ہیں تو کچھ اچھی بھی ہوں گی۔ ہمیشہ اچھی باتوں پر تمہاری نظر رہنی چاہئے)

(مسلم کتاب النکاح باب الوصیۃ بالنساء)

حضرت معاویہ بن حیدہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ اے اللہ کے رسول! بیوی کا حق خاوند پر کیا ہے ؟ آپؐ نے فرمایا جو تُو کھاتا ہے اس کو بھی کِھلا، جو تُو پہنتا ہے اس کو بھی پہنا۔ اس کے چہرے پر نہ مار اور نہ اس کو بدصورت بنا اگر تجھے اس سے الگ رہنا پڑے تو گھر میں ہی ایسا کر یعنی گھر سے اُسے نہ نکال۔ (ابوداؤد کتاب النکاح باب فی حق المراۃ علیٰ زوجھا)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک کنواری لڑکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے پاس آئی اور بیان کیا کہ اس کے والد نے اُس کی شادی کی ہے اور یہ شادی اُسے ناپسند ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے اُسے اختیار دیا کہ وہ چاہے تو اس نکاح کو قائم رکھے اور اگر چاہے تو اسے ردّ کر دے۔

(ابوداؤد باب فی البکر یزوجھا ابوھا)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : ''میرے نزدیک وہ شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابلہ میں کھڑا ہوتا ہے۔'' (ملفوظات جلد 2 صفحہ 387)

ایک اور موقعہ پر آپؑ نے فرمایا :

''فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا اور یہ درحقیقت ہم پر اتمام نعمت ہے۔ اس کا شکر یہ ہے کہ عورتوں سے لُطف اور نرمی کا برتاؤ کریں۔'' (سیرت حضرت مسیح موعودؑ از یعقوب علی عرفانیؓ صفحہ 400)

پس یہ محض نمونہ کے طور پر ہم نے بیویوں سے اسلام کے حسن سلوک کی نہایت اعلیٰ اور خوبصورت تعلیم کا کچھ تذکرہ کیا ہے۔ اور ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ کوئی دوسرا اپنے مذہب کی کتاب سے ایسی اعلیٰ تعلیم نکال کر نہیں دکھا سکتا۔ مسلمانوں کے غلط طرز عمل کو پیش کر کے یہ کہنا کہ اسلام نے عورتوں کو برابری کے حقوق نہیں دیئے سراسر ظلم اور ناانصافی ہے۔ (منصور احمد مسرور)

رمضان المبارک کے ساتھ تحریک جدید کی گہری مناسبت

بانی تحریک جدید سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ماہ رمضان المبارک کے ساتھ تحریک جدید کی گہری مناسبتوں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں :

’’اگر تم رمضان سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو تحریک جدید پر عمل کرو اور اگر تحریک جدید کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو روزوں سے صحیح فائدہ اُٹھاؤ۔ تحریک جدید یہی ہے کہ سادہ زندگی بسر کرو اور محنت اور مشقت اور قربانی کا اپنے آپ کو عادی بناؤ۔ یہی سبق رمضان تمہیں سکھانے کیلئے آتا ہے۔ پس جس غرض کے لئے رمضان آیا ہے اس غرض کے حاصل کرنے کیلئے جدوجہد کرو .... ہر شخص کو کوشش کرنی چاہئے کہ اس کا رمضان تحریک جدید والا ہو اور تحریک جدید رمضان والی ہو۔ رمضان ہمارے نفس کو مارنے والا ہو اور تحریک جدید ہماری روح کو تازگی بخشنے والی ہو۔ پس جب میں نے کہا کہ رمضان سے فائدہ اُٹھاؤ تو دراصل میں نے تمہیں سمجھایا ہے کہ تم تحریک جدید کے اغراض و مقاصد کو رمضان کی روشنی میں سمجھو۔ اور جب میں نے کہا ہے کہ تحریک جدید کی طرف توجہ کرو تو دوسرے لفظوں میں مَیں نے تمہیں یہ کہا ہے کہ تم ہر حالت میں رمضان کی کیفیت اپنے اُوپر وارد رکھو اور صحیح قربانی اور مسلسل قربانی کی اپنے اندر عادت ڈالو۔ جو رمضان بغیر سچی قربانی کے گزر جاتا ہے وہ رمضان نہیں اور جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریک جدید نہیں۔‘‘ (خطبہ جمعہ 4؍نومبر 1938)

اسی ضمن میں 11؍نومبر 1938ء کے خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور رضی اللہ عنہ نے جماعت کو تحریک جدید کے چندہ دہندگان کیلئے بطور خاص دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

’’رمضان کا جو آخری عشرہ آنے والا ہے اس کو تحریک جدید کے متعلق سابق قربانیوں کیلئے شکریہ اور آئندہ کے لئے طاقت کے حصول کیلئے خرچ کرو۔ جن کو گزشتہ سالوں میں قربانی کی توفیق ملی ہے وہ اس کیلئے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں اور ہر ایک دعا کرنے والا اللہ تعالیٰ سے ہر قربانی کرنے والے کے لئے دعا کرے کہ اُس نے شوکت دین اور مضبوطی سلسلہ کیلئے جو قربانی کی ہے اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس پر اپنے فضل اور رحمتیں نازل کرے۔ اور اس کے لئے اپنی محبت اور برکات کا نزول فرمائے۔ اسی محبت اور اخلاص کے مطابق جس کے ساتھ اس نے خدا کی راہ میں قربانی کی تھی۔ آمین۔‘‘

(الفضل 15؍نومبر 1938ء صفحہ نمبر 4)

روزنامہ الفضل قادیان 29؍نومبر 1938 میں شائع شدہ اعلان کے مطابق مخلصین جماعت کا شروع سے ہی یہ تعامل رہا ہے کہ وہ ہمیشہ ماہ رمضان کے وسط تک اپنے وعدہ جات چندہ تحریک جدید کی صد فیصد ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات کو جذب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس اب جبکہ ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ایک بار پھر بے شمار آسمانی رحمتوں اور برکتوں کے حامل اس ماہ مقدس میں قدم رکھنے والے ہیں، جملہ معاونین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ وہ اپنی شاندار جماعتی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے 20؍رمضان المبارک یعنی 27؍جون تک اپنے واجبات کی مکمل ادائیگی کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقبول دعاؤں سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جملہ ضلعی و مقامی امراء کرام، صدران و سیکرٹریان تحریک جدید اور مبلغ انچارج صاحبان سے بھی گزارش کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی اپنی اپنی جماعتوں کے صد فیصد ادائیگی کنندگان کی فہرستیں 27؍جون سے پہلے پہلے بذریعہ ڈاک اور 3؍جولائی تک بذریعہ فیکس یا ای میل وکالت مال تحریک جدید قادیان کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ تا تمام جماعتوں کی یکجائی فہرست 29؍رمضان کی اجتماعی دعا کیلئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی جاسکے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

رمضان کی برکتوں میں وقف جدید اور وقف جدید کی برکتوں میں رمضان کی برکتیں

یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ایک بار پھر ہم بے شمار آسمانی رحمتوں اور برکتوں کے حامل رمضان المبارک کے مقدس مہینہ میں داخل ہونے والے ہیں۔ الحمدللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1998ء میں وقف جدید کے سال نو کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

’’اب رمضان کا مہینہ ہے اور یہ مضمون جو دراصل تو وقف جدید کے لئے شروع کیا گیا تھا، میں اس کو رمضان کے ساتھ ملانا چاہتا ہوں تا کہ رمضان کی برکتوں میں وقف جدید اور وقف جدید کی برکتوں میں رمضان کی برکتیں شامل ہو جائیں۔ نیز آپ نے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کیلئے بشارت دیتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ’ہر صبح دو فرشتے اُترتے ہیں۔ اُن میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اُسکے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے اے اللہ روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاکت دے اور اُس کا مال و متاع برباد کر‘ اسمیں سے جو پہلا حصہ ہے وہ تو ظاہر و باہر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو خرچ کرنے والے ہیں خصوصیت سے رمضان مبارک میں، اُنکے لئے فرشتے دُعائیں کرتے ہیں اور اُنکے نقش قدم پر چلنے والوں کے لئے بھی دُعائیں کرتے ہیں۔ پس آپ اپنی نیکیوں میں اپنے بچوں کو بھی شریک کریں، اپنے گردوپیش، اپنے ماحول کو بھی شریک کریں تا کہ یہ نیکیوں کا مضمون پھولنے لگے اور تمام دنیا پہ محیط ہو جائے۔ یہ ایک ایسا فعل ہے جو اللہ تعالی کی طرف سے چلائی جانے والی ہواؤں کے رُخ پر ہوگا۔ فرشتے دعائیں کریں گے اور آپ آگے قدم بڑھائیں گے۔ تو بہت تیزی کے ساتھ اللہ تعالی اپنے فضلوں سے خدا کی راہ میں خرچ کرنیوالوں کے اموال میں برکت دے گا اور اس برکت کے نمونے ہم دیکھ رہے ہیں۔ تمام دنیا میں ایسے خرچ کرنے والوں کو خدا تعالی مزید عطا فرما رہا ہے اور ان جیسے اور پیدا کر رہا ہے جن کے نتیجے میں احمدیت کے بڑھتے ہوئے بوجھ بآسانی اٹھائے جا رہے ہیں۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ 2 جنوری 1998ء بمقام مسجد فضل لندن)

انشاء اللہ تعالیٰ حسب سابق امسال بھی رمضان لمبارک کے آخر میں چندہ وقف جدید کی مکمل ادائیگی کرنے والے افراد کے اسماء بغرض دُعا سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں بھجوائے جائیں گے۔ پس جملہ مجاہدین وقف جدید سے درخواست ہے کہ وہ اس ماہ مبارک میں مکمل ادائیگی کر کے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقبول دُعاوں سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کریں نیز جملہ عہدیداران جماعت اور مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ اس ماہ مبارک میں مکمل چندہ وقف جدید ادا کرنے والے افراد جماعت کی فہرست ارسال کردہ فارم پر تیار کر کے 25؍رمضان المبارک تک دفتر ھذا کو بھجوادیں۔ جزاکم اللہ

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے وعدہ جات کا بغور جائزہ لیکر اور اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہ ادا کرتے ہوئے حضور انور کی توقعات سے بڑھ کر اضافہ کے ساتھ وقف جدید کے ٹارگیٹ کو جلد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید بھارت)

وقف عارضی کی مبارک تحریک میں شامل ہوں!

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 4؍جون 2004 میں فرماتے ہیں: ’’ہر احمدی اپنے لئے فرض کر لے کہ اُس نے سال میں کم از کم ایک یا دو دفعہ ایک یا دو ہفتے تک وقف کرنا ہے۔‘‘

چونکہ اب ہندوستان کے اکثر صوبہ جات کے اسکولوں اور کالجوں میں موسمی تعطیلات ہونے والی ہیں اس لئے احباب جماعت خصوصاً بڑی کلاسوں و کالجز کے طلباء کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک ارشاد کی تعمیل میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں ایک یا دو ہفتے کیلئے وقف عارضی کر کے اس تحریک کی برکات و فیوض سے فیضیاب ہوں۔

(نظارت اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی قادیان)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ضروری اعلان

اگر آپ قرآن مجید کے احکامات، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات وخطابات سے فیضیاب ہونا چاہتے ہیں۔ اگر آپ اپنے خاندان اور کنبہ کی سچی اصلاح کیلئے قرآنی علوم جاننے کے خواہش مند ہیں تو آپ اخبار بدر ضرور پڑھیں۔ اخبار بدر میں کیا ہوتا ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ آپ اپنی زبان میں اسکا ایک نمونہ منگوا کر دیکھیں۔ ابھی لکھیں یا فون کریں۔

مینیجر ہفت روزہ اخبار بدر قادیان فون نمبر : +91-94170-20616

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ○لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ○ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر وبیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186

Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab

For On-line Visit : www.alislam.org/urdu/library/57.html

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTION

SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

Satnam Singh Property Adviser

کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں
ستنام سنگھ پراپرٹی ایڈوائزر
کالونی ننگل باغباں، قادیان
+91-9915227821,+91-8196808703

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

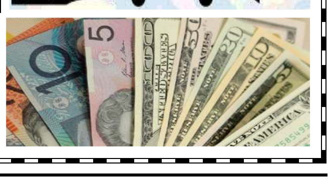

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 20

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چھوٹی سی تھی کھجور کی چھڑیوں سے اس کی چھت بنائی گئی تھی اور بارش کے وقت چھت میں سے پانی ٹپکتا تھا مسجد کی رونق نمازیوں کے ساتھ ہے۔ مسجدوں کے واسطے حکم ہے کہ تقویٰ کے واسطے بنائی جائیں۔ پس ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کئے ہوئے ہر کام کے بعد یہ فکر کرنی چاہئے کہ کسی ایک مقصد کو حاصل کرنے کے بعد ہم اپنی زندگی کے بنیادی مقصد سے لاپرواہ نہ ہو جائیں۔ یہی نہ سمجھ لیں کہ ہم نے ایک خوبصورت مسجد تعمیر کر لی تو ہمارے فرائض ادا ہو گئے اور سب کام ختم ہو گئے اس مسجد کی تعمیر کے بعد ہمارا اصل کام اب شروع ہوا ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھنا ہے ہم نے اس عبادت کا حق ادا کرنا ہے اور عبادت کا حق سب سے زیادہ مسجدوں کی آبادی بڑھانے سے ہی ادا ہوتا ہے پھر ایک روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسجد کو صبح شام جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں اپنی مہمان نوازی کا سامان تیار کرتا ہے۔ پس مسجدوں میں آنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہو کر رہتے ہیں۔ اس مسجد کی تعمیر کی شکرگزاری آپس میں پہلے سے بڑھ کر پیار اور محبت کے اظہار سے بھی ہم نے کرنی ہے۔ جب مسجدوں میں جائیں تو مسجدوں کے یہ حق بھی ادا کریں۔ اس مسجد کی تعمیر کے بعد آپ نے پہلے سے بڑھ کر اپنے نمونے اسلام کی تعلیم کے لوگوں کو دکھانے ہیں اور اس سے اس کو آگاہ کرنا ہے۔

پس مسجد بنانے کا مقصد اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان اس وقت کامل ہوتا ہے جب انسان ہر قسم کے شرک سے اپنے آپ کو محفوظ رکھے۔ ہر چیز کا دینے والا خدا تعالیٰ کو سمجھے۔

اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے۔ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا (یوسف آیت 109) اور آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا یقیناً زیادہ بہتر ہے۔ اب ایک گھر تو مسجد کی تعمیر کر کے ایک مؤمن بناتا ہے لیکن اس گھر کی آبادی مسجد کی آبادی تقویٰ سے منسلک ہے۔ پس مسجد کی تعمیر کا حق بھی تقویٰ پر چلنے سے ادا ہو گا اور تقویٰ کے بارے میں ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے زنا چوری تلف حقوق لوگوں کے حق تلف کرنا حق مارنا ریاء عجب حقارت بخل کے ترک میں پکا ہو تو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے مقابلہ میں اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے۔ گندے اور فضول اخلاق جو ہیں بداخلاقیاں جو ہیں ان کو چھوڑے اور عمدہ اور اعلیٰ اخلاق کو نہ صرف اختیار کرے بلکہ اس میں ترقی کرے فرمایا لوگوں سے مروت سے پیش آوٴ لوگوں سے مروت خوش خلقی ہمدردی سے پیش آوے۔ ہر ایک سے چاہے وہ مسلمان ہے غیر مسلم ہے اپنا ہے غیر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے۔ خدمات کے مقام محمود تلاش کرے۔ اللہ تعالیٰ کی پسندیدگی کی نگاہ اس پر پڑے ایسے کام وہ کرے۔ ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے۔ پس جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ ہماری ذمہ داریاں بڑھ رہی ہیں اس مسجد کا حق ادا کرنے کے لئے ایک بڑا انقلاب ہمیں اپنے اندر پیدا کرنا ہو گا پھر قیام نماز کی طرف توجہ دلائی ہے اور قیام نماز پانچ وقت نماز باجماعت ہے۔ پس اس مسجد کی خوبصورتی بھی نمازیوں کی تعداد پر ہے۔ ایسے نمازیوں کی تعداد پر جو خالص ہو کر خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہتے ہیں یا کرنے والے ہیں۔ پھر زکوۃ کی طرف توجہ دلا کر غریبوں کے حقوق کی طرف بھی توجہ دلا دی۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی جگہ یہاں زکوۃ کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلائی ہے اپنے مال خرچ کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور زکوۃ کو مخصوص کر کے بھی توجہ دلائی ہے۔ زکوۃ کا تو خلافت کے نظام کے ساتھ بھی ایک لحاظ سے بڑا گہرا تعلق ہے کہ آیت استخلاف جس میں خلافت کے نظام کی ہدایت اور پیشگوئی فرمائی گئی ہے اس سے اگلی آیت میں قیام نماز اور زکوۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی ہے دین کو تمکنت اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہی ملنی ہے ملنی تھی اور ملی ہے کیونکہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی حیثیت سے دنیا میں آئے اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہی اس لئے کہ اسلام کی تعلیم کے حقیقی نمونے قائم ہوں۔ اسلام کی کھوئی ہوئی ساکھ کو دوبارہ قائم کریں۔ آپ خاتم الخلفاء بھی ہیں اور دنیا کو بتائیں کہ اسلام کی خوبصورتی کیا ہے۔ پس آپ کے آنے کا مقصد ہی یہ ہے کہ دنیا اسلام کی خوبصورتی دیکھ سکے اور دوسری آیت جو میں نے تلاوت کی ہے وہ سورۃ حج کی آیت ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا ذکر کیا ہے جن کو اللہ تعالیٰ جب تمکنت عطا فرماتا ہے تو وہ جن خصوصیات کے حامل بنتے ہیں ان میں نماز کا قیام بھی ہے زکوۃ کی ادائیگی بھی ہے نیک باتوں کو پھیلانا بھی ہے اور بری باتوں سے روکنا بھی ہے۔ خلافت کا نظام آپ کے ذریعہ سے ہی اس زمانے میں جاری ہونا تھا اور ہوا ہے اور آج تمام دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جس میں خلافت کا وہ نظام جاری ہے جو صحیح اسلامی تعلیم کا پرچار کر رہا ہے اسے پھیلا رہا ہے۔

پس ہر احمدی کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اس طرف سوچے اس مقصد کو سمجھے اور اس کیلئے اپنے عہدوں کو پورا کرتے ہوئے اپنی سوچوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی ہر وقت کوشش کرتے رہیں۔

اللہ کرے کہ ہم ان باتوں کو سمجھنے والے ہوں اللہ تعالیٰ کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں آپس کی محبت میں بھی بڑھنے والے ہوں مسجد کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں اور تبلیغ کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں مالی قربانی کا وقتی جوش ہی ہم میں نہ ہو صرف بلکہ روحانی ترقی کے مستقل جوش کو اپنی حالتوں میں طاری کرنے والے اور جاری کرنے والے ہوں تا کہ اس زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے ساتھ جو ہم نے عہد بیعت کیا ہے اسے پورا کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆......☆......☆

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 19 May 2016 Issue No. 20

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں مسجد کی تعمیر کا حق بھی تبھی ادا ہوگا جب اس کو عبادت کرنے والوں سے زیادہ سے زیادہ آباد کریں گے خود بھی یہاں آکر اپنی نمازوں سے اس کو آباد کریں گے اور تبلیغ کرکے علاقے کے لوگوں کو بھی اسلام کی تعلیم سے متعارف کروائیں گے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 13۔مئی 2016ء بمقام مسجد محمود، مالمو، سویڈن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ التوبہ آیت 18 اور سورۃ الحج آیت 41 کی تلاوت فرمائی اور فرمایا:

الحمدللہ آج اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ سویڈن کو اپنی دوسری مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے جس کا نام مسجد محمود رکھا گیا ہے۔ سب مردوزن نے ماشاءاللہ بڑے اخلاص کا مظاہرہ اس مسجد کی تعمیر میں کیا ہے۔ یہ ایک بڑا منصوبہ تھا جبکہ یہاں کی جماعت چھوٹی سی جماعت ہے اور اس لحاظ سے ان کے لئے یہ واقعی بہت بڑا منصوبہ تھا۔ جہاں کمانے والوں نے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کی ہیں اور اس مسجد کی تعمیر میں حتی المقدور مالی قربانیاں پیش کی ہیں وہاں عورتیں بچے بھی پیچھے نہیں رہے اور اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کے لئے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی مثال قائم کی ہے۔ احمدیوں کی مالی قربانی دیکھ کر انسان حیران رہ جاتا ہے۔ صرف ایک مسجد کی تعمیر کا سوال نہیں ہے۔ مساجد کی تعمیر نماز سینٹرز کی تعمیر و خرید مشن ہاؤسز کی تعمیر اور خرید کے منصوبے مسلسل جاری ہیں اور اس کے علاوہ بے شمار اور اخراجات ہیں اور دنیا میں ہر جگہ یہ کام ہورہے ہیں۔ اور پھر دوسرے چندے بھی ساتھ ساتھ چل رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ میں بہت سے ایسے افراد ہیں جن کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مزاج ہے کہ مالی قربانیاں کرنے کے لئے بے چین رہتے ہیں اور جماعت کی خاطر خدا تعالیٰ کی خاطر خرچ کرنے کی یہ وہ اسلامی روح ہے جو اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق نے ہم میں پھونکی ہے۔ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے افراد جماعت کی مالی قربانیوں پر حیرت کا اظہار فرمایا تھا آج بھی جیسا کہ میں نے کہا یہ قربانیاں حیران کر دیتی ہیں اور یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدے کا اظہار ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی ضروریات پوری فرماتا رہے گا۔ جیسا کہ جماعت احمدیہ کے اکثر منصوبوں میں ہوتا ہے کافی کام ہم وقار عمل کے ذریعہ سے بھی کر لیتے ہیں اور اس لحاظ سے اخراجات میں کچھ بچت بھی ہو جاتی ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ مالی قربانی کرنے والوں اور ان لوگوں کو بہترین جزا دے جنہوں نے اس مسجد اور اس کمپلکس کی تعمیر میں کسی طرح بھی حصہ لیا ہے۔ بڑی خوبصورت مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ علاقے کے لوگ بھی اس کی خوبصورتی کی تعریف کر رہے ہیں۔ قربانی کی روح کا اظہار کس طرح بچوں بڑوں نے کیا اس کی چند ایک مثالیں پیش کرتا ہوں ایک گیارہ سال کی بچی نے مسجد کے چندہ کے لئے چند سو کرونر پیش کئے اور بتایا کہ کافی عرصے سے اس نے جو جیب خرچ جمع کیا تھا وہ مسجد کی تعمیر کے لئے ادا کرنے کے لئے آئی ہے۔ دس گیارہ سال کی بچی امیر صاحب کے پاس یا جو بھی انتظامیہ ہے چندے لینے والے ان کے پاس آئی اور پانچ سو کرونر مسجد کی تعمیر کے لئے ادا کئے اور بتایا کہ اس کے پاس دو طوطے تھے جنہیں فروخت کر کے اس نے یہ رقم مسجد کے لئے ادا کرنے کے لئے حاصل کی۔

ایک بچی اعتکاف بیٹھی تھی اس نے یہاں انتظامیہ سے رابطہ کیا اور اپنا زیور مسجد کے لئے پیش کیا۔ ایک اور واقفہ نو بچی بھی ایسی ہے جس نے تمام زیور اور جیب خرچ کی صورت میں موصول رقم جو تھی اس کو ملی ہوئی تھی اس نے ایک لفافے میں ڈال کر اور خط لکھ کر اپنے والد کے تکیہ کے نیچے رکھ دیا کہ یہی سب کچھ میرے پاس ہے اس کے علاوہ کوئی ایسی چیز نہیں جو میں اس مسجد کے لئے خدا کے حضور پیش کر سکوں۔ ایسی نوجوان بچیاں بھی ہیں جن کی نئی نئی شادی ہوئی تھی اور انہوں نے اپنے زیور کے شوق پورے نہیں کئے تھے اپنا سارا زیور مسجد کی تعمیر کے لئے پیش کر دیا۔ بہت سی خواتین نے جن کے خاوندوں نے پہلے ہی اچھے وعدے کئے ہوئے تھے اور ادائیگی مکمل کر دی تھی ان خواتین نے اپنے زیور اور جو جمع پونجی تھی وہ مسجد کی تعمیر کے لئے ادا کر دی۔ دو خواتین یہ بتایا گیا یہاں ایسی تھیں جنہیں مالی قربانی کی استطاعت نہیں تھی یا ان کے پاس کچھ نہیں تھا مگر ان کے پاس پاکستان میں والد کی طرف سے موروثی مکان ملا تھا انہوں نے وہ مکان فروخت کر کے اس کی کل رقم جو وہاں علاقوں میں تھی مسجد کی تعمیر میں ادا کر دی۔ ایک خادم نے مسجد میں ادائیگی کے لئے ایک بڑی رقم کا وعدہ کیا تھا جس میں ایک حصہ ان کی اہلیہ کی طرف سے تھا لیکن بدقسمتی سے اس جوڑے کی علیحدگی ہوگئی لیکن اس نوجوان نے کہا نہیں کیونکہ میں نے وعدہ کیا تھا اس کی طرف سے اس لئے علیحدگی کے باوجود میں ہی یہ وعدہ پورا کروں گا اور مکمل ادائیگی کر دی۔ یہ وہ قربانی کی روح ہے جو ہمیں بہت سے احمدیوں میں ہر جگہ نظر آتی ہے۔

اس مسجد کی جگہ اور تعمیر اور گنجائش کے بارے میں بھی مختصر بتا دوں کہ مسجد کی تعمیر کا منصوبہ 1999ء میں شروع ہوا تھا اس کے لئے مکرم احسان اللہ صاحب نے پانچ ہزار مربع میٹر کا قطعہ زمین خرید کر جماعت کو پیش کیا تھا یہ قطعہ ایک ٹیلے پر ہے اور ایک نمایاں جگہ پر واقع ہے۔ مین ہائی وے یہاں سے گزرتی ہے اور ناروے اور سویڈن کو پورے یورپ سے بھی ملاتی ہے اور اس طرح سویڈن اور ناروے کے تمام بڑے شہروں کو بھی ملاتی ہے۔ بڑی مصروف ہائی وے ہے جہاں دور سے ہی مسجد کی خوبصورت اور بلند عمارت ہر آنے جانے والے کو نظر آتی ہے اور توحید کا پیغام دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہر احمدی بھی اپنا حق تعمیر کے بعد ادا کرے اور تبلیغ کے ذریعہ بھی یہ مسجد توحید پھیلانے کا ذریعہ ہمیشہ بنی رہے اور اس کی حقیقی خوبصورتی جو دینی تعلیم کی خوبصورتی ہے اور جس مقصد کے لئے بنائی گئی ہے وہ روشن ہو کر چمکے۔

اس کمپلکس کا کل تعمیر شدہ رقبہ 2353 مربع میٹر ہے۔ پانچ عمارات پر مشتمل ہے۔ بڑی عمارات ہیں۔ مسجد محمود کا رقبہ 1494 ہے تقریباً پندرہ سو مربع میٹر ہے۔ سپورٹس ہال ہے ساڑھے سات سو مربع میٹر۔ اس کے علاوہ اور عمارتیں ہیں۔ مسجد کے ہال دو ہیں ایک اوپر ایک نیچے۔ مردوں کے لئے اور عورتوں کے لئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سترہ سو لوگ اکٹھے نماز ادا کر سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: مسجد کی تعمیر کا حق بھی تبھی ادا ہوگا جب اس کو عبادت کرنے والوں سے زیادہ سے زیادہ آباد کریں گے۔ خود بھی یہاں آکر اپنی نمازوں سے اس کو آباد کریں گے اور تبلیغ کر کے علاقے کے لوگوں کو بھی اسلام کی تعلیم سے متعارف کروائیں گے اور یہی بات ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں ایک جگہ توجہ دلائی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے یہ خانہ خدا ہوتا ہے جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہوگئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا یعنی دوسرے مسلمان بھی آجائیں گے اور یہاں کے مقامی لوگوں سے بھی تعداد بڑھے گی لیکن فرمایا شرط یہ ہے کہ قیام مسجد میں نیت باخلاص ہو محض للہ اسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا۔ اس شرط پر ہمیشہ ہر ایک کو غور کرنا چاہئے۔ پورا اخلاص ہو نیت میں اور کسی قسم کا شر اور فتنہ دلوں میں نہ ہو اور خالصۃً خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے قربانیاں کی جائیں اور مسجد بنائی جائے اور مسجد کو آباد کیا جائے تو پھر بے انتہا برکت پڑتی ہے۔ آپس میں اتفاق اور اتحاد پیدا کریں اس کے لئے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق پر چلیں۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نمازوں اور مساجد کے حوالے سے جو ہمیں نصیحت فرمائی ہے وہ میں پیش کرتا ہوں۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نماز میں جو جماعت کا ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں جب صف بنا کر کھڑے ہوں تو برابر پاؤں رکھیں ایڑھیاں ایک لائن میں ہوں ایک سیدھ میں ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے ملے ہوئے ہوں فرمایا کہ اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں۔ ایسے سیدھے ہوں کہ لگے کہ ایک ہی انسان ہیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں۔ کسی میں زیادہ روحانیت ہے کسی میں کم ہے تو آپ نے فرمایا کہ جو روحانیت کا نور ہے ایک دوسرے میں سرایت کرے۔ وہ تمیز جس سے خودی اور خود غرضی پیدا ہوتی ہے وہ نہ رہے۔ فرمایا کہ یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے پھر اسی وحدت کے لئے حکم ہے کہ روزانہ نمازیں محلے کی مسجد میں اور ہفتے کے بعد شہر کی مسجد میں اور پھر سال کے بعد عیدگاہ میں جمع ہوں اور کل زمین کے مسلمان سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں ان تمام احکام کی غرض وہی وحدت ہے نماز سے لے کے حج تک جتنے بھی احکام ہیں عبادت ہے ان کا مقصد کیا ہے تاکہ مسلمان ایک قوم بن جائیں۔ اب بدقسمتی سے سب سے زیادہ تفرقہ اور پھوٹ اور فساد اس وقت مسلمانوں میں ہے۔ پس ہم احمدی ہیں جنہوں نے یہ نمونے قائم کرنے ہیں اور دنیا کو اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تعلیم کے بارے میں بتانا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ فرمایا کہ

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India.
And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad